



فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب

بہارِ شریعت (تخریج شدہ)

حصہ ششم (6)

مصنف

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

E-mail: ilmia26@yahoo.com

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : بہار شریعت حصہ ششم (6)

مصنف : صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ترتیب، تسہیل و تخریج : مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

سن طباعت : ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۰۰۸ء

ناشر : مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ، کراچی

ملنے کے پتے:

مکتبۃ المدینۃ شہید مسجد کھارادر، کراچی

مکتبۃ المدینۃ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینۃ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینۃ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینۃ نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینۃ چھوکی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینۃ نزد ریلوے اسٹیشن، ڈی، ایف، آفس کوئٹہ

مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر پشاور

مکتبۃ المدینۃ چوک شہید اں میر پور آزاد کشمیر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- ①..... إخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔
- ②..... خُشی الوسع اس کا باؤ ڈھو اور ③..... قبلہ رُو مطالعہ کروں گا۔
- ④..... اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔ ⑤..... اپنی نماز وغیرہ دُرست کروں گا۔
- ⑥..... جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (ب ۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔
- ⑦..... (اپنے ذاتی نفع پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔
- ⑧..... (ذاتی نفع کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔
- ⑨..... جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔
- ⑩..... زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ ⑪..... جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔
- ⑫..... جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔
- ⑬..... یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں اُلجھوں گا۔ ⑭..... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔
- ⑮..... (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔
- ⑯..... اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔
- ⑰..... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

غالب مہمند
شیخ و حضرت و
بے حساب
بیت الفروغ
میں آکا پڑوس

☆.....☆.....☆

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام محفّزہٗ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

۱..... شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲..... شعبہ درسی کتب

۳..... شعبہ اصلاحی کتب

۴..... شعبہ تراجم کتب

۵..... شعبہ تفتیش کتب

۶..... شعبہ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیمِ اہمِ کت، عظیمِ المرتبت،

پروانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سفت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدينة العلمية" کو دن گیارہویں اور رات

بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کتبِ خضرِ اشہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

جنت کی بشارت

حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَا تَغْضَبْ وَلَئِكَ الْجَنَّةُ" یعنی غصہ نہ کرو، تو تمہارے لئے جنت ہے۔

(مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۳۴، حدیث ۱۲۹۹۰)

پیش لفظ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

قرآن وحدیث میں حج کی بہت تاکید آئی ہے، چنانچہ پارہ 2 سورۃ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 196 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”حج وعمرہ کو اللہ (عزوجل) کے لیے پورا کرو۔“

”مسند دارمی“ جلد 2، حدیث نمبر 1785 پر ہے: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنْ الْغُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت کی رکاوٹ ہو، نہ بادشاہ ظالم، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے، پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔“ اسی لیے علمائے کرام نے حج وعمرہ کے مسائل کو خصوصی اہمیت دی ہے اور اس موضوع پر مستقل کتابیں اور رسائل تصنیف کئے ہیں۔

انہی میں سے بہارِ شریعت کا حصہ 6 بھی ہے جو صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے قلم فیض رقم سے معرض وجود میں آیا۔ اس حصے کی تصنیف اور طباعت کے بارے میں صدر الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ حصہ 6 کے صفحہ 203 پر رقمطراز ہیں: ”اس کتاب کی تصنیف شب بستم ماہِ فاخر ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ کو ختم ہوئی اور تھوڑے دنوں بعد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ الاقدس کو سنا بھی دی تھی۔ فقیر جب حرمین طہیین روانہ ہوا اس رسالہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا اور بمبئی کے ایک ہفتہ قیام میں مبیضہ کیا (یعنی چھپنے کے لئے تیار کیا) مگر اس کی طبع میں موانع پیش آتے گئے، جن کی وجہ سے بہت تاخیر ہوئی خدا کا شکر ہے کہ اب طبع ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور ان صاحبوں سے نہایت عجز کے ساتھ التجا ہے کہ اس فقیر کے لیے ایمان پر ثبات اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا رسالہ ”انوار البشارة“ پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخل رسالہ ہیں کہ اولاً: تبرک مقصود ہے۔ دوم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہذا عبارت بھی نہ بدلی۔“

بہارِ شریعت کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی مجلس ”المدينة العلمية“ نے اسے تخریج کے ساتھ پوری آن بان سے مرحلہ وار شائع کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس میں کامیابیوں کا سفر جاری ہے۔ اس سلسلے میں ”بہارِ شریعت“ کے ابتدائی پانچ اور سولہواں حصہ (1,2,3,4,5,16) ”مکتبہ المدینہ“ سے شائع ہو کر علماء کرام وعوام دونوں سے داد و تحسین پا چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اب اس

کا حصہ 6 پیش خدمت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدينة العلمية“ کے ”شعبہ تخریج“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- 1 احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر ترجیح کی گئی ہے۔
- 2 آیات قرآنیہ کو متشعشع بریکٹ } }، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔
- 3 قدیم رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- 4 جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
- 5 ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

6 مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 146, 138, 120, 15 پر مسائل کی ترجیح، توضیح و تصحیح کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔

7 مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ ہی پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

8 مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

9 آغاز میں پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف ”رفیق الحرمین“ سے ”56 اصطلاحات“ شامل کی گئی۔ (یہ کتاب مکتبہ

المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حدیث حاصل کی جاسکتی ہے) علاوہ ازیں حج و عمرہ کے نقشہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔

10..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن پچیسویں رات پچیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبۃ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہار شریعت“ ”حصہ اول“ مطبوعہ ”مکتبۃ المدینہ“ صفحہ ۱۰ تا ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆.....☆.....☆

چھپن ۵۶ اصطلاحات

(از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری

رضوی ضیائی ذامت برکاتہم العالیہ)

حاجی صاحبان مندرجہ ذیل اصطلاحات اور اسمائے مقامات وغیرہ ذہن نشین کر لیں تو اس طرح آگے معاملہ کرتے ہوئے ان شاء اللہ عز و جل آسانی پائیں گے۔

- 1 **اشہرجج**: حج کے مہینے یعنی شوال المکرم و ذوالقعدہ و ذیو کحل اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن۔
- 2 **احرام**: جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں، تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو "احرام" کہتے ہیں۔

اور عیذان بغیر کلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

- 3 **قلبیہ**: وہ ورد جو عمرہ اور حج کے دوران حالت احرام میں کیا جاتا ہے۔ یعنی تَبَّيْكَ ط اللَّهُمَّ تَبَّيْكَ ع پڑھنا۔
- 4 **اضطباع**: احرام کی اوپر والی چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اس طرح الٹے کندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کھلا رہے۔

- 5 **ذمیل**: طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا۔

- 6 **طواف**: خاتہ کعبہ کے گرد سات چکر یا پھیرے لگانا ایک چکر کو "شوط" کہتے ہیں جمع "اشواط"۔

- 7 **خطاف**: جس جگہ میں طواف کیا جاتا ہے۔

- 8 **طواف قدوم**: مکہ معظمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف یہ "افراڈ" یا "قرآن" کی نیت سے حج کرنے والوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

- 9 **طواف زیارۃ**: اسے طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کارکن ہے۔ اس کا وقت: ازوالحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے مگر دس ذوالحجہ کو کرنا افضل ہے۔

- 0 **طواف وداع**: حج کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ یہ ہر "آفاقی" حاجی پر واجب ہے۔

- طواف عمرہ: یہ عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

= استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں چوم لینا۔

نسفی: ”صفا“ اور ”مردہ“ کے مابین سات پھیرے لگانا (صفا سے مردہ تک ایک پھیرا ہوتا ہے یوں مردہ پر سات چکر پورے ہوں گے)

۱ ذمی: جمرات (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

@ حلق: احرام سے باہر ہونے کے لئے حدود حرم ہی میں پورا سر منڈوانا۔

قصور: چوتھائی (¼) سر کا ہر بال کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کتر دانا۔

\$ مسجد الحرام: وہ مسجد جس میں کعبہ مشرفہ واقع ہے۔

% باب السلام: مسجد الحرام کا وہ دروازہ مبارک جس سے پہلی بار داخل ہونا افضل ہے اور یہ جانب مشرق واقع ہے۔

۸ کعبہ: اسے بیت اللہ عزوجل بھی کہتے ہیں یعنی اللہ عزوجل کا گھر یہ پوری دنیا کے وسط میں واقع ہے اور ساری دنیا کے لوگ اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور مسلمان پروانہ دار اس کا طواف کرتے ہیں۔

کعبہ مشرفہ کے چار کونوں کے نام

& دکن اسود: جنوب مشرق کے کونے میں واقع ہے اسی میں جنتی پتھر ”حجر اسود“ نصب ہے۔

* دکن عراقی: یہ عراق کی سمت شمال مشرقی کونہ ہے۔

(دکن شامی: یہ ملک شام کی سمت شمال مغربی کونہ ہے۔

) دکن یمانی: یہ یمن کی جانب مغربی کونہ ہے۔

_ باب الکعبہ: رکن اسود اور رکن عراقی کے بیچ کی مشرقی دیوار میں زمین سے کافی بلند سونے کا دروازہ ہے۔

+ مُلتَزَم: رکن اسود اور باب الکعبہ کی درمیانی دیوار۔

~ مُسْتَجَل: رکن یمانی اور شامی کے بیچ میں مغربی دیوار کا وہ حصہ جو ”ملتزم“ کے مقابل یعنی عین چبچے کی سیدھ میں واقع ہے۔

a مُسْتَجَاب: رکن یمانی اور رکن اسود کے بیچ کی جنوبی دیوار یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پڑھتے رہتے ہیں کہنے کے لئے مقرر ہیں۔

اسی لئے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اس مقام کا نام ”مستجب“ (یعنی دعا کی مقبولیت کا مقام) رکھا ہے۔

b **حطیم:** کعبہ معظمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصہ ”حطیم“ کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے اور اس میں داخل ہونا عین کعبہ اللہ شریف میں داخل ہونا ہے۔

c **میزاب و خیمت:** سونے کا پرنا لہ • یہ رکن عراقی و شامی کی شمالی دیوار پر چھت پر نصب ہے اس سے بارش کا پانی ”حطیم“ میں نچھاور ہوتا ہے۔

d **مقام ابراہیم:** دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ شریف کی عمارت تعمیر کی اور یہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا زندہ معجزہ ہے کہ آج بھی اس مبارک پتھر پر آپ علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نقش موجود ہیں۔

e **بیر زم زم:** مکہ معظمہ کا وہ مقدس کنواں جو حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے عالم طفولیت میں آپ کے ننھے ننھے مبارک قدموں کی رگڑ سے جاری ہوا تھا۔ اس کا پانی دیکھنا، پینا اور بدن پر ڈالنا ثواب اور بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ یہ مبارک کنواں مقام ابراہیم (علیہ السلام) سے جنوب میں واقع ہے۔

f **باب الصفا:** مسجد الحرام کے جنوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کے نزدیک ”کوہ صفا“

g **کوہ صفا:** کعبہ معظمہ کے جنوب میں واقع ہے اور یہیں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

h **کوہ مروہ:** کوہ صفا کے سامنے واقع ہے۔ صفا سے مروہ تک پہنچنے پر سعی کا ایک پھیر ختم ہو جاتا ہے اور سأتواں پھیرا یہیں مروہ پر ختم ہوتا ہے۔

i **میلین اخضرین:** یعنی دو سبز نشان صفا سے جانب مروہ کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز لائشیں لگی ہوئی ہیں۔ نیز ابتدا اور انتہا پر فرش بھی سبز ماربل کا پنا ہوا ہے۔ ان دونوں سبز نشانوں کے درمیان دوران سعی مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

• میری ناقص معلومات کے مطابق مکہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے مزار فائز الانوار میں چہرہ نور بار میزاب رحمت کی طرف ہے۔ لہذا سنگ مدینہ کا معمول ہے کہ دوران طواف جب میزاب رحمت کی طرف گزرتا ہے تو اس کے سامنے کی طرف رخ کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کرتا ہے جو سلام کرنا چاہیں ان کی رہنمائی کیسے عرض ہے کہ آپ میزاب رحمت کے عین سامنے دیکھیں گے تو مسجد شریف کے ایک ستون پر جلی حروف میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا نظر آئے گا اسی کی سیدھ میں ”باب مدینہ المنورہ ہے“۔ اس سے باہر آجائیں تو سید حامد یزدروڈ ہے۔ (سنگ مدینہ غنی عنہ)

۱۔ **مَسْنَعِي**: میلین اخضرین کا درمیانی فاصلہ جہاں دوران سعی مرد کو دوڑنا سنت ہے۔

k **مِیقات**: اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک آنا ناجائز ہے۔

میقات پانچ ہیں

۱ **دُوَا الْحُفَیْفَہ**: مدینہ شریف سے مکہ پاک کی طرف تقریباً دس کلومیٹر پر ہے جو مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ”میقات“ ہے۔ اب اس جگہ کا نام ”ایبار علی کرم اللہ وجہہ الکریم“ ہے۔

m **ذات عرق**: عراق کی جانب سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

n **یَلْمَلَم**: پاک و ہند والوں کے لئے میقات ہے۔

o **جُحْفَہ**: ملک شام کی طرف سے آنے والوں کیلئے میقات ہے۔

p **قَرْنُ الْمَنَازِل**: نجد (موجودہ ریاض) کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ہے۔ یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

q **مِیقاتی**: وہ شخص جو ”میقات“ کی حدود کے اندر رہتا ہو۔

r **آہاٹی**: وہ شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو۔

s **تَنْحِیم**: وہ جگہ جہاں سے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران عمرے کے لئے احرام باندھتے ہیں اور یہ مقام مسجد الحرام سے تقریباً سٹلٹ کلومیٹر جانب مدینہ منورہ ہے اب یہاں مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ کو لوگ ”چھوٹا عمرہ“ کہتے ہیں۔

t **جَعْرَانہ**: مکہ مکرمہ سے تقریباً چھبیس کلومیٹر دور طائف کے راستے پر واقع ہے۔ یہاں سے بھی دوران قیام مکہ شریف عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اس مقام کو عوام ”بڑا عمرہ“ کہتے ہیں۔

u **حَرَم**: مکہ معظمہ کے چاروں طرف میلوں تک اس کی حدود ہیں اور یہ زمین حرمت و تقدس کی وجہ سے ”حرم“ کہلاتی

● غزوہ حنین سے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے عمرہ کا احرام زیب تن فرمایا تھا۔ ہو سکے تو ہر حاجی کو چاہیے کہ اس سنت کو ادا کرے اور یہ نہایت ہی پرسوز مقام ہے حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”اخبار الخیار“ میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے زائرین حرم کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ ضرور ہر انہ سے عمرہ کا احرام باندھیں کہ یہ ایسا متبرک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے اندر توبہ بارہ بار دینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسنہ۔

ہے۔ ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہیں حرم کے جنگل کا شکار کرنا نیز خورد و رخت اور تر گھاس کاٹنا، حاجی، غیر حاجی سب کے لئے حرام ہے۔ جو شخص حدود حرم میں رہتا ہو اسے ”حرمی“ یا ”اہل حرم“ کہتے ہیں۔

۷ **جل:** حدود حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو ”جل“ کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام ہیں۔ جو شخص زمین جل کا رہنے والا ہو اسے ”حلی“ کہتے ہیں۔

۸ **منی:** مسجد الحرام سے پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حاجی صاحبان قیام کرتے ہیں ”منی“ حرم میں شامل ہے۔

۹ **جمرات:** منی میں تین مقامات جہاں کنگریاں ماری جاتی ہیں پہلے کا نام جَمْرَةُ الْأُخْرَى یا جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ ہے۔ اسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں۔ دوسرے کو جَمْرَةُ الْوُسْطَى (متجھلا شیطان) اور تیسرا کو جَمْرَةُ الْأُولَى (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

۱۰ **غزوات:** منی سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دور میدان جہاں ۹ ذوالحجہ کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔ عرفات حرم سے خارج ہے۔

۱۱ **جَبَلِ رَحْمَت:** عرفات کا وہ مقدس پہاڑ جس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔

۱۲ **مُؤَذِّنُھ:** ”منی“ سے عرفات کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔ سنت اور صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ وقوف واجب ہے۔

۱۳ **مُخَسَّر:** مزدلفہ سے ملا ہوا میدان، یہیں اصحاب قبل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ لہذا یہاں سے گزرتے وقت تیزی سے گزرنا سنت ہے۔

۱۴ **بَطْنِ عُرْفَہ:** عرفات کے قریب ایک جنگل جہاں حاجی کا وقوف درست نہیں۔

۱۵ **مَذْعِی:** مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان ”جنت المعلی“ کے مابین جگہ جہاں دعائے نکلنا مستحب ہے۔

(رفیق الحرمین، ص ۳۳-۴۳)

❖ **دم:** یعنی ایک بکرا (اس میں نرمادہ، دنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں)۔

❖ **بَدَنَہ:** یعنی اونٹ یا گائے۔ یہ تمام جانور ان ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔

❖ **صَدَقَہ:** یعنی صدقہ فطر کی مقدار (آج کل کے حساب سے دو کلو تقریباً پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم یا اس کے دس گئے جو یا بھجور یا اس کی رقم)۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۲۸)

حج و عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

ذیل کے نقشہ سے عمرہ، حج افراد، قرآن اور تمتع کے مناسک معلوم کیے جاسکتے ہیں، یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ ان میں سے شرط، رکن، واجب، سنت اور اختیاری کون کون سے مناسک ہیں۔



حج تمتع

(حج کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو)



حج قرآن



پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے عموماً حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔ ذیل کے نقشہ میں نہایت مختصر سے اس کا طریقہ (جب کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو) گھر سے روانہ ہو کر اختتام حج تک پیش خدمت ہے۔ تفصیلی طریقہ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔



اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تحریر فرماتے ہیں علماء مختلف ہیں کہ پہلے حج کرے یا زیارت۔ ”لباب“ میں ہے حج نفل میں مختار ہے اور فرض ہو تو پہلے حج مکہ مدینہ طیبہ راہ میں آئے تو تقدیم زیارت لازم آتی۔ یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی اور فقیر کو عدا مدہ کی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کا یہ ارشاد بہت بھایا کہ پہلے حج کرے تاکہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ملے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۷۹۸)

فہرست

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
64	مسجد الحرام کا نقشہ و حدود	۲۱	1	حج کا بیان اور فضائل	۱
66	طواف کا طریقہ اور دعائیں	۲۲	6	حج کے مسائل	۲
70	طواف کے مسائل	۲۳	7	حج واجب ہونے کے شرائط	۳
73	نماز طواف	۲۴	14	وجوب ادا کے شرائط	۴
74	مقزم سے لپٹنا	۲۵	17	صحت ادا کے شرائط	۵
76	زحزم کی حاضری	۲۶	18	حج فرض ادا ہونے کے شرائط	۶
76	صفہ و مروہ کی سعی	۲۷	19-18	حج کے فرائض و واجبات	۷
77	سعی کی دعائیں	۲۸	21	حج کی سنتیں	۸
80	سعی کے مسائل	۲۹	22	آداب سفر و مقدمات حج	۹
82	سر مونڈنا یا بال کتروانے	۳۰	38	میقات کا بیان	۱۰
83	ایام اقامت کے اعمال	۳۱	40	احرام کا بیان	۱۱
83	طواف میں سات باتیں حرام ہیں	۳۲	42	احرام کے احکام	۱۲
84	طواف میں پندرہ باتیں مکروہ ہیں	۳۳	49	وہ امور جو احرام میں حرام ہیں	۱۳
85	سات باتیں طواف و سعی میں جائز ہیں	۳۴	50	احرام کے مکروہات	۱۴
85	دس باتیں سعی میں مکروہ ہیں	۳۵	51	وہ باتیں جو احرام میں جائز ہیں	۱۵
86	طواف و سعی میں مرد و عورت کے فرق	۳۶	54	احرام میں مرد و عورت کے فرق	۱۶
86	منے کی روانگی اور عرفات کا وقوف	۳۷	54	داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام	۱۷
94	عرفات میں ظہر و عصر کی نماز	۳۸	60	طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ	۱۸
94	عرفات کا وقوف	۳۹	62	طواف کے فضائل	۱۹
95	وقوف کی سنتیں	۴۰	63	حجر اسود کی بزرگی	۲۰

128	تمتع کا بیان	۶۳	96	وقوف کے آداب	۴۱
132	جرم اور ان کے کفایے	۶۴	96	وقوف کی دعائیں	۴۲
134	خوشبو اور تیل لگانا	۶۵	98	وقوف کے مکروہات	۴۳
138	سلے کپڑے پہننا	۶۶	99	ضروری نصیحت	۴۴
141	بال دور کرنا	۶۷	99	وقوف کے مسائل	۴۵
143	ناخن کترنا	۶۸	101	مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف	۴۶
143	بوس و کنا و جماع	۶۹	103	مزدلفہ میں نماز مغرب و عشا	۴۷
146	طواف میں غلطیاں	۷۰	104	مزدلفہ کا وقوف اور دعائیں	۴۸
148	سعی و وقوف عرفہ و وقوف مزدلفہ اور رمی	۷۱	106	منے کے اعمال	۴۹
150	کی غلطیاں	۷۲	110	جرمۃ العقبہ کی رمی	۵۰
150	قربانی اور حلق میں غلطی	۷۳	110	رمی کے مسائل	۵۱
150	شکار کرنا	۷۴	111	حج کی قربانی	۵۲
157	حرم کے جانور کو ایذا دینا	۷۵	113	حلق و تقصیر	۵۳
160	حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا	۷۶	115	طواف فرض	۵۴
161	جوں مارنا	۷۷	117	باقی دنوں کی رمی	۵۵
162	بغیر احرام میقات سے گزرنا	۷۸	119	رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں	۵۶
164	احرام ہوتے ہوئے احرام باندھنا	۷۹	120	مکہ معظمہ کو روانگی	۵۷
165	محصر کا بیان	۸۰	121	مقامات متبرکہ کی زیارت	۵۸
169	حج فوت ہونے کا بیان	۸۱	121	کعبہ معظمہ کی داخلی	۵۹
170	حج بدل کا بیان	۸۲	122	حریم شریفین کے تبرکات	۶۰
172	حج بدل کے شرائط	۸۳	122	طواف رخصت	۶۱
182	ہدی کا بیان		125	قرآن کا بیان	۶۲

۱۹۱	حاضری سرکار اعظم	۸۹	۱۸۶	حج کی منت کا بیان	۸۴
۱۹۹	اہل بیعت کی زیارت	۹۰	۱۸۸	فضائل مدینہ طیبہ	۸۵
۲۰۱	قبا کی زیارت	۹۱	۱۸۸	مدینہ طیبہ میں اقامت	۸۶
۲۰۲	احد و شہدائے احد کی زیارت	۹۲	۱۸۹	مدینہ طیبہ کے برکات	۸۷
۲۰۴	ماخذ و مراجع		۱۹۰	اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج	۸۸

سادات کرام کی خدمت کا صلہ

ایک صاحب ہزار اشرفیاں لیکر حج کو جا رہے تھے، ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت طہر فرمائی۔ انھوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے، جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا، اللہ عزوجل تمہارا حج قبول فرمائے۔ انھیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے، میں تو حج کو گیا نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا: کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! (عزوجل و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا کہ: ”تو نے جو میری اہلیت کی خدمت کی، اس کی عوض میں اللہ عزوجل نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا، جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔“

(بہار شریعت حصہ ۲، ص ۱۸۷، رد المحتار، ج ۴، ص ۵۵)

میں کیوں نہ روؤں

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ جب حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے روئے کہ چھین نکل گئیں کسی نے کہا کہ سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں۔ آپ اس قدر زور سے گریہ نہ فرمائیں تو آپ نے فرمایا، ”کیوں نہ روؤں شاید اللہ عزوجل میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر رحمت کی نظر فرمادے اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک کامیاب ہو جاؤں۔“ پھر آپ نے طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز پڑھی جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی۔

(روص الرياحین، ص ۱۱۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط

حج کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۚ لَهُ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا مَكَرَ إِبْرَاهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۚ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (1)

”بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور ہدایت تمام جہان کے لیے، اُس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم اور جو شخص اس میں داخل ہو یا امن ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے، جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ (عزوجل) سارے جہان سے بے نیاز ہے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ﴾ (2)

”حج و عمرہ کو اللہ (عزوجل) کے لیے پورا کرو۔“

حدیث: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہذا حج کرو۔“ ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سکوت فرمایا (3)۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا پھر فرمایا، جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرت سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے، لہذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اُسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو۔ (4)

1 پ 4، آل عمران 96-97

2 پ 2، البقرة 196

3 یعنی خاموش رہے۔

4 ”صحیح مسلم“، کتاب النحر، باب فرص الحح مرة في العمر، الحديث، 3257، ص 901.

حدیث ۲: صحیحین میں انھیں سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، کون عمل افضل ہے؟ فرمایا: ”اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: حج مبرور۔“ (1)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ انھیں سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے حج کیا اور رفٹ (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (2)

حدیث ۴: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ انھیں سے راوی، ”عمرہ سے عمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔“ (3)

حدیث ۵: مسلم و ابن خزیمہ و غیرہا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔“ (4)

حدیث ۶ و ۷: ابن ماجہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔“ (5)

اور اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابن ماجہ نے روایت کی، کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا: ”ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ۔“ (6)

اور صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ فرمایا ”تمہارا جہاد حج ہے۔“ (7)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الایمان، باب من قال ان الایمان هو العمل، الحدیث ۲۶، ص ۴

② ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب فصل الحج المبرور، الحدیث ۱۵۲۱، ص ۱۲۰

③ و ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة، إلح، الحدیث ۲، ج ۲، ص ۱۰۳

④ ”صحیح البخاری“، کتاب أبواب العمرة، باب وجوب العمرة و قصدها، الحدیث ۱۷۷۳، ص ۱۳۹

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یهدم ما قبلہ، إلح، الحدیث: ۳۲۱، ص ۶۹۸

⑥ ”مس ابن ماجہ“، أبواب الماسئ، باب الحج جهاد النساء، الحدیث: ۲۹۰۲، ص ۲۶۵۲

⑦ ”مس ابن ماجہ“، أبواب الماسئ، باب الحج جهاد النساء، الحدیث: ۲۹۰۱، ص ۲۶۵۲

⑧ ”صحیح البخاری“، کتاب الجہاد، باب جهاد النساء، الحدیث: ۲۸۷۵، ص ۲۳۱

حدیث ۸: ترمذی وابن خزیمہ وابن حبان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔“ (۱)

حدیث ۹: بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و غیر ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کی برابر ہے۔“ (۲)

حدیث ۱۰: بزار نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (۳)

حدیث ۱۱: بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر سرمنڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا، جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (۴) اور اسی کے مثل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۲: ابن خزیمہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا، حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔“ (۵) تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

حدیث ۱۳: بزار نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج و عمرہ کرنے والے اللہ (عزوجل) کے وفد ہیں، اللہ (عزوجل) نے انھیں بلایا، یہ حاضر ہوئے، انھوں نے اللہ (عزوجل) سے سوال کیا، اُس

① ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ما جاء في ثواب الحج و العمرة، الحديث: ۸۱۰، ص ۱۷۲۷

② ”صحيح البخاري“، كتاب جراء الصيد، باب حج النساء، الحديث: ۱۸۶۳، ص ۱۴۶۔

③ ”مسند البراء“، مسند أبي موسى الأشعري رضي الله عنه، الحديث: ۳۱۹۶، ج ۸، ص ۱۶۹

④ ”شعب الإيمان“، باب في المسامك، باب فصل الحج و العمرة، الحديث: ۴۱۱۵، ج ۳، ص ۴۷۸۔

⑤ ”المستدرک“ للحاكم، كتاب المسامك، باب فصيلة الحج ماشيا، الحديث: ۱۷۳۵، ج ۲، ص ۱۱۴۔

نے انھیں دیا۔“ (۱) اسی کے مثل ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۷: بزار و طبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اُس کے لیے بھی۔“ (۲)

حدیث ۱۸: اصہبانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حج فرض جہاد اور کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔“ (۳)

اور ابو داؤد و دارمی کی روایت میں یوں ہے: ”جس کا حج کا ارادہ ہو تو جہدی کرے۔“ (۴)

حدیث ۱۹: طبرانی اوسط میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کی، اے اللہ! (عز وجل) جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو انھیں تو کیا عطا فرمائے گا؟ فرمایا: ”ہر زائر کا اُس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے، اُن کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انھیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو اُن کی مغفرت فرما دوں گا۔“ (۵)

حدیث ۲۰: طبرانی کبیر میں اور بزار ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا، یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر چاہو تو میں کچھ نہ کہوں، تمہیں سوال کرو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا: تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور عرذہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب

① ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة.. إلح، الحديث. ۲۰، ح ۲، ص ۱۰۷

② ”مجمع الروائد“، باب دعاء الحجاج و العمار، الحديث: ۵۲۸۷، ح ۳، ص ۴۸۳

③ ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة.. إلح، الحديث. ۲۶، ح ۲، ص ۱۰۹

④ ”مس أبي داود“ کتاب الماسک، باب ۵، الحديث ۱۷۳۲، ص ۱۳۵۱

⑤ ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب المیم، الحديث ۶۰۳۷، ج ۴، ص ۲۹۷

ہے اور اس کے ساتھ طوافِ ہفاضہ (۱) کو۔“

اُس شخص نے عرض کی، قسم ہے! اس ذات کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا، اسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے دریافت کروں۔ ارشاد فرمایا ”جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لیے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولادِ اسماعیل میں کوئی غلام ہو، اُس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کے مثل ہے۔“

اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ مانگہ پر مہابت فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے ”میرے بندے دُور دُور سے پرانندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے، اگر تمہارے گناہ ریت کی گنتی اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا، میرے بندو! واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو۔“

اور جمروں پر زمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ مٹا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانہ آئندہ میں عمل کر اور زمانہ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔ (۲)

حدیث ۲۱: ابو یعلیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو حج کے لیے نکلا اور مرگیا۔ قیامت تک اُس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مرگیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مرگیا اُس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔“ (۳)

حدیث ۲۲: طبرانی و ابویعلیٰ و دارقطنی و بیہقی اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مرگیا اُس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت

۱۔۔۔ اس کو طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

۲۔۔۔ ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة۔ إلخ، الحدیث: ۳۲، ج ۲، ص ۱۱۰۔

۳۔۔۔ ”مسند أبی یعلیٰ“، مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الحدیث ۶۳۲۷، ج ۵، ص ۴۴۱۔

میں داخل ہو جائے۔“ (1)

حدیث ۲۳: طبرانی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ گھر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے، پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ (عزوجل) کے ضمان میں ہے اگر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر و نعمت کے ساتھ واپس کرے گا۔“ (2)

حدیث ۲۴ و ۲۵: دارمی ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی، نہ بادشاہ ظالم، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے، پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔“ (3) اسی کی مثل ترمذی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۶: ترمذی وابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ایک شخص نے عرض کی، کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا: ”توشہ اور سواری۔“ (4)

حدیث ۲۷: شرح سفہ میں انھیں سے مروی، کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ فرمایا: پرانگندہ سر، میلا کچھلا۔ دوسرے نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حج کا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: ”بلند آواز سے لیک کہنا اور قربانی کرنا۔“ کسی اور نے عرض کی، سبیل کیا ہے؟ فرمایا: ”توشہ اور سواری۔“ (5)

حدیث ۲۸: ابوداؤد وابن ماجہ امام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے یا اُس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ (6)

مسائل فقہیہ

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اور اس کے لیے ایک خاص

1 "المعجم الأوسط"، باب المیم، الحدیث: ۵۳۸۸، ح ۴، ص ۱۱۱.

2 "المعجم الأوسط"، باب المیم، الحدیث: ۹۰۳۳، ح ۶، ص ۳۵۲.

3 "سنن الدارمی"، کتاب المسامک، باب من مات ولم یحج، الحدیث: ۱۷۸۵، ح ۲، ص ۴۵.

4 "جامع الترمذی"، أبواب الحج، باب ما جاء فی إيجاب الحج بالراد والراحلة، الحدیث: ۸۱۳، ص ۱۷۲۸.

5 "شرح إسنۃ نسعوی، کتاب الحج، باب وجوب الحج۔ إلح، الحدیث: ۱۸۴۰، ح ۴، ص ۹.

6 "سنن أبی داؤد"، کتاب المسامک، باب فی المواقیت، الحدیث: ۱۷۴۱، ص ۱۳۵۲.

وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ ۹۔ ہجری میں فرض ہوا، اس کی فرضیت قطعی ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱: دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مال حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔ حج کو جانے کے لیے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اُس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے مثلاً ماں باپ اگر اُس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا، دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ حج فرض کا حکم ہے اور نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اطاعت کرے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: رُکاو بصورتِ اُمر ہو تو جب تک دائرہی نہ نکلے، باپ اُسے جانے سے منع کر سکتا ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳: جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا ادائی ہے قضا نہیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۴: مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر وہ مال تلف ہو گیا، تو قرض لے کر جائے اگر چہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہوگا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قدرت دے گا تو ادا کروں گا۔ پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ مولیٰ عزوجل اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۵: حج کا وقت ثوال سے دسویں ذی الحجہ تک^(۶) ہے کہ اس سے پیشتر^(۷) حج کے افعال نہیں ہو سکتے، سوا احرام کے کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اگر چہ مکروہ ہے۔^(۸) (درمختار، ردالمحتار)

(حج واجب ہونے کے شرائط)

مسئلہ ۶: حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں:

① "الفتاویٰ النہدیہ"، کتاب المسائل، الباب الاول فی تفسیر الحج و مرصیہ إلح، ج ۱، ص ۲۱۶

و "الدرالمختار" کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۱۶-۵۱۸.

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۱۹.

③ "الدرالمختار" کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۰

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۰.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۱.

⑥ یعنی دو صبیہ اور دس دن تک۔

⑦ پہلے۔

⑧ "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۴۳

① اسلام

لہذا اگر مسلمان ہونے سے پیشتر استطاعت تھی پھر فقیر ہو گیا اور اسلام لایا تو زمانہ کفر کی استطاعت کی بنا پر اسلام لانے کے بعد حج فرض نہ ہوگا، کہ جب استطاعت تھی اس کا اہل نہ تھا اور اب کہ اہل ہوا استطاعت نہیں اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہو گیا تو اب بھی فرض ہے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷: حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا^(۲) پھر اسلام لایا تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے، کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہو گئے۔^(۳) (عالمگیری) یوہیں اگر اثنائے حج^(۴) میں مرتد ہو گیا تو احرام باطل ہو گیا اور اگر کافر نے احرام باندھا تھا، پھر اسلام لایا تو اگر پھر سے احرام باندھا اور حج کیا تو ہوگا ورنہ نہیں۔
② دارالحرپ میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے۔

لہذا جس وقت استطاعت تھی یہ مسئلہ معلوم نہ تھا اور جب معلوم ہوا اس وقت استطاعت نہ ہو تو فرض نہ ہوا اور جانے کا ذریعہ یہ ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں نے جن کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو، اُسے خبر دیں اور ایک عادل نے خبر دی، جب بھی واجب ہو گیا اور دارالاسلام میں ہے تو اگر چہ حج فرض ہونا معلوم نہ ہو فرض ہو جائے گا کہ دارالاسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

③ بلوغ

نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ جبکہ سمجھ وال^(۶) ہو یا اُس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو جب کہ نا سمجھ ہو، بہر حال وہ حج نفل ہوا، حجۃ الاسلام یعنی حج فرض کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۱۔

② مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے، جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔
نوٹ: تفصیل معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ ۹، مرتد کا بیان کا مطالعہ فرمائیں۔

③ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب المسامک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ، إلح، ج ۱، ص ۲۱۷۔

④ ... یعنی حج کے دوران۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب المسامک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ، إلح، ج ۱، ص ۲۱۸۔

⑥ ... سمجھ دار۔

مسئلہ ۸: نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور وقفہ عرفہ سے پیشتر بالغ ہو گیا تو اگر اسی پہلے احرام پر رہ گیا حج نفل ہوا حجۃ الاسلام نہ ہوا اور اگر سرے سے احرام باندھ کر وقفہ عرفہ کیا تو حجۃ الاسلام ہوا۔^(۱) (عالمگیری)

④ عاقل ہونا

مجنون پر فرض نہیں۔

مسئلہ ۹: مجنون تھا اور وقفہ عرفہ سے پہلے جنون جاتا رہا اور نیا احرام باندھ کر حج کیا تو یہ حج حجۃ الاسلام ہو گیا ورنہ نہیں۔ بوجہ بھی مجنون کے حکم میں ہے۔^(۲) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: حج کرنے کے بعد مجنون ہوا پھر اچھا ہوا تو اس جنون کا حج پر کوئی اثر نہیں یعنی اب اسے دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں، اگر احرام کے وقت اچھا تھا پھر مجنون ہو گیا اور اسی حالت میں افعال ادا کیے پھر برسوں کے بعد ہوش میں آیا تو حج فرض ادا ہو گیا۔^(۳) (ملک)

⑤ آزاد ہونا

باندی غلام پر حج فرض نہیں اگرچہ مدبر یا مکاتب یا ام ولد^(۴) ہوں۔ اگرچہ ان کے مالک نے حج کرنے کی اجازت دیدی ہو اگرچہ وہ مکہ ہی میں ہوں۔^(۵)

مسئلہ ۱۱: غلام نے اپنے مولیٰ کے ساتھ حج کیا تو یہ حج نفل ہوا حجۃ الاسلام نہ ہوا۔ آزاد ہونے کے بعد اگر شرائط پائے جائیں تو پھر کرنا ہوگا اور اگر مولیٰ کے ساتھ حج کو جاتا تھا، راستہ میں اس نے آزاد کر دیا تو اگر احرام سے پہلے آزاد ہوا، اب احرام باندھ کر حج کیا تو حجۃ الاسلام ادا ہو گیا اور احرام باندھنے کے بعد آزاد ہوا تو حجۃ الاسلام نہ ہوگا، اگرچہ نیا احرام باندھ کر حج

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلح، ج ۱، ص ۲۱۷.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلح، ج ۱، ص ۲۱۷.

و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطب فی قولہم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۵.

③ "الباب المساکت" لیسندی و "المسکات المتقسط فی المسکات المتوسط" لنقاری، (باب شرائط الحج)، ص ۳۹.

④ مدبر: یعنی وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

مکاتب: یعنی وہ غلام جس کا آقا مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے۔

ام ولد: یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔

نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے دیکھیں بہار شریعت حصہ ۹، مدبر، مکاتب اور ام ولد کا بیان۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلح، ج ۱، ص ۲۱۷.

کیا ہو۔^(۱) (عالمگیری)

⑥ تندرست ہو

کہ حج کو جاسکے، اعضا سلامت ہوں، اٹھیا راہوں، اپاج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں۔ یوہیں اندھے پر بھی واجب نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اُسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں یا وصیت کر جائیں اور اگر تکلیف اٹھا کر حج کر لیا تو صحیح ہو گیا اور حجۃ الاسلام ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضا درست ہو گئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا وہی پہلا حج کافی ہے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط بھی پائے جاتے تھے اور حج نہ کیا پھر اپاج وغیرہ ہو گیا کہ حج نہیں کر سکتا تو اس پر وہ حج فرض باقی ہے۔ خود نہ کر سکے تو حج بدل کرائے۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ)

⑦ سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو

خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے۔

مسئلہ ۱۳: کسی نے حج کے لیے اس کو اتنا مال مباح کر دیا کہ حج کر لے تو حج فرض نہ ہوا کہ اباحت سے ملک نہیں ہوتی اور فرض ہونے کے لیے ملک درکار ہے، خواہ مباح کرنے والے کا اس پر احسان ہو جیسے غیر لوگ یا نہ ہو جیسے ماں، باپ اول د۔ یوہیں اگر عاریۃ^(۴) سواری مل جائے گی جب بھی فرض نہیں۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: کسی نے حج کے لیے مال ہبہ کیا تو قبول کرنا اس پر واجب نہیں۔ دینے والا اجنبی ہو یا ماں، باپ، اوراد وغیرہ مگر قبول کر لے گا تو حج واجب ہو جائے گا۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اُس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان و

① "العتاوی الہمدیہ"، کتاب المسامک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ، إلح، ج ۱، ص ۲۱۷

② "العتاوی الہمدیہ"، کتاب المسامک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلح، ج ۱، ص ۲۱۸، وغیرہ.

③ ... المرجع السابق.

④ عاریۃ یعنی عارضی طور پر دی ہوئی چیز۔

⑤ ... المرجع السابق، ص ۲۱۷

⑥ ... المرجع السابق.

لبس و خدم اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور ذین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی مال چھوڑ جائے اور جانے کے لیے اپنے نفقہ اور گھرائل و عیال کے نفقہ میں قدر متوسط کا اعتبار ہے نہ کمی ہو نہ اسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اُس پر واجب ہے، یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد بھی وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی بچے۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: سواری سے مراد اس قسم کی سواری ہے جو عرفاً اور عادتاً اُس شخص کے حال کے موافق ہو، مثلاً اگر متمول^(۲) آرام پسند ہو تو اُس کے لیے شگد^(۳) درکار ہوگا۔ یوہیں توشہ میں اُس کے مناسب غذائیں چاہیے، معمولی کھانا میسر آنا فرض ہونے کے لیے کافی نہیں، جب کہ وہ اچھی غذا کا عادی ہے۔^(۴) (نسک)

مسئلہ ۱۷: جو لوگ حج کو جاتے ہیں، وہ دوست احباب کے لیے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ جو ضروریات بتائے گئے اُن کے لیے اور آنے جانے کے اخراجات کے لیے کافی ہے مگر کچھ بچے گا نہیں کہ احباب وغیرہ کے لیے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے، اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: جس کی بسراوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہوگئی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک بال بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا، جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کر سکے تو حج فرض ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ کھیتی کے سامان مل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے اور پیشہ والوں کے لیے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق پچنا ضروری ہے۔^(۶) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۱۹: سواری میں یہ بھی شرط ہے کہ خاص اُس کے لیے ہو اگر دو شخصوں میں مشترک ہے کہ باری باری دونوں تھوڑی تھوڑی دور سوار ہوتے ہیں تو یہ سواری پر قدرت نہیں اور حج فرض نہیں۔ یوہیں اگر اتنی قدرت ہے کہ ایک منزل کے لیے

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ، إلیخ، ج ۱، ص ۲۱۷

② مالدار ③ شگد، یعنی دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں، ہر ایک میں ایک شخص بیٹھتا ہے۔

④ "لباب المسائل" و "المسئلۃ المتعسط"، (باب شرائط الحج)، ص ۴۶، ۴۷

⑤ "رد لمختار"، کتاب الحج، مطلب فیم حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۸

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ، إلیخ، ج ۱، ص ۲۱۸

مثلاً کرایہ پر جانور لے پھر ایک منزل پیدل چلے دلی ہذا القیاس^(۱) تو یہ سواری پر قدرت نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

آجکل جو شہدف اور شہری کا رواج ہے کہ ایک شخص ایک طرف سوار ہوتا ہے اور دوسرا دوسری طرف اگر یوں دو شخصوں میں مشترک ہو تو حج فرض ہوگا کہ سواری پر قدرت پائی گئی اور پیدل چلنا نہ پڑا۔^(۳) (نسک)

مسئلہ ۲۰: مکہ معظمہ یا مکہ معظمہ سے تین دن سے کم کی راہ والوں کے لیے سواری شرط نہیں، اگر پیدل چل سکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے اگرچہ سواری پر قادر نہ ہوں اور اگر پیدل نہ چل سکیں تو ان کے لیے بھی سواری پر قدرت شرط ہے۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: میقات سے باہر کارہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو تو سواری اس کے لیے شرط نہیں، لہذا اگر فقیر ہو جب بھی اسے حج فرض کی نیت کرنی چاہیے نفل کی نیت کرے گا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا تو فرض ادا ہو گیا۔^(۵) (نسک، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اس کی ضرورت نہیں کہ محمل وغیرہ آرام کی ساریوں کا کرایہ اس کے پاس ہو، بلکہ اگر کچھ دے پر بیٹھنے کا کرایہ پاس ہے تو حج فرض ہے، ہاں اگر کچھ دے پر بیٹھ نہ سکتا ہو تو محمل وغیرہ کے کرایہ سے قدرت ثابت ہوگی۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مکہ اور مکہ سے قریب والوں کو سواری کی ضرورت ہو تو ٹھہر یا گدھے کے کرایہ پر قادر ہونے سے بھی سواری پر قدرت ہو جائے گی اگر اس پر سوار ہو سکیں بخلاف دور والوں کے کہ ان کے لیے اونٹ کا کرایہ ضروری ہے کہ دور والوں کے لیے ٹھہر وغیرہ سوار ہونے اور سامان لاؤنے کے لیے کافی نہیں اور یہ فرق ہر جگہ ملحوظ رہنا چاہیے۔^(۷) (ردالمحتار)

۱ اور اس پر قیاس کر لیجئے۔

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

۳

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

۵ و "ردالمحتار"، کتاب الحج، فیما حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۵.

۶ "رد المحتار"، کتاب الحج بمطلب فیما حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۵.

۷ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج بمطلب فیما حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۵.

۸ "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیما حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۶.

مسئلہ ۲۴: پیدل کی طاقت ہو تو پیدل حج کرنا افضل ہے۔ حدیث میں ہے: ”جو پیدل حج کرے، اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں۔“ (۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۵: فقیر نے پیدل حج کیا پھر مالدار ہو گیا تو اُس پر دوسرا حج فرض نہیں۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اتنا مال ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے مگر اُس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے یعنی جب کہ حج کا زمانہ آگیا ہو اور اگر پہلے نکاح میں خرچ کر ڈالا اور بعد رہنے (۳) میں خوفِ معصیت تھا تو حج نہیں۔ (۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۷: رہنے کا مکان اور خدمت کا غلام اور پہننے کے کپڑے اور برتنے کے اسباب ہیں تو حج فرض نہیں یعنی لازم نہیں کہ انھیں بیچ کر حج کرے اور اگر مکان ہے مگر اس میں رہتا نہیں غلام ہے مگر اس سے خدمت نہیں لیتا تو بیچ کر حج کرے اور اگر اس کے پاس نہ مکان ہے نہ غلام وغیرہ اور روپیہ ہے جس سے حج کر سکتا ہے مگر مکان وغیرہ خریدنے کا ارادہ ہے اور خریدنے کے بعد حج کے مائل نہ بچے گا تو فرض ہے کہ حج کرے اور باتوں میں اٹھانا گناہ ہے یعنی اس وقت کہ اُس شہر والے حج کو جا رہے ہوں اور اگر پہلے مکان وغیرہ خریدنے میں اٹھا دیا تو حج نہیں۔ (۵) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۸: کپڑے جنھیں استعمال میں نہیں لاتا انھیں بیچ ڈالے تو حج کر سکتا ہے تو بیچے اور حج کرے اور اگر مکان بڑا ہے جس کے ایک حصہ میں رہتا ہے باقی فاضل پڑا ہے تو یہ ضرور نہیں کہ فاضل کو بیچ کر حج کرے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: جس مکان میں رہتا ہے اگر اُسے بیچ کر اُس سے کم حیثیت کا خرید لے تو اتنا روپیہ بچے گا کہ حج کر لے تو بیچنا ضرور نہیں مگر ایسا کرے تو افضل ہے، لہذا مکان بیچ کر حج کرنا اور کرایہ کے مکان میں گزر کرنا تو بدرجہ اولیٰ ضرور نہیں۔ (۷)

۱ ”رد المحتار“، کتاب الحج، مطب ہمیں حج بحال حرام، ج ۳، ص ۵۲۶

۲ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ . إلح، ج ۱، ص ۲۱۷

۳ یعنی شادی نہ کرنے۔

۴ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ . إلح، ج ۱، ص ۲۱۷.

۵ ”الدر المختار“، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۸.

۶ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ . إلح، ج ۱، ص ۲۱۷

۷ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ . إلح، ج ۱، ص ۲۱۷-۲۱۸.

۸ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ . إلح، ج ۱، ص ۲۱۸

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۰: جس کے پاس سال بھر کے خرچ کا غلہ ہو تو یہ لازم نہیں کہ بیچ کر حج کو جائے اور اس سے زائد ہے تو اگر زائد کے بیچنے میں حج کا سامان ہو سکتا ہے تو فرض ہے ورنہ نہیں۔^(۱) (غسک)

مسئلہ ۳۱: دینی کتابیں اگر اہل علم کے پاس ہیں جو اسکے کام میں رہتی ہیں تو انھیں بیچ کر حج کرنا ضروری نہیں اور بے علم کے پاس ہوں اور اتنی ہیں کہ بیچے تو حج کر سکے گا تو اس پر حج فرض ہے۔ یو ہیں طب اور ریاضی وغیرہ کی کتابیں اگر چہ کام میں رہتی ہوں اگر اتنی ہوں کہ بیچ کر حج کر سکتا ہے تو حج فرض ہے۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

⑧ وقت

یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر دُور کارہنے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہوں اس وقت شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا تو فرض نہ ہوا۔ یو ہیں اگر عادت کے موافق سفر کرے تو نہیں پہنچے گا اور تیزی اور زور واری^(۳) کر کے جائے تو پہنچ جائے گا جب بھی فرض نہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ نمازیں پڑھ سکے، اگر اتنا وقت ہے کہ نمازیں وقت میں پڑھے گا تو نہ پہنچے گا اور نہ پڑھے تو پہنچ جائے گا تو فرض نہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

(وجوب ادا کے شرائط)

یہاں تک وجوب کے شرائط کا بیان ہوا اور شرائط ادا کہ وہ پائے جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائے جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضرور ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں:

① راستہ میں امن ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضرور نہیں، جانے کے زمانے میں امن ہونا شرط ہے پہلے کی بد امنی قابل لحاظ نہیں۔^(۵)

① "الباب الماسٹ" لمسدی، "المسئل المتفسط فی المسئل المتوسط" للفقاری، (باب شرائط الحج)، ص ۴۵

② "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الماسٹ، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ.. إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸

و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۸.

③ یعنی جلدی۔

④ "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یقدم حق العید علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۴

⑤ مرجع السابق، ص ۵۳۰ و "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الماسٹ، الباب الأول، ج ۱، ص ۲۱۸.

(ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اگر بد امنی کے زمانے میں انتقال ہو گیا اور وجوب کی شرطیں پائی جاتی تھیں تو حج بدل کی وصیت ضروری ہے اور امن قائم ہونے کے بعد انتقال ہوا تو بطریق اولیٰ وصیت واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: اگر امن کے لیے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے اور یہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے مجبور ہے لہذا اس دینے والے پر مؤاخذہ نہیں۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: راستہ میں چوکی وغیرہ لیتے ہوں تو یہ امن کے منافی نہیں اور نہ جانے کے لیے عذر نہیں۔^(۳) (درمختار)

یوہیں ٹیکہ کہ آج کل حجاج کو لگائے جاتے ہیں یہ بھی عذر نہیں۔

⑤ عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے۔^(۴)

محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لیے اس عورت کا نکاح حرام ہے، خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی، باپ، بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی، جیسے خسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔

شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں

① "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی قولہم بقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۰.

② "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی قولہم بقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۰.

③ ... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۱.

④ یہ ظاہر الروایہ ہے۔ مگر داعی قاری علیہ رحمۃ اللہ باری "المسلك المتقسط فی المسلك المتوسط" صفحہ 57 پر تحریر فرماتے ہیں:

"امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ سے عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ایک دن کا سفر کرنے کی کراہیت بھی مروی ہے۔ فتنہ و فساد کے

زمانے کی وجہ سے اسی قول (ایک دن) پر فتویٰ دینا چاہیے۔" ("المسلك المتقسط"، ص ۵۷ "رد المحتار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی

خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بغیر شوہر یا محرم جائے گی تو گناہ گار ہوگی۔ (حاوی رصوبہ، کتاب الحج، ج ۱۰، ص ۶۵۷)

"بہار شریعت" حصہ 4، نماز مسافر کا بیان، صفحہ 101 پر ہے کہ "عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن

کی راہ جانا بھی۔" (عالمگیری وغیرہ) لہذا اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

جاسکتی آزاد یا مسلمان ہونا شرط نہیں، البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اُس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی۔ مراہق و مراہقہ یعنی لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جاسکتی ہے اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔^(۱) (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: عورت کا غلام اس کا محرم نہیں کہ اُس کے ساتھ نکاح کی حرمت ہمیشہ کے لیے نہیں کہ اگر آزاد کر دے تو اُس سے نکاح کر سکتی ہے۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۶: باندیوں کو بغیر محرم کے سفر جائز ہے۔^(۳) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۷: اگرچہ زنا سے بھی حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے، مثلاً جس عورت سے معاذ اللہ زنا کیا اُس کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا، مگر اُس لڑکی کو اُس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۸: عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہوئی، مگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا یعنی فرض ادا ہو جائے گا۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۹: عورت کے نہ شوہر ہے، نہ محرم تو اس پر یہ واجب نہیں کہ حج کے جانے کے لیے نکاح کر لے اور جب محرم ہے تو حج فرض کے لیے محرم کے ساتھ جائے اگرچہ شوہر اجازت نہ دیتا ہو۔ نفل اور منت کا حج ہو تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے۔^(۶) (جوہرہ)

مسئلہ ۴۰: محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے، لہذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اُس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔^(۷) (درمختار، رد المحتار)

① "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، ص ۱۹۳ و "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۱

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرصتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸-۲۱۹.

② "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، ص ۱۹۳.

③ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، ص ۱۹۳. ہکذا فی الجوہرۃ النیرۃ لکن فی شرح اللباب والفتویٰ: علیٰ أنہ یکرہ فی زماننا، انظر "رد المحتار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۲.

④ "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۱

⑤ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، ص ۱۹۳.

⑥ المرجع السابق.

⑦ "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۲

۳) جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو، وہ عدت وقات کی ہو یا طلاق کی، بائن کی ہو یا رجعی کی۔ (۱)

۴) قید میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اُس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔ (۲) (ردالمحتار، رد المحتار)

(صحت ادا کے شرائط)

صحت ادا کے لیے نو شرطیں ہیں کہ وہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں:

① اسلام، کافر نے حج کیا تو نہ ہوا۔

② احرام، بغیر احرام حج نہیں ہو سکتا۔

③ زمان یعنی حج کے لیے جو زمانہ مقرر ہے اُس سے قبل افعال حج نہیں ہو سکتے، مثلاً طوافِ قدوم دسویں کی وجہ سے قبل نہیں ہو سکتے اور وقوفِ عرفہ نویں کے زوال سے قبل یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت دسویں سے قبل نہیں ہو سکتا۔

④ مکان، طواف کی جگہ مسجد الحرام شریف ہے اور وقوف کے لیے عرفات و مزدلفہ، کنکری مارنے کے لیے منی، قربانی کے لیے حرم، یعنی جس فعل کے لیے جو جگہ مقرر ہے وہ وہیں ہوگا۔

⑤ تمیز۔

⑥ عقل، جس میں تمیز نہ ہو جیسے نابالغ بچہ یا جس میں عقل نہ ہو جیسے مجنون۔ یہ خود وہ افعال نہیں کر سکتے جن میں نیت کی ضرورت ہے، مثلاً احرام یا طواف، بلکہ ان کی طرف سے کوئی اور کرے اور جس فعل میں نیت شرط نہیں، جیسے وقوفِ عرفہ وہ یہ خود کر سکتے ہیں۔

⑦ فرائض حج کا بجالا نا مگر جب کہ عذر ہو۔

⑧ احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا اگر ہوگا حج باطل ہو جائے گا۔

⑨ جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا، لہذا اگر اُس سال حج فوت ہو گیا تو عمرہ کر کے احرام کھول دے اور

سال آئندہ جدید احرام سے حج کرے اور اگر احرام نہ کھولا بلکہ اسی احرام سے حج کیا تو حج نہ ہوا۔

① "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب میس حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۳۴

② "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب می قولہم یقدم حق العد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۲۴

(حج فرض ادا ہونے کے شرائط)

حج فرض ادا ہونے کے لیے نو شرطیں ہیں:

- ① اسلام۔
- ② مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا۔
- ③ عاقل۔
- ④ بالغ ہونا۔
- ⑤ آزاد ہونا۔
- ⑥ اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا۔
- ⑦ لقل کی نیت نہ ہونا۔
- ⑧ دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔
- ⑨ فاسد نہ کرنا۔^(۱) ان میں بہت باتوں کی تفصیل مذکور ہو چکی بعض کی آئندہ آئے گی۔

(حج کے فرائض)

مسئلہ ۴۱: حج میں یہ چیزیں فرض ہیں:

- ① احرام، کہ یہ شرط ہے۔
- ② وقوف عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔
- ③ طواف زیارت کا اکثر حصہ، یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف و طواف رکن ہیں۔
- ④ نیت۔
- ⑤ ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔
- ⑥ ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا، یعنی وقوف اُس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔

① - "لباب المسامک" (باب شرائط الحج) ص ۶۲۔

⑦ مکان یعنی وقوف زمین عرفات میں ہونا سوا بطنِ عمرہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (۱)
(در مختار، رد المحتار)

حج کے واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں:

- (۱) میقات سے احرام باندھنا، یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنے اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔
- (۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔
- (۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے، اُس کا اعادہ کرے۔
- (۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا، سعی کا طواف معتد بہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔
- (۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اُس واجب کا تارک ہو کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔
- (۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔
- (۷) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے، ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اُسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔
- (۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔
- (۹) مغرب و عشاء کی نماز کا وقت عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔
- (۱۰) تینوں جمروں پر دسویں، گیارہویں، بارہویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبة پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا۔
- (۱۱) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا۔
- (۱۲) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔

(۱۳) سر موڑنا یا بال کترانا۔ (۱۴) اور اُس کا ایام نحر اور (۱۵) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں نہ ہو۔

(۱۶) قرآن اور تہنوع والے کو قربانی کرنا اور

(۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا۔

(۱۸) طوافِ افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا۔ عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُس کا نام طواف

افاضہ ہے اور اُسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہو سکتا ہے۔

(۱۹) طوافِ حطیم کے باہر سے ہونا۔

(۲۰) دہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔

(۲۱) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا، یہاں تک کہ اگر گھسٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی

طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طوافِ نفل اگر گھسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر طواف کرے۔

(۲۲) طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا، یعنی جنب^(۱) و بے وضو نہ ہونا، اگر بے وضو یا جنابت میں طواف

کیا تو اعادہ کرے۔

(۲۳) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو ذم واجب ہوگا اور

چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے، غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں ذم واجب ہوگا۔

(۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو ذم واجب نہیں۔

(۲۵) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سر منڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر منفرّد قربانی کرے

پھر سر منڈائے پھر طواف کرے۔

(۲۶) طوافِ صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا

نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

یعنی جس پر جماع یا احتلام یا فحوت کے ساتھ منیٰ خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا ہو۔

(۲۷) وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(۲۸) احرام کے ممنوعات، مثلاً بسلا کپڑا پہننے اور مونھ یا سر چھپانے سے بچنا۔^(۱)

مسئلہ ۴۲: واجب کے ترک سے ذم لازم آتا ہے خواہ قصد ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں، ہاں اگر قصد کرے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا، ابستہ بعض واجب کا اس حکم سے استثناء ہے کہ ترک پر ذم لازم نہیں، مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک، ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

(حج کی سنتیں)

- ① طواف قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب میں پہلا جو طواف کرے اُسے طواف قدوم کہتے ہیں۔ طواف قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے، متمتع کے لیے نہیں۔
- ② طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔
- ③ طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا۔
- ④ صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں، اُن کے درمیان دوڑنا۔
- ⑤ امام کا مکہ میں ساتویں کو اور
- ⑥ عرفات میں نویں کو اور
- ⑦ منیٰ میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔
- ⑧ آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔
- ⑨ نویں رات منیٰ میں گزارنا۔
- ⑩ آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔
- ⑪ وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا۔

① "لباب الماسک" لیسبی، (فصل فی واجباتہ) ص ۶۸-۷۳

و "العتاوی الرصویۃ"، ج ۱۰ ص ۷۸۹-۷۹۱، وغیرہ۔

۱۳ عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا اور

۱۴ آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔

۱۵ دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں اُن کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔

۱۶ ابلح یعنی وادیِ حصب میں اُترنا، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو اور ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں، جن کا ذکر اثنائے بیان میں آئے گا۔ نیز حج کے مستحبات و مکروہات کا بیان بھی موقع موقع سے آئے گا۔

اب حرمین طہین کی روانگی کا قصد کرو اور آداب سفر و مقدمات حج جو لکھے جاتے ہیں اُن پر عمل کرو۔

آداب سفر و مقدمات حج کا بیان

(۱) جس کا قرض آتایا امانت پاس ہو ادا کر دے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرا لے، ہمانہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دیدے۔

(۲) نماز، روزہ، زکاۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گنہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

(۳) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر اُسے رضامند کرے، جس کا اس پر قرض آتا ہے اُس وقت نہ دے سکے تو اُس سے بھی اجازت لے، پھر حج فرض کسی کے اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا، اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

(۴) اس سفر سے مقصود صرف اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں، بڑا دُستِ محمد و فخر سے جُدا رہے۔

(۵) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو، جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(۶) توشہ مالِ حلال سے لے کر نہ قبول حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ بچہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔

(۷) حاجت سے زیادہ توشہ لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے، یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

(۸) عالم کتب فقہ بقدر کفایت ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے۔ یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

(۹) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔

(۱۰) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار صالح ہو کہ بد دین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر، رفیق اجنبی کنبہ والے سے بہتر ہے۔

(۱۱) حدیث میں ہے، ”جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں۔“ (۱) اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے، سردار اُسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو، سردار کو چاہیے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

(۱۲) چتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب اُن پر لازم کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے: ”جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کر لے، ورنہ خوش کوثر پر آنا نہ ملے گا۔“ (۲)

(۱۳) وقت رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو۔ لہذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ حاجی یا کسی کو رخصت کریں تو وقت رخصت یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَحَوَالِيْمَ عَمَلِكَ . (۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے۔

وَعَفَّرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ خَيْرًا كُنْتَ زَوْدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَىٰ وَجَنَّتْكَ الرَّحْمَةُ . (۴)

(۱۴) اُن سب کے دین، جان، مال، اولاد، تندرستی، عافیت خدا کو سونپے۔

(۱۵) لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الْحَمْدُ و قُلْ سے پڑھ کر باہر نکلے۔ وہ رکعتیں واپس آنے تک اُس کے اہل و مال کی تمہیبانی کریں گی۔ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَنْتَ تَسْرُتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اِغْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقِيْنِي وَاَنْتَ رَحِيْمِي اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهْمَنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهِ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ ذُوْ ذِي الْقُوٰى وَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيُّمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وُعْثَاءِ السَّفَرِ

① ”مس أبي داود“، كتاب الجهاد، باب في القوم يسافرون... إلخ، الحديث: ۲۶۰۸، ص ۱۴۱۶

② ترجمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔ ۱۲

③ ترجمہ اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے، تو جہاں ہو اور تقویٰ کو تیرا توشہ کرے اور تجھے ہلاکت سے بچائے۔ ۱۲

وَكَايَةُ الْمُتَقَلِّبِ وَالْخَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ . (۱)
(۱۶) گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

(۱۷) جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہل جمعہ کو روز جمعہ قبل جمعہ سفر اچھا نہیں۔

(۱۸) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَقَوَّكُلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَزِلَّ أَوْ نُزِلَ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُضَلَّ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا أَخَذَ . (۲)
اور درود شریف کی کثرت کرے۔

(۱۹) سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو، وقت کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

(۲۰) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھدار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے، پہننے کے کپڑے وافر ہوں اور متوسط الحال شخص کو چاہیے کہ موٹے اور مضبوط کپڑے لے اور بہتر یہ کہ ان کو رنگ لے اور اگر خیال ہو کہ جاڑوں کا زمانہ آجائے گا تو کچھ گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے اور جاڑوں کا موسم ہو اور خیال ہو کہ واپسی تک گرمی آجائے گی تو کچھ گرمیوں کے کپڑے بھی لے۔ بچھانے کے واسطے اگر چھوٹا سا روٹی کا گدا بھی ہو تو بہت اچھا ہے کہ جہاز میں بلکہ آؤنٹ پر بچھانے کے لیے بہت آرام دیتا ہے بلکہ وہاں پہنچ کر بھی اس کی حاجت پڑتی ہے۔ کیونکہ ہندوستانی آدمی عموماً چار پائیوں پر سونے کے عادی ہوتے ہیں۔ چٹائی

① ترجمہ اے اللہ (عزوجل) اتیری مدد سے میں نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا، اے اللہ (عزوجل) تو میرا اعتماد ہے اور تو میری امید ہے۔ الہی تو میری کفایت کر اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اس سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا با عزت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

الہی! تقویٰ کو میرا زور راہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں۔ الہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل و مال و اولاد میں بُری بات دیکھنے سے۔ ۱۲

② ترجمہ اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور اللہ (عزوجل) پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے بھرنا اور نیکی کی قوت نہیں مگر اللہ (عزوجل) سے، اے اللہ! (عزوجل) ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یا ہمیں کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کیے جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے۔ ۱۲

وغیرہ پر سونے میں تکلیف ہوتی ہے اور گندے کی وجہ سے کچھ تلافی ہو جائے گی اور صابون بھی ساتھ لے جائے کہ اکثر اپنے ہاتھ سے کپڑے دھونے پڑتے ہیں کہ وہاں دھوبی میسر نہیں آتے۔

اور ایک دیکھی کتھل بھی ہونا چاہیے کہ یہ اونٹ کے سفر میں بہت کام دیتا ہے جہاں چاہو بچھالو بلکہ بعض مرتبہ جہاز پر بھی کام دیتا ہے اور شہد ف پر ڈالنے کے لیے پوری کاناٹ لے لیا جائے، چاقو اور سنتلی اور سٹا ہونا بھی ضروری ہے۔

اور کچھ تھوڑی سی دوائیں بھی رکھ لے کہ اکثر جوج کو ضرورت پڑتی ہے، مثلاً کھانسی، بخار، زکام، پیچش، بد ہضمی کہ ان سے کم ہوگ بچتے ہیں۔ لہذا گل بنفشہ، عطی، گاؤ زبان، ملیٹھی کہ یہ بخار، زکام، کھانسی میں کام دیں گی، پیچش کے لیے چاروں تخم یا کم از کم اسپغول ہو اور بد ہضمی کے لیے آلوئے بخار، نمک سلیمانی ہو اور کوئی پورن بھی ساتھ ہو کہ اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً بادیاں، پودینہ خشک، ہلیلہ سیاہ، نمک سیاہ کہ انھیں کا پورن بنانے کافی ہوگا، اور عرق کا نور و پیپر منٹ ہو تو یہ بہت امراض میں کام دیتے ہیں۔

دوائیں ضرور ہوں کہ ان کی اکثر ضرورت پڑتی ہے اور میسر نہیں آتیں اگر تم کو خود ضرورت نہ ہوئی اور جس کو ضرورت پڑی اور تم نے دیدی وہ اُس قسم پڑی کی حالت میں تمہارے لیے کتنی دعائیں دے گا

اور برتنوں کی قسم سے اپنی حیثیت کے موافق ساتھ رکھے، ایک دیکھی ایسی جس میں کم از کم دو آدمیوں کا کھانا پک جائے یہ تو ضروری ہے کیونکہ اگر تنہا بھی ہے جب بھی بدو کو کھانا دینا ہوگا اور اگر چند قسم کے کھانے کھانا چاہتا ہو تو اسی انداز سے پکانے کے برتن ساتھ ہوں اور پیالے رکابیاں بھی اُسی انداز سے ہوں اور ہر شخص کو ایک مشکیزہ بھی ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ اولاً تو جہاز پر بھی پانی لینے میں آسانی ہوگی، دوم اونٹ پر بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا کیونکہ پانی صرف منزل پر ملتا ہے پھر درمیان میں ملنا دشوار ہے بلکہ نہیں ملتا، اگر مشکیزہ ساتھ ہو تو اس میں پانی لے کر اونٹ پر رکھ لو گے کہ پینے کے بھی کام آئے گا اور وضو و طہارت کے لیے بھی اگر تمہارے پاس خود نہ ہو تو کس سے مانگو گے اور شاید ہی کوئی دے اِلَّا مَا شَاءَ اللہ

اور ڈول رتی بھی ساتھ ہو کیونکہ بعض منزلوں پر بعض وقت خود بھرنا پڑتا ہے اور اکثر جگہ پانی بیچنے والے آ جاتے ہیں اور جہاز کائل بعض مرتبہ بند ہو جاتا ہے اس وقت اگر بیٹھ پانی حاجت سے زیادہ نہ ہو تو وضو وغیرہ دیگر ضروریات میں سمندر سے پانی نکال کر کام چلا سکتے ہو۔

کچھ تھوڑے سے پھٹے پرانے کپڑے بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر استنجہ سکھانے میں کام دیں گے۔
لوہے کا پو لھا بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کوئلے والا پو لھا ہو تو بہت سی حساب

ضرورت کو نکلے بھی خرید لو اور لکڑی والا پھو لھا ہو تو لکڑی لے جانے کی حاجت نہیں۔ اس لیے کہ لکڑی جہز والے کی طرف سے ضرورت کے لائق ملا کرتی ہے مگر اس صورت میں کلہاڑی کی حاجت پڑے گی کیونکہ جہاز پر موٹی موٹی لکڑیاں ملتی ہیں۔ انھیں پیرنے کی ضرورت پڑے گی۔ اور بمبئی سے کچھ لمبے ضرور لے لو کہ جہاز پر اکثر متلی آتی ہے۔ اُس وقت اس سے بہت تسکین ہوتی ہے، اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے معمولی تتلیں لے لی جائے تو چکر کم آئے گا۔

اور مٹی یا پتھر کی کوئی چیز بھی ہو کہ اگر تیمم کرنا پڑے تو کام دے کہ جہاز میں کس چیز پر تیمم کرو گے اور کچھ نہ ہو تو مٹی کا کوئی برتن ہی ہو جس پر روغن نہ کیا ہو کہ وہ اور کام میں بھی آئے گا اور اُس پر تیمم بھی ہو سکے گا۔ بعض حجاج کپڑے پر جس پر غبار کا نام بھی نہیں ہوتا تیمم کر لیا کرتے ہیں نہ یہ تیمم ہو انہ اس تیمم سے نماز جائز۔

ایک ادگالداں ہونا چاہیے کہ جہاز میں اگر قے کی ضرورت محسوس ہو تو کام دے گا ورنہ کہاں قے کریں گے اور اس کے عداوہ تھوکنے کے لیے بھی کام دے گا۔ اس کے لیے بمبئی میں خاص اسی مطلب کے ادگالداں ٹین کے ملتے ہیں وہاں سے خرید لے اور ایک پیشاب کا برتن بھی ہو اس کی ضرورت بعض مرتبہ جہاز پر بھی پڑتی ہے۔ مثل چکر آتا ہے پاخانہ تک جانا دشوار ہے یہ ہوگا تو جہاں ہے وہیں پردہ کر کے فراغت کر سکے گا اور اونٹ پر شب میں بعض مرتبہ اترنے میں خطرہ ہوتا ہے یہ ہوگا تو اس کام کے لیے اترنے کی حاجت نہ ہوگی اس کے لیے بمبئی میں ٹین کا برتن جو خاص اسی کام کے لیے ہوتا ہے خرید لے۔ چائے بھی تھوڑی سا تھ ہو تو آرام دے گی کہ جہاز پر اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سمندر کی مرطوب ہوا کے اثر کو دفع کرتی ہے نیز بدو بہت شوق سے پیتے ہیں، اگر تم انھیں چائے پلاؤ گے تو تم سے بہت خوش رہیں گے اور آرام پہنچیں گے۔ اس کی پیالیاں تام چینی کی زیادہ مناسب ہیں کہ ٹونے کا اندیشہ نہیں بلکہ کھانے پینے کے برتن بھی اسی کے ہوں تو بہتر ہے۔

تھوڑی موم بتیاں بھی ہوں کہ جہاز پر رات میں پاخانہ پیشاب کو جانے میں آرام دیں گی۔ پانی رکھنے کے لیے ٹین کے پیپے ہونے چاہیے کہ جہاز پر کام دیں گے اور منزل پر بھی۔ اچار چٹنی اگر ساتھ ہوں تو نہایت بہتر کہ ان کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اسباب رکھنے کے لیے ایک چیز کا بڑا صندوق ہونا چاہیے اور اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بعض مرتبہ جہاز میں مسافروں کی کثرت ہوتی ہے اور جگہ نہیں ملتی اگر یہ ہوگا تو تیسرے درجے کے مسافر کو بیٹھنے بلکہ تھوڑی تکلیف کے ساتھ اس پر لیٹ رہنے کی جگہ مل جائے گی۔ اپنے صندوق اور بوری اور دیگر اسباب پر نام لکھ لو کہ اگر دوسرے کے سامان میں مل جائیں تو تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

احرام کے کپڑے یعنی تہبند اور چادر بھینس سے یا بمبئی سے لے لے کیونکہ احرام جہاز ہی پر باندھنا ہوگا اور بہتر یہ کہ دو

جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہوا تو بدل سکیں گے۔ مستورات ساتھ ہوں تو اُن کے احرام کی حالت میں مونہ چھپانے کو کھجور کے پٹکھے جو خاص اسی کام کے لیے بنتے ہیں بمبئی سے خرید لے کہ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے مونہ چھپانا جو چہرہ سے چھٹی ہو حرام ہے۔ کفن بھی ساتھ ہو کہ موت کا وقت معلوم نہیں یا اتنا تو ہوگا کہ وہ کپڑا اس زمین پاک پر پہنچ جائے گا اور اسے زمزم میں غوطہ دے لو گے اور گرمی کا موسم ہو تو پٹکھا بھی ساتھ ہو۔

اس کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کھانے کے لیے کیا لے جائے کیونکہ اس میں ہر شخص کی مختلف حالت ہے اور لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی اور ہم کس طرح بسر کر سکتے ہیں پھر بھی اس کے متعلق بعض خاص باتیں عرض کر دیتا ہوں۔ آنا زیادہ نہ لے کیونکہ سمندر کی ہوا سے بہت جلد خراب ہو جاتا ہے اور اس میں سوئیچیاں پڑ جاتی ہیں صرف اتنا لے کہ جہاز پر کام دیدے یا کچھ زائد بلکہ گیہوں لے لے کہ اس کو جدہ یا مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ میں جہاں چاہے پوسا سکتا ہے اور چاول ضرور ساتھ لے کہ اکثر کچھڑی پکانی پڑتی ہے اور آلو بھی ہوں کہ متواتر دال وقت سے کھائی جاتی ہے اور استھاعت ہو تو ہکرے، مرغیاں، انڈے ساتھ رکھ لے۔

جہاز پر بعض مرتبہ گوشت مل جاتا ہے مگر اس میں خیال کر لے کہ کسی کافر یا مُرتد کا ذبح کیا ہوا تو نہیں۔^(۱) مسالے پے ہوئے ہوں اور پیاز لہسن بھی ہوں، بڑیاں بھی ہوں تو بہتر ہے، مدینہ طیبہ کے راستے میں کئی منزلیں ایسی آتی ہیں جہاں دال نہیں ملتی، اس کے متعلق بھی کچھ انتظام کر لے، نیز مدینہ طیبہ جانے کے لیے مکہ معظمہ سے بھٹنے ہوئے چنے لے لے یا یہیں سے لیتا جائے کہ بعض مرتبہ اتنا موقع نہیں ملتا کہ دوسرے وقت کے لیے کھانا پکایا جائے ایسے وقت کام دیں گے۔ گھی حسبِ حیثیت زیادہ لے کہ بدوؤں کو زیادہ گھی دینا پڑتا ہے اور زیادہ گھی سے وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔ مسور کی دال ضرور لے کہ جد گلتی ہے اور بعض دفعہ ایسی ہی موقع ہوتا ہے کہ جد کھانا تیار ہو جائے۔

(۲۱) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکرِ الہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے، غضب سے بچے، لوگوں کی بات برداشت کرے، اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ دے، بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

① فتاویٰ عالمگیری میں ہے مُرتد کا ذبیحہ مُردار ہے اگرچہ بسمِ اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۵) اور اگر مسلمان کا ذبح کر دہ گوشت ذبح سے لیکر کھانے تک ایک لمحے کیلئے بھی مسلمان کی نظر سے اوجھل ہو کر اگر مُرتد یا غیر کتابی کافر کے قبضے میں گیا تو اس کا کھانا بھی ناجائز ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عیدہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں ”اگر وقتِ ذبح سے وقتِ خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی گمرانی میں رہے، بیچ میں کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو اور یوں اطمینان کافی حاصل ہو کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے، تو اس کا خریدنا، جانا اور کھانا حلال ہوگا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۸۲)

(۲۲) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جا رہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَغْثَاءِ السَّفَرِ وَكَثَابَةِ الْمُتَقَلِّبِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ.
واپسی تک مال و مال و عیال محفوظ رہیں گے۔

(۲۳) اسی وقت آیہ الکرسی اور قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكَافِرُونَ سے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک تَبُث کے سوا پانچ

سورتیں سب مع بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے، راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

(۲۴) نیز اس وقت ﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأٰذِكَ إِلَىٰ مَعَادٍ﴾^(۱) ایک بار پڑھ لے، بالآخر

واپس آئیگا۔

(۲۵) ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو، بسم اللہ تین بار کہے پھر اللہ اکبر اور آلِ حَمْدِ لِلّٰہ اور سُبْحَنَ اللّٰہ ہر ایک

تین تین بار، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ایک بار پھر کہے:

﴿سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَأَنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝﴾^(۲) اُس کے شر

سے بچے۔

(۲۶) جب دریا میں سوار ہو یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَهآ ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ

جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمُوتُ مَطْوِيَّتُ بِيَمِينِهِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝﴾^(۳) ڈوبنے سے محفوظ

رہے گا۔

① ... پ ۲۰، القصص: ۸۵.

ترجمہ بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی جگہ کی طرف واپس کرنے والا ہے۔ ۱۲

② ... پ ۲۵، الزخرف: ۱۳-۱۴.

ترجمہ پاک ہے وہ جس نے ہمارے لیے اسے سُخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ۱۳

③ اس دعا میں پہلی آیت سورہ حمد (آیت ۳۱) کی ہے، جب کہ دوسری آیت سورہ زمر (آیت ۶۷) کی ہے۔

ترجمہ اللہ (عزوجل) کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور انھوں نے اللہ (عزوجل) کی قدر

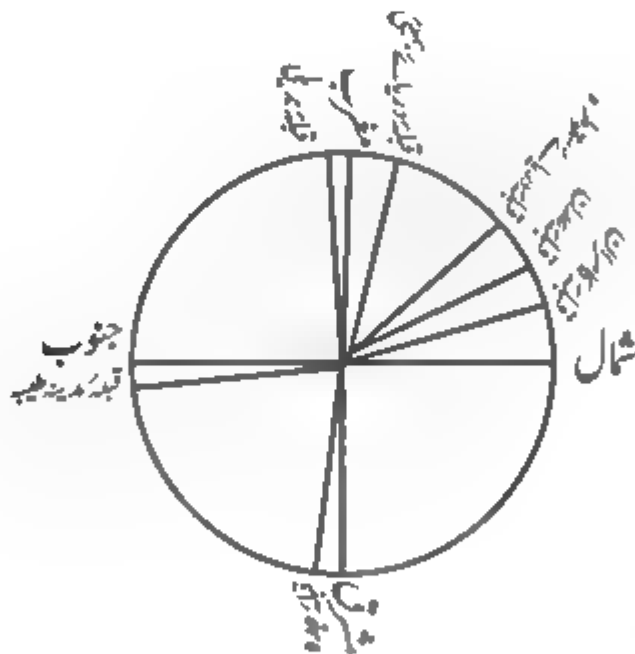
جیسی چاہیے نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی ٹٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں، پاک اور برتر ہے اُس سے جسے

اُس کا شریک بتاتے ہیں۔ ۱۴

(۲۷) جہاز پر سوار ہونے میں کوشش کرے کہ پہلے سوار ہو جائے کیونکہ جو پہلے پہنچ گیا اچھی اور کشادہ جگہ لے سکتا ہے اور جو جگہ یہ لے گا پھر اس کو کوئی ہٹانہ سکے گا اور اترنے میں جلدی نہ کرے کہ اس میں بعض مرتبہ کوئی سامان رہ جاتا ہے۔

(۲۸) تیسرے درجہ میں سفر کرنے والا جہاز پر بچھانے کو چٹائی ضرور لے لے ورنہ بستر اکثر خراب ہو جاتا ہے۔ چند امرا ہی ہوں تو بعض نیچے کے کمرہ میں جگہ لیں اور بعض اوپر کے، کہ اگر گرمی معلوم ہوئی تو نیچے والے اوپر کے درجہ میں آکر بیٹھ سکیں گے اور سردی معلوم ہوئی تو یہ ان کے پاس چلے جائیں گے۔

(۲۹) جب بمبئی سے روانہ ہوں گے قبلہ کی سمت بدلتی رہے گی اس کے لیے ایک نقشہ دیا جاتا ہے، اس سے سمت قبلہ معلوم کر سکو گے۔ قطب نما پاس رکھا جائے، جدھر وہ قطب بتائے اسی طرف اس دائرہ کا خط شمال کر دیا جائے پھر جس سمت کو قبلہ لکھا ہے اُس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔



(۳۰) جدہ میں جہاز کنہ رہ پر نہیں کھڑا ہوتا جیسے بمبئی میں گودی بنی ہے وہاں نہیں ہے بلکہ وہاں کشتیوں پر سوار ہو کر کنارے پہنچتے ہیں، یہ بات ضرور خیال میں رکھے کہ جس کشتی میں اپنا سامان ہو اُسی میں خود بھی بیٹھے اگر ایسا نہ کیا بلکہ سامان کسی میں اُترا اور اپنے آپ دوسری پر بیٹھا تو سامان ضائع ہو جانے کا خوف ہے یا کم از کم تلاش کرنے میں دقت ہوگی، کشتی والے بطور انعام کچھ مانگتے ہیں انھیں دیدیا جائے۔

(۳۱) اب یہاں سے سامان کی حفاظت میں پوری کوشش کرے، ہر کام میں نہایت چستی و ہوشیاری رکھے۔ کشتی سے

اُترنے کے بعد چوگی خانہ میں جسے حُرک کہتے ہیں سامان کی تفتیش ہوتی ہے اس میں فقط یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز تجارت کی غرض سے تو نہیں لایا ہے۔ اگر تجارتی سامان پائیں گے اُس کی چوگی لیں گے اور تجارتی سامان نہ ہو تو چاہے کتنی ہی کھانے پینے اور دیگر ضرورت کی چیزیں ہوں اُن سے کچھ تعرض^(۱) نہ کریں گے۔

(۳۲) مکہ معظمہ میں جتنے معلم ہیں اُن سب کے جدہ میں وکیل رہتے ہیں جب تم کشتی سے اُتر دو گے پھانک پر حکومت کا آدمی ہوگا کشتی کا کرایہ جو مقرر ہے وصول کر لے گا اور وہ تم سے پوچھے گا معلم کون ہے جس معلم کا نام لو گے اس کا وکیل تمہیں اپنے ساتھ لے گا اور وہ تمہارے سامان کو اٹھوا کر اپنے یہاں یا کسی کرایہ کے مکان میں لے جائے گا اس وقت تمہیں چاہیے کہ اپنے سامان کے ساتھ خود جاؤ اور اگر تم کئی شخص ہو اور سامان زیادہ ہے تو بعض یہاں سامان کی نگرانی کریں بعض سامان کی گاڑی کے ساتھ جائیں۔ اس لیے کہ بعض مرتبہ سامان گاڑی سے گر جاتا ہے اور گاڑی والے خیال بھی نہیں کرتے اس میں ان کا کیا نقصان ہے کوئی ضرورت کی چیز گر گئی تو تمہیں کو تکلیف ہوگی۔

(۳۳) جدہ میں پانی اکثر اچھا نہیں ملتا کچھ خفیف کھاری ہوتا ہے، پانی خرید دو تو پکھ لیا کرو۔

(۳۴) مکہ معظمہ کے لیے اونٹ کا کرایہ کرنا اُسی وکیل کا کام ہے اور اُس زمانہ میں حکومت کی طرف سے کرایہ مقرر ہو جاتا ہے جس سے کسی بیشی نہیں ہوتی۔ شہد ف، شہری جس کی تمہیں خواہش ہو اُس کے موافق وکیل اونٹ کرایہ کر دے گا اور کرایہ پیشگی ادا کرنا ہوگا اور اُسی اونٹ کے کرایہ میں دریا کے کنارے سے مکان تک اسباب لانے کی مزدوری اور مکان کا کرایہ اور وکیل کا محنتانہ سب کچھ جوڑ لیا جاتا ہے تمہیں کسی چیز کے دینے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر تم بیدل جانا چاہو گے تو یہ تمام مصارف تم سے وکیل وصول کرے گا۔

(۳۵) شہری کی پوری قیمت لے لی جاتی ہے۔ اب وہ تمہاری ہوگئی مکہ معظمہ پہنچ کر جو چاہو کرو اگر وہ مضبوط ہے تو مدینہ طیبہ کے سفر میں بھی کام دے گی۔ شہد ف کا کرایہ لیا جاتا ہے کہ مکہ معظمہ پہنچ کر اب تمہیں اس سے سروکار نہیں ہاں اگر تم چاہو تو جدہ میں شہد ف خرید بھی سکتے ہو جو پورے سفر میں تمہیں کام دے گا پھر جدہ پہنچ کر تھوڑے داموں پر فروخت بھی ہو سکتا ہے۔ شہد ف میں زیادہ آرام ہے کہ آدمی سو بھی سکتا ہے اور شہری میں بیٹھا رہنا پڑتا ہے مگر اس میں سامان زیادہ رکھا جاسکتا ہے اور شہد ف میں بہت کم۔

(۳۶) اگر اسباب زیادہ ہو تو مکہ معظمہ تک اس کے لیے الگ اونٹ کر لو اور جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوں چاہو تو

۱۔ یہ اس زمانہ میں تھا اب اس زمانہ حکومت نجدیہ میں ایسا نہیں۔ ۱۲

یہیں جدہ ہی میں وکیل کے سپرد کر دو جب تم آؤ گے وکیل وہ چیز تمہارے حوالہ کر دے گا اور اس کا کرایہ مثلاً فی بوری یا فی صندوق آٹھ آنے یا کم و بیش کے حساب سے لے لے گا اگرچہ تمہاری واپسی چار پانچ مہینے کے بعد ہو۔

(۳۷) اگر جہاز کا ٹکٹ واپسی کا ہے تو اُسے با احتیاط رکھو اور اُس کا نمبر بھی لکھ لو کہ شاید ٹکٹ ضائع ہو جائے تو نمبر سے کام چل جائے گا اگرچہ دقت ہوگی اور تم کو اطمینان ہو تو ٹکٹ وکیل کے پاس رکھ سکتے ہو۔

(۳۸) کرایہ کے اونٹ وغیرہ پر جو کچھ بار کرو اُس کے مالک کو دکھا لو اور اس سے زیادہ ہے اس کی اجازت کے کچھ نہ رکھو۔

(۳۹) جانور کے ساتھ نرمی کرو، طاقت سے زیادہ کام نہ لو، بے سبب نہ مارو، نہ کبھی مونہ پر مارو، حتی الوسع اس پر نہ سوؤ

کہ سوتے کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے کسی سے بات وغیرہ کرنے کو کچھ دیر ٹھہرنا ہو تو اُتر لو اگر ممکن ہو۔

(۴۰) صبح و شام اُتر کر کچھ دُور پیادہ چل لینے میں دینی و دنیوی بہت فائدے ہیں۔

(۴۱) بد دُوں اور سب عربوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل کرے اس پر

شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خصوصاً اہل حرمین، خصوصاً اہل مدینہ، اہل عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دس میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

اے کہ جمال عیب خو بہشتیہ طعنہ ہو عیب دیگران مکنید^(۱)

(۴۲) جو عربی نہیں جانتا اُسے بعض ٹیڈ ٹو جمال وغیرہم گالیاں بلکہ مغلظات تک دیتے ہیں ایب اتحاق ہو تو ٹیڈ

کو محض ناشنیدہ^(۲) کر دیا جائے اور قلب پر بھی میل نہ لایا جائے۔ یو ہیں عوام اہل مکہ کہ سخت ٹو وٹھ مزاج ہیں اُن کی سختی پر نرمی لازم ہے۔

(۴۳) جیل یعنی اونٹ والوں کو یہاں کے سے کرایہ والے نہ سمجھ بلکہ اپنا مخدوم جانے اور کھانے پینے میں اُن سے

نخل نہ کرے کہ وہ ایسوں ہی سے ناراض ہوتے ہیں اور تھوڑی بات میں بہت خوش ہو جاتے ہیں اور امید سے زیادہ کام آتے ہیں۔

(۴۴) قبول حج کے لیے تین شرطیں ہیں:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لَا رَفْتَ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجِّ ﴾^(۳)

① یعنی جو شخص اپنا عیب اٹھائے ہے، وہ دوسروں کے عیب پر طعنہ نہ دے۔

② یعنی سنی کو ان سنی

③ پ ۲، البقرة: ۱۹۷۔

”جج میں نہ بخش بات ہو، نہ ہماری نافرمانی، نہ کسی سے جھگڑا لڑائی۔“

تو ان باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غصہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لا حول شریف پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو یا اس کے رُفقا (۱) ہی کے ساتھ جدال بلکہ بعض اوقات امتحانِ راہِ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ سب و شتم و لعن و طعن کو تیار ہوتے ہیں، اسے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، مبادا (۲) ایک دو کلمے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔

(۳۵) کمزور اور عورتوں کو اونٹ پر چڑھنے کے لیے ایک سیڑھی جدہ میں لے لی جائے تو چڑھنے اُترنے میں آسانی ہوگی۔ جدہ سے مکہ معظمہ دو دن کا راستہ ہے صرف ایک منزل راستہ میں پڑتی ہے جس کو بحرہ کہتے ہیں، اب جب یہاں سے روانہ ہو تو ان تمام باتوں پر لحاظ رکھو جو لکھی جا چکی ہیں اور جو آئندہ بیان ہوں گی۔

(۳۶) اونٹ پر عموماً دو شخص سوار ہوتے ہیں۔ شتد ف اور شبری میں دونوں طرف بوجھ برابر رہنا ضرور ہے اگر ایک جانب کا آدی ہلکا ہو تو اُدھر اسباب رکھ کر وزن برابر کر لیں۔ یوں بھی وزن برابر نہ ہو تو ہلکا آدی اپنے شتد ف یا شبری میں کنارہ بیرونی سے قریب ہو جائے اور بھاری آدی اونٹ کی پیٹھ سے نزدیک ہو جائے۔

(۳۷) بعض مرتبہ کسی جانب کا پلہ جھک جاتا ہے اس کا خیال رکھو جب ایسا ہو تو فوراً اس طرح بیٹھ جاؤ کہ درست ہو جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اونٹ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور شبری ہو تو گرنے کا قوی اندیشہ ہے۔ اس کے درست کرنے کو اونٹ والا میزان میزان کہہ کر تمہیں متنبہ کرے گا۔ تمہیں چاہیے کہ فوراً درست کر لو ورنہ اونٹ والا ناراض ہوگا۔

(۳۸) راہ میں کہیں چڑھائی آتی ہے کہیں اُتار، جب چڑھائی ہو خوب آگے اونٹ کی گردن کے قریب دونوں آدی ہو جائیں اور جب اُتار ہو خوب پیچھے ذم کے نزدیک ہو جائیں۔ جب راہ ہموار آئے پھر بیچ میں ہو جائیں یہ نشیب و فراز کبھی آدی کے سوتے میں آتے ہیں یا اُسے اس طرف التفات نہیں ہوتا، اس وقت جمال جگاتا اور متنبہ کرتا ہے اول اول یا کدّ ام کدّ ام کہے تو آگے کو سرک کر بیٹھ جاؤ اور اگر وراء وراء کہے تو پیچھے ہٹ جاؤ، اور بعض بدو ایک آدھ لفظ ہندی سیکھے ہوئے فیشو فیشو کہتے ہیں یعنی پیچھے پیچھے اور کبھی غلطی سے آگے کہنا ہوتا ہے اور فیشو کہتے ہیں۔ دیکھ کر صحیح بات پر فوراً عمل کیا جائے اور اُس جگانے پر ناراض نہ ہونا چاہیے کہ ایسا نہ ہو تو معاذ اللہ گر جانے کا احتمال ہے۔

① ... رفیق کی جمع۔ ساتھی۔ دوست۔

② ... یعنی ایسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔

(۴۹) جب منزل پر پہنچو تو اترنے میں تاخیر مت کرو کہ دیر کرنے میں اونٹ والے ناراض ہوتے اور پریشان کرتے ہیں اور روانگی کے وقت بالکل تیار رہو۔ تمام ضروریات سے پہلے ہی فارغ ہولو۔

(۵۰) اترنے اور چڑھنے کے وقت خصوصیت کے ساتھ بہت ہوشیاری اور دیکھ بھل کی ضرورت ہے کہ ان دو وقتوں میں سامان کے ضائع ہونے اور چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس وقت بعض دفعہ چور بھی آ جاتے ہیں جن کو وہاں کی زبان میں حرامی کہتے ہیں۔

(۵۱) منزلوں پر سودا بیچنے والے اور پانی لے کر بکثرت بدو آ جاتے ہیں ان سے بھی احتیاط رکھو کہ بعض اُن میں کے موقع پا کر کوئی چیز اٹھا لے جاتے ہیں۔

(۵۲) جس منزل میں اترے، وہاں یہ دعا پڑھ لے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اللَّهُمَّ أَعْطِنَا خَيْرَ هَذَا الْمَنْزِلِ وَخَيْرَ مَا فِيهِ وَآخِرُنَا شَرَّ هَذَا الْمَنْزِلِ وَشَرَّ مَا فِيهِ اللَّهُمَّ أَنْزِلْنِي مَنْزِلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ^ط (۱) ہر نقصان سے بچے گا اور بہتر یہ ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔

(۵۳) منزل میں راستہ سے بچ کر اترے کہ وہاں سانپ وغیرہ موزیوں کا گزر ہوتا ہے۔

(۵۴) جب منزل سے کوچ کرے دو رکعت نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ حدیث میں ہے، ”روزِ قیامت وہ منزل اُس کے حق میں اس امر کی گواہی دے گی۔“ (۲)

نیز انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتے دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں سے رخصت ہوتے۔“ (۳)

(۵۵) راستہ پر پیشاب وغیرہ باعثِ لعنت ہے۔

(۵۶) منزل میں متفرق ہو کر نہ اتریں بلکہ ایک جگہ رہیں۔

(۵۷) اکثر رات کو قافہ چلتا رہتا ہے اس حالت میں اگر سوؤ تو غافل ہو کر نہ سوؤ، بلکہ بہتر یہ ہے کہ دونوں آدمیوں

۱ ترجمہ اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ، نگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا الہی تو ہم کو اس منزل کی خیر عطا کر اور اس کی خیر جو کچھ اس میں ہے اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے ہمیں بچا۔ الہی تو ہم کو برکت والی منزل میں اتار اور تو بہتر اتارنے والا ہے۔ ۱۲۔

۲ ”المستدرک“، کتاب المسامک، کان لایبرل مر لا لا ودعہ بر کعتین، الحدیث ۱۶۷۷، ح ۲، ص ۹۲۔

میں جو ایک اونٹ پر سوار ہیں باری باری سے ایک سوئے ایک جاگتا رہے کہ ایسے وقت کہ دونوں قافل سو جائیں بعض مرتبہ چوری ہو جاتی ہے۔ شہری کے نیچے سے چور بوری کاٹ لے جاتے ہیں اور شہر ف بھی بغل کی جانب سے چاک کر کے مال نکال لے جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہر موقع اور ہر محل پر ہوشیاری رکھو اور اللہ عزوجل پر اعتماد، پھر انشاء اللہ العزیز الجلیل نہایت امن وامان کے ساتھ رہو گے۔

(۵۸) راستہ میں قضاے حاجت کے لیے دُور نہ جاؤ کہ خطرہ سے خالی نہیں اور ایک چھتری اپنے ساتھ ضرور رکھو اگرچہ سردی کا زمانہ ہو کہ قضاے حاجت کے وقت اس سے فی الجملہ پردہ ہو جائے گا اور بہتر یہ کہ تین چار لکڑیاں جن کے نیچے لوہا لگا ہوا اور ایک موٹی بڑی چادر ساتھ رکھو کہ منزل پر لکڑیاں گاڑ کر چادر سے گھیر دو گے تو نہایت پردہ کے ساتھ رفع ضرورت کر سکو گے اور عورتیں ساتھ ہوں تو ایسا انتظام ضرور ہے کہ خوف کی وجہ سے وہ دُور نہ جاسکیں گی اور نزدیک میں سخت بے پردگی ہوگی۔

(۵۹) مکہ معظمہ سے جب مدینہ طیبہ کے لیے اونٹ کرایہ کریں تو ایک معلم کے جتنے حجاج ہیں وہ سب متفق ہو کر یہ شرط کر لیں کہ نماز کے اوقات میں قافلہ ٹھہرانا ہوگا، اس صورت میں نماز جماعت کے ساتھ بآسانی ادا کر سکیں گے کہ جب یہ شرط ہوگی تو اونٹ والوں کو وقت نماز میں قافلہ روکنا پڑے گا اور اگر کسی وجہ سے نہ روک سکیں گے تو چند بدو حجاج کی حفاظت کریں گے کہ یہ باطمینان نماز ادا کر لیں پھر وہ اونٹ تک پہنچا دیں گے۔

اور اگر شرط نہ کی تو صرف مغرب کے لیے قافلہ روکیں گے باقی نمازوں کے لیے نہیں اور اس صورت میں یہ کرے کہ نماز پڑھنے کے وقت اونٹ سے کچھ آگے نکل جائے اور نماز ادا کر کے پھر شامل ہو جائے اور قافلہ سے دُور نہ ہو کہ اکثر خطرہ ہوتا ہے اور بعض مرتبہ ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ سنت یا فرض پڑھنے تک قافلہ سب آگے نکل گیا تو باقی کے لیے پھر آگے بڑھ جائے ورنہ قافلہ سے زیادہ فاصلہ ہو جائے گا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فرض و وتر اور صبح کی سنت سواری پر جائز نہیں۔ اُن کو اتر کر پڑھے باقی سنتیں یا نفل اونٹ کی پیٹھ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ: خبردار! خبردار! نماز ہرگز نہ ترک کرنا کہ یہ ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حاست میں اور سخت ترکہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انھیں کی نافرمانی کرتے چلو، تو بتاؤ کہ تم نے اُن کو راضی کیا یا ناراض۔ میں نے خود بہت سے حجاج کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے، تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرع مظہر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔

(۶۰) سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث مجبوری ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لیے لازم

ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کر لے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشاء بھی انھیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشاء کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کر لے کہ ان کو عصر و عشاء کے ساتھ پڑھوں گا۔

(۶۱) جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ اَلْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيْطٰنِ وَمَا اَصْلَلْنَ وَرَبَّ اَلْاَرْيَاحِ وَمَا ذَرَيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. (۱) یا صرف پچھلی دعا پڑھے، ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

(۶۲) جس شہر میں جائے وہاں کے سنی عالموں اور باشرع فقیروں کے پاس ادب سے حاضر ہو، مزارات کی زیارت کرے، فضول سیر و تماشاے میں وقت نہ کھوئے۔

(۶۳) جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز نہ دے باہر آنے کا انتظار کرے، اُس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے، بے اجازت لیے مسئلہ نہ پوچھے، اُس کی کوئی بات اپنی نظر میں خلاف شرع معلوم ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے مگر یہ سنی عالم کے لیے ہے، بد مذہب کے سایہ سے بھاگے۔

(۶۴) ذکرِ خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ شعر و لغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔

(۶۵) رات کو زیادہ چلے کہ سفر جلد طے ہوتا ہے۔

(۶۶) ہر سفر خصوصاً سفرِ حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہے۔

(۶۷) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے:

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ (۲) اے اللہ (عزوجل) کے نیک بندو! میری مدد کرو۔

① ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! ساتوں آسمانوں کے رب اور ان کے جن کو آسمانوں نے سایہ کیا اور ساتوں زمینوں کے رب اور ان کے جن کو زمینوں نے اٹھایا اور شیطانوں کے رب اور ان کے جن کو انھوں نے گمراہ کیا اور ہواؤں کے رب اور اُن کے جن کو ہواؤں نے اُڑایا۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم تجھ سے اس بستی کی اور بستی والوں کی اور جو کچھ اس میں ہے اُن کی بھلائی کا سوال کرتے اور اس بستی کے اور بستی والوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲

② بطور: ”مجمع الرواۃ“، کتاب الادکار، الحدیث: ۱۷۱۰۳، ۱۷۱۰۴، ص ۱۸۸، ج ۱۰

غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

(۶۸) جب سواری کا جانور بھاگ جائے اور پکڑ نہ سکو یہی پڑھو فوراً کھڑا ہو جائے گا۔

(۶۹) جب جانور خوشی کرے یہ دعا پڑھے:

﴿اَلْفَغِيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَآ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (۱)

(۷۰) يَا ضَمْدُ ۱۳۳ بار روز پڑھے، بھوک پیاس سے بچے گا۔

(۷۱) اگر دشمن یا رهنما کا ڈر ہو لال ف پڑھے، ہر بلا سے امان ہے۔

(۷۲) جب رات کی تاریکی پریشان کرنے والی آئے، یہ دعا پڑھے:

يَا اَرْضُ! رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِىْكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِىْكَ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ مَسَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ الْوَالِدِ وَمَا وَلَدَ. (۲)

(۷۳) جب کہیں دشمنوں سے خوف ہو، یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (۳)

(۷۴) جب غم و پریشانی لاحق ہو، یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

①۔۔۔ ب ۳، آل عمران: ۸۳۔

ترجمہ کیا اللہ (عزوجل) کے دین کے سوا کچھ اور تلاش کرتے ہیں اور اسی کے فرماں بردار ہیں، خوشی اور ناخوشی سے وہ جو سماں اور زمین میں ہیں اور اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔ ۱۲۔

② ترجمہ اے زمین میرا اور تیرا پروردگار، اللہ (عزوجل) ہے، اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی اور جو تجھ پر چلی اور اللہ (عزوجل) کی پناہ شیر اور کالے اور سانپ اور بچھو اور اس شہر کے بسنے والے سے اور شیطان اور اس کی ولاد سے۔ ۱۲۔

③ ترجمہ اے اللہ! (عزوجل) میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور ان کی بُرائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۲۔

وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ . (۱) اور ایسے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کی کثرت کرے۔

(۷۵) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ O اِجْمَعُ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي (۲) انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے گی۔

(۷۶) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے سبحان اللہ۔

(۷۷) سوتے وقت ایک بار آیہ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(۷۸) نمازیں دونوں سرکاروں میں وقت شروع ہوتے ہی ہوتی ہیں، معا شروع وقت پر فوراً اذان اور تھوڑی دیر بعد تکبیر و جمع ہو جاتی ہے، جو شخص کچھ فاصلہ پر ٹھہرا ہوا تھی گنجائش نہیں پاتا کہ اذان سن کر وضو کرے پھر حاضر ہو کر جماعت یا پہلی رکعت مل سکے اور وہاں کی بڑی برکت یہی طواف و زیارت اور نمازوں کی تکبیر اول ہے۔ لہذا اوقات پہچان رکھیں، اذان سے پہلے وضو طیار رہے، اذان سنتے ہی فوراً چل دیں تو تکبیر اول ملے گی اور اگر صرف اول چاہیں، جس کا ثواب بے نہایت ہے جب تو اذان سے پہلے حاضر ہو جانا لازم ہے۔

(۷۹) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے، جو یہاں تک بیان ہوئے۔

(۸۰) مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر اطلاع دیدے، بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

(۸۱) لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

(۸۲) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔

(۸۳) دو رکعت گھر میں آکر پڑھے پھر سب سے بکشادہ پیشانی ملے۔

① ترجمہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا، حلم والا ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ

(عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے۔ ۱۲

② ترجمہ اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں، بے شک اللہ (عزوجل) وعدہ کا خلاف نہیں کرتا، میرے اور میری گئی

چیز کے درمیان جمع کر دے۔ ۱۳

(۸۴) عزیزوں دوستوں کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لیے کرے۔^(۱)

میقات کا بیان

میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔^(۲) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱: میقات پانچ ہیں:

① ذوالحلیفہ: یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے۔ اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیار علی ہے۔ ہندوستانی یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

② ذات عرق: یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

③ جحفہ: یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ رہی، صرف بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جانے والے اب کم ہوں گے، لہذا اہل شام رابغ سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابغ کے قریب ہے۔

④ ثمر: یہ نجد^(۳) والوں کی میقات ہے، یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

⑤ یلملم: اہل یمن کے لیے۔

مسئلہ ۲: یہ میقاتیں اُن کے لیے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اُس کے لیے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذی آئے اس وقت احرام باندھ لے، مثلاً ہندیوں کی میقات کو یلملم کی محاذات ہے اور محاذات میں آنا اُسے خود معلوم نہ ہو تو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری کرے اگر کسی طرح محاذات کا علم نہ ہو تو مکہ معظمہ جب دو منزل باقی رہے

① انظر "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۹ ص ۷۲۶-۷۳۱، وغیرہ۔

② "الہدایۃ"، کتاب الحج، ج ۱، ص ۱۳۳-۱۳۴، وغیرہ۔

③ یعنی موجودہ ریاض۔

احرام باندھ لے۔^(۱) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جو شخص دو میقاتوں سے گزرا، مثلاً شامی کہ مدینہ منورہ کی راہ سے ذوالحلیفہ آیا اور وہاں سے جمعہ کو تو افضل یہ ہے کہ پہلی میقات پر احرام باندھے اور دوسری پر باندھا جب بھی حرج نہیں۔ یوں اگر میقات سے نہ گزرا اور محاذات میں دو میقاتیں پڑتی ہیں تو جس میقات کی محاذ اذ پہلے ہو، وہاں احرام باندھنا افضل ہے۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہے تو اسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکہ معظمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتا ہے، لہذا جو شخص حرم میں بغیر احرام جانا چاہتا ہے وہ یہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اس کا ارادہ پہلے مثلاً جدہ جانے کا ہو۔ نیز مکہ معظمہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے نہ جاتا ہو، مثلاً تجارت کے لیے جدہ جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جانے کا ارادہ ہے اور اگر پہلے ہی سے مکہ معظمہ کا ارادہ ہے تو اب بغیر احرام نہیں جاسکتا۔ جو شخص دوسرے کی طرف سے حج بدل کو جاتا ہو اسے یہ حیلہ جائز نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میقات سے پیشتر احرام باندھنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں ہو اور سوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں ان کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرون حرم ہے، حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو بغیر احرام مکہ معظمہ جاسکتے ہیں۔^(۵) (عامہ کتب)

مسئلہ ۷: حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں اور عمرہ کا بیرون حرم سے اور بہتر یہ کہ تعمیم سے ہو۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: مکہ والے اگر کسی کام سے بیرون حرم جائیں تو انھیں واپسی کے لیے احرام کی حاجت نہیں اور میقات سے

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساس، الباب الثانی فی المواقیت، ح ۱، ص ۲۲۱.

② "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ح ۳، ص ۵۴۸-۵۵۱.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ" المرجع السابق و "الدرالمختار" کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ح ۳، ص ۵۵۰.

④ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ح ۳، ص ۵۵۲.

⑤ المرجع السابق.

⑥ "الہدایۃ"، کتاب الحج، ج ۱، ص ۱۳۴، وغیرہ.

⑦ "الدرالمختار" کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ح ۳، ص ۵۵۴. وغیرہ.

باہر جائیں تو اب بغیر احرام واپس آنا انھیں جائز نہیں۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)

احرام کا بیان

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ ۖ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْتَ وَلَا فُسُوقَ ۖ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۚ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۚ وَتَرَوْذُوا فَإِنْ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُوا بِأُولَىٰ إِلَٰهَابِكُمْ ۖ﴾^(۲)

”حج کے چند مہینے معلوم ہیں، جس نے اُن میں حج (اپنے اوپر) لازم کیا (احرام باندھا) تو نہ فحش ہے، نہ فسق، نہ جھگڑنا حج میں اور جو کچھ بھلائی کرو اللہ (عزوجل) اسے جانتا ہے اور توشہ لو، بے شک سب سے اچھا توشہ تقویٰ ہے اور مجھی سے ڈرو، اسے عقل والو!۔“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آذِنُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَنْتَفِعُونَ بِفَصْلٍ مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ﴾^(۳)

”اے ایمان والو! عقود پورے کرو، تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کیے گئے، سوا اُن کے جن کا تم پر بیان ہوگا مگر حرام احرام میں شکار کا قصد نہ کرو، بیشک اللہ (عزوجل) جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) کے شعائر اور ماہِ حرام اور حرم کی قربانی اور جن جانوروں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے (قربانی کی علامت کے لیے) اُن کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ اُن لوگوں کی جو خانہ کعبہ کا قصد اپنے رب کے فضل اور رضا طلب کرنے کے لیے کرتے ہیں اور جب احرام کھولو، اُس وقت شکار کر سکتے ہو۔“

حدیث: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام کے لیے

① "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الماسک، الباب الثانی فی المواقیت، ج ۱، ص ۲۲۱.

② "دسمختار"، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج ۳، ص ۵۵۴.

③ پ ۲، البقرة: ۱۹۷.

④ پ ۶، المائدة: ۲-۱.

احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لیے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں مشک تھی، اُس کی چمک حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔^(۱)

حدیث ۲: ابو داؤد زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔^(۲)

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ حج کو نکلے، اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بند کرتے۔^(۳)

حدیث ۴: ترمذی وابن ماجہ و بیہقی کھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو دہنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔“^(۴)

حدیث ۵ و ۶: ابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان و حاکم زید بن خالد جہنی سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”جبریل نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرمادیجیے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے۔“^(۵) اسی کے مثل سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۷: طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اُسے بشارت دی جاتی ہے، عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں۔^(۶)

حدیث ۸: امام احمد وابن ماجہ جابر بن عبد اللہ اور طبرانی و بیہقی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اُس کے گنہ غائب ہو

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب الطیب، قبیل الاحرام فی البدن (بخاری، الحدیث: ۲۸۲۶، ۲۸۳۹، ۲۸۴۱، ص ۸۷۱)۔

② ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی الاعتصام عند الاحرام، الحدیث: ۸۳۰، ص ۱۷۳۰۔

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جوار التمتع فی الحج و القران، الحدیث: ۳۰۲۳، ص ۸۸۶۔

④ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فصل التلبیة و البحر، الحدیث: ۸۲۸، ص ۱۷۲۹۔

⑤ ”مس ابن ماجہ“، أبواب المسائل، باب رفع الصوت بالتلبیة، الحدیث: ۲۹۲۳، ص ۲۶۵۳۔

⑥ ”المعجم الاوسط“، باب المیم، الحدیث: ۷۷۷۹، ج ۵، ص ۴۱۰۔

جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اُس دن کہ پیدا ہوا۔“ (1)

حدیث ۹: ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا: ”بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔“ (2)

حدیث ۱۰: امام شافعی خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ (عزوجل) سے اُس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (3)

حدیث ۱۱: ابوداؤد وابن ماجہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے یا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ (4)

(احرام کے احکام)

① یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ہندیوں کے لیے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کو وہ یتیم کی محذات ہے۔ یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے، جب جدہ دو تین منزل رہ جاتا ہے جہاز والے اطلاع دیدیتے ہیں، پہلے سے احرام کا سامان طیارہ رکھیں۔

② جب وہ جگہ قریب آئے، مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب منل کر نہائیں، نہ نہائیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہو گیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی ضرور کرے تو اُس کی جگہ یتیم نہیں، ہاں اگر نماز احرام کے لیے یتیم کرے تو ہو سکتا ہے۔

③ مرد چاہیں تو سر مونڈ لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کر کے خوشبودار تیل ڈالیں۔

④ غسل سے پہلے ناخن کتریں، خط بنوائیں، مونے بغل و زیر ناف دُور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ ڈھیلا لیتے وقت بالوں کے ٹوٹنے اکھڑنے کا قصہ نہ رہے۔

① ”مس ابن ماجہ“، أبواب المسامك، باب الطلال للمحرم، الحديث ۲۹۲۵، ص ۲۶۵۳.

② ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ما جاء في فصل التلبية و البحر، الحديث ۸۲۷، ص ۱۷۲۹.

③ ”المسند“ للإمام الشافعي، كتاب المسامك، ص ۱۲۳.

④ ”مس أبي داود“، كتاب المسامك، باب في المواقيت، الحديث ۱۷۴۱، ص ۱۳۵۲.

⑤ بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے، اگر خوشبو ایسی ہے کہ اُس کا جرم^(۱) باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔

⑥ مرد سارے کپڑے اور موزے اتار دیں ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا پہنا جس سے سارا ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے۔ بعض عوام یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر دائیں بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں موٹدھے پر ڈال دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے، بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا طواف کے وقت ہے اور طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں موٹدھے اور پیٹھ اور سینہ سب چھپا رہے۔

⑦ جب وہ جگہ آئے اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت بہ نیت احرام پڑھیں، پہلی میں ذبح کے بعد قُلْ يٰٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔

⑧ حج تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ زاج کرے، اُسے افراد کہتے ہیں اور حاجی کو مفرد۔ اس میں بعد سلام یوں کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوِیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔^(۲) دوسرا یہ کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے، مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے اسے تمتع کہتے ہیں اور حاجی کو تمتع۔ اس میں یہاں بعد سلام یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوِیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِہَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے اسے قرآن کہتے ہیں اور حاجی کو قارن۔ اس میں بعد سلام یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوِیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک باوازا کہے لبیک یہ ہے:

① جرم: یعنی نہ۔

② ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اُسے تو میرے لیے میسر کر اور اُسے مجھ سے قبول کر، میں نے حج کی نیت کی در خاص اللہ (عزوجل) کے لیے میں نے احرام باندھا (بعد والی دونوں نیتوں کا بھی ترجمہ یہی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ حج کی جگہ دوسری میں عمرہ ہے اور تیسری میں حج و عمرہ دونوں) ۱۲۔

لَبَّيْكَ ۞ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۞ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ۞ اِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِعْثَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ ۞ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۞ (۱)

جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہیں وہاں وقف کرے۔ لبیک تین بار کہے اور درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے۔ ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِصَاکَ وَالْحَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ . (۲)

اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اَحْرِمْ لَكَ شَعْرَیْ وَبَشْرَیْ وَعَظْمَیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطَّبِیْبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرُمْتَ عَلَی الْمَحْرُوْمِ اَنْ یَّهْبِیْ بِذَالِکَ وَجْهَکَ الْکَرِیْمَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّهُ بِیْدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ اِلَیْکَ ذَا النُّعْمَاءِ وَالْفَصْلُ الْحَسَنُ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَمَرْهُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصَى لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ مِنْ عَبْدٍ اَبَوَّ اِلَیْکَ . لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَاخَ الْکُرُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنَا عَبْدُکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ اَعِیْنِیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرْضِ الْحَیْجِ وَتَقَبُّلِیْ مِنْیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لَكَ وَامْنُوْا بِوَعْدِکَ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَیْتَهُمْ وَقَبِلْتَهُمْ . (۳)

- ۱۔ ترجمہ میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ (عزوجل)! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بیشک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ ۱۲
- ۲۔ ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! میں تیری رضا اور جنت کا ساکن ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۳
- ۳۔ ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! تیرے لیے احرام باندھ، میرے بال اور بکھرہ نے اور میری ہڈی اور میرے خون نے عورتوں اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جس کو تو نے محرم پر حرام کیا اس سے میں تیرے وجہ کریم کا طالب ہوں، میں تیرے حضور حاضر ہوا اور کل خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور رغبت و عمل صالح تیری طرف ہے، میں تیرے حضور حاضر ہوا اے نعمت اور اچھے فضل والے! میں تیرے حضور حاضر ہوا تیری طرف رغبت کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں، تیرے حضور حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود! بار بار حاضر ہوں حق سمجھ کر عبادت اور بندگی جان کر خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق، لبیک بار بار حاضر ہوں اے بندہ یوں والے! بار بار حاضری ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور، لبیک لبیک اے غنیوں کے دُور کرنے والے! لبیک لبیک میں تیرا بندہ ہوں۔ لبیک لبیک اے گناہوں کے بخشنے والے! لبیک اے اللہ (عزوجل)! حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنہوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدہ پر ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس وفد میں کر دے جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔ ۱۴

اور لبیک کی کثرت کریں، جب شروع کریں تین بار کہیں۔

مسئلہ ۱: لبیک کے الفاظ جو مذکور ہوئے اُن میں کمی نہ کی جائے، زیادہ کر سکتے ہیں بلکہ بہتر ہے مگر زیادتی آخر میں ہو درمیان میں نہ ہو۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۲: جو شخص بلند آواز سے لبیک کہہ رہا ہے تو اُس کو اس حالت میں سلام نہ کیا جائے کہ مکروہ ہے اور اگر کر لیا تو ختم کر کے جواب دے، ہاں اگر جانتا ہو کہ ختم کرنے کے بعد جواب کا موقع نہ ملے گا تو اس وقت جواب دے سکتا ہے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۳: احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحَنَ اللّٰہ، یَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا کوئی اور ذکر الہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ) گوٹکا ہو تو اُسے چاہیے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

مسئلہ ۴: احرام کے لیے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یوہیں تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ ہی نیت بھی ہو یہ بارہا معلوم ہو چکا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہوا اور بہتر یہ کہ زبان سے بھی کہے، مثلاً قرآن میں لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ اور تمتع میں لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ اور افراد میں لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ کہے۔^(۵) (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اُس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ کہ لبیک میں یوں کہے لَبَّيْكَ عَنْ فَلَانٍ یعنی فلاں کی جگہ اُس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۷: سونے والے یا مریض یا بیہوش کی طرف سے کسی اور نے احرام باندھا تو وہ محرم ہو گیا جس کی طرف سے

① "الحوہرة البہرة"، کتاب الحج، ص ۱۹۵.

② "لباب الماسک" و "المسلک المتقسط فی المسلک المتوسط"، (باب الاحرام)، ص ۱۰۲.

③ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الماسک، الباب الثالث فی الاحرام، ح ۱، ص ۲۲۲، وغیرہ

④ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الماسک، الباب الثالث فی الاحرام، ح ۱، ص ۲۲۲.

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، ح ۳، ص ۵۶۰.

⑥ "المسلک المتقسط"، (باب الاحرام)، ص ۱۰۱.

احرام باندھا گیا محرم کے احکام اس پر جاری ہوں گے، کسی ممنوع کار کا ارتکاب کیا تو کفارہ وغیرہ اسی پر لازم آئے گا، اس پر نہیں جس نے اس کی طرف سے احرام باندھ دیا اور احرام باندھنے والا خود بھی محرم ہے اور جرم کیا تو ایک ہی جزا واجب ہوگی دو نہیں کہ اس کا ایک ہی احرام ہے۔ مریض اور سونے والے کی طرف سے احرام باندھنے میں یہ ضرور ہے کہ احرام باندھنے کا انھوں نے حکم دیا ہو اور بیہوش میں اس کی ضرورت نہیں۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: تمام افعال حج ادا کرنے تک بے ہوش رہا اور احرام کے وقت ہوش میں تھا اور اپنے آپ احرام باندھا تھا تو اُس کے ساتھ والے تمام مقامات میں لے جائیں اور اگر احرام کے وقت بھی بے ہوش تھا انھیں لوگوں نے احرام باندھ دیا تھا تو لے جانا بہتر ہے ضرور نہیں۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: احرام کے بعد مجنون ہوا تو حج صحیح ہے اور جرم کرے گا تو جزا لازم۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: نا سمجھ بچہ نے خود احرام باندھا یا افعال حج ادا کیے تو حج نہ ہوا بلکہ اس کا ولی اُس کی طرف سے بجا لائے مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا، اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکان ادا کرے سمجھ وال بچہ خود افعال حج ادا کرے، رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑ دیں تو ان پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ یو ہیں نا سمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچہ نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار، منک)

مسئلہ ۱۱: بچہ کی طرف سے احرام باندھا تو اُس کے سلعے ہوئے کپڑے اتار لینے چاہیے، چادر اور تہبند پہنائیں اور اُن ترم باتوں سے بچائیں جو محرم کے لیے ناجائز ہیں اور حج کو فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ بچہ سمجھ وال ہو۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بیک کہتے وقت نیت قرآن کی ہے تو قرآن ہے اور افراد کی ہے تو افراد، اگرچہ زبان سے نہ کہہ ہو۔ حج کے

① "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی مصاعفة الصلاة بمكة ج ۳، ص ۶۲۶

② "الدر المختار"، و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی مصاعفة الصلاة بمكة ج ۳، ص ۶۲۶

③ "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی مصاعفة الصلاة بمكة ج ۳، ص ۶۲۸.

④ نمرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المسامک، فصل فی المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶

و "المسند المتقسط"، (باب الاحرام، فصل فی احرام الصبی)، ص ۱۱۲

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المسامک، فصل فی المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶.

ارادہ سے گیا اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ رہی تو حج ہے اور اگر نیت کچھ نہ تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہو اسے اختیار ہے حج کا احرام قرار دے یا عمرے کا اور طواف کا ایک پھیرا بھی کر چکا تو یہ احرام عمرہ کا ہو گیا۔ یوں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا (جس کو احصار کہتے ہیں) تو عمرہ قرار دیا جائے یعنی قضا میں عمرہ کرنا کافی ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: جس نے حجۃ الاسلام نہ کیا ہو اور حج کا احرام باندھا، فرض و نفل کی نیت نہ کی تو حجۃ الاسلام ادا ہو گیا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دو حج کا احرام باندھا تو دو حج واجب ہو گئے اور دو عمرے کا تو دو عمرے۔ احرام باندھا اور حج یا عمرہ کسی خاص کو معین نہ کیا پھر حج کا احرام باندھا تو پہلا عمرہ ہے اور دوسرا عمرہ کا باندھا تو پہلا حج ہے اور اگر دوسرے احرام میں بھی کچھ نیت نہ کی تو قرآن ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: بیک میں حج کہا اور نیت عمرہ کی ہے یا عمرہ کہا اور نیت حج کی ہے، تو جو نیت ہے وہ ہے لفظ کا اعتبار نہیں اور بیک میں حج کہا اور نیت دونوں کی ہے تو قرآن ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: احرام باندھا اور یاد نہیں کہ کس کا باندھا تھا تو دونوں واجب ہیں یعنی قرآن کے افعال بجا لائے کہ پہلے عمرہ کرے پھر حج مگر قرآن کی قربانی اس کے ذمہ نہیں۔ اگر دو چیزوں کا احرام باندھا اور یاد نہیں کہ دونوں حج ہیں یا عمرے یا حج و عمرہ تو قرآن ہے اور قربانی واجب۔ حج کا احرام باندھا اور یہ نیت نہیں کہ کس سال کرے گا تو اس سال کا مراد لیا جائے گا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: منت و نفل یا فرض و نفل کا احرام باندھا تو نفل ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر یہ نیت کی کہ فلاں نے جس کا احرام باندھا اسی چیز کا میرا احرام ہے اور بعد میں معلوم ہو گیا کہ اس نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو اس کا بھی وہی ہے اور معلوم نہ ہوا تو طواف کے پہلے پھیرے سے پیشتر جو چاہے معین کر لے اور

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الثالث فی الاحرام، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۲۲۳

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق.

④ المرجع السابق.

⑤ المرجع السابق.

⑥ المرجع السابق.

طواف کا ایک پھیرا کر لیا تو عمرہ کا ہو گیا۔ یوہیں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا یا توف ب عرفہ کا وقت نہ ملا تو عمرہ کا ہے۔^(۱) (منک)

مسئلہ ۱۹: حج بدل یا منت یا نفل کی نیت کی تو جو نیت کی وہی ہے اگرچہ اُس نے اب تک حج فرض نہ کیا ہو اور اگر ایک ہی حج میں فرض و نفل دونوں کی نیت کی تو فرض ادا ہوگا اور اگر یہ گمان کر کے احرام باندھا کہ یہ حج مجھ پر لازم ہے یعنی فرض ہے یا منت، بعد کو ظاہر ہوا کہ لازم نہ تھا تو اس حج کو پورا کرنا ضروری ہو گیا۔ فاسد کرے گا تو قضا لازم ہوگی، بخلاف نماز کہ فرض سمجھ کر شروع کی تھی بعد کو معلوم ہوا کہ فرض پڑھ چکا ہے تو پوری کرنا ضروری نہیں فاسد کرے گا تو قضا نہیں۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۲۰: لبیک کہنے کے علاوہ ایک دوسری صورت بھی احرام کی ہے اگرچہ لبیک نہ کہنا اُردا ہے کہ ترک سنت ہے وہ یہ کہ ہڈ نہ (یعنی اونٹ یا گائے) کے گلے میں ہار ڈال کر حج یا عمرہ یا دونوں یا دونوں میں ایک غیر معین کے ارادے سے ہانکتا ہوا لے چلا تو محرم ہو گیا اگرچہ لبیک نہ کہے، خواہ وہ ہڈ نہ نفل کا ہو یا نذر کا یا شکار کا بدلہ یا کچھ اور۔ اگر دوسرے کے ہاتھ ہڈ نہ بھی پھر خود گیا تو جب تک راستہ میں اُسے پانہ لے کر نہ ہوگا، لہذا اگر میقات تک نہ پایا تو لبیک کے ساتھ احرام باندھنا ضرور ہے۔ ہاں اگر تمتع یا قرآن کا جانور ہے تو پالینا شرط نہیں مگر اس میں یہ ضرور ہے کہ حج کے مہینوں میں تمتع یا قرآن کا ہڈ نہ بھیجی ہو اور انھیں مہینوں میں خود بھی چل ہو و شتر سے بھیجنا کام نہ دے گا اور اگر بکری کو ہار پہنا کر بھیجی یا لے چلایا اونٹ گائے کو ہار نہ پہنایا بلکہ نشانی کے لیے کوہان چیر دیا یا ٹھول اڑھا دیا تو محرم نہ ہوا۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: چند شخص ہڈ نہ میں شریک ہیں، اُسے لیے جاتے ہیں سب کے حکم سے ایک نے اُسے ہار پہنایا، سب محرم ہو گئے اور بغیر اُن کے حکم کے اُس نے پہنایا تو یہ محرم ہوا وہ نہ ہوئے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ہار پہنانے کے معنی یہ ہیں کہ اون یا بال کی رتی میں کوئی چیز باندھ کر اُس کے گلے میں لٹکا دیں کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حرم شریف میں قربانی کے لیے ہے تاکہ اُس سے کوئی تعرض نہ کرے اور راستے میں تھک گیا اور ذبح کر دیا تو اُسے والدہ شخص نہ کھائے۔^(۵) (ردالمحتار)

① "المسئد المتقسط"، (باب الاحرام)، ص ۱۰۷۔ ② المرجع السابق۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائت، الباب الثالث فی الاحرام، وما يتصل بذلك مسائل، ح ۱، ص ۲۲۲

و "الدر المحتار"، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، ح ۳، ص ۵۶۴-۵۶۶

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائت، الباب الثالث فی الاحرام، وما يتصل بذلك مسائل، ح ۱، ص ۲۲۲

⑤ "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فیما یصیر بہ محرماً، ح ۳، ص ۵۶۴

مسئلہ ۲۳: اس صورت میں بھی سنت یہی ہے کہ بدنہ کو ہار پہنانے سے پیشتر لبیک کہے۔^(۱) (منک)

(وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں)

① یہ احرام تھا اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے:

(۱) عورت سے صحبت۔

(۲) بوسہ۔ (۳) مساس۔ (۴) گلے لگانا۔ (۵) اُس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں شہوت ہوں۔

(۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا۔

(۷) فحش۔ (۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔

(۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا۔

(۱۰) جنگل کا شکار۔ (۱۱) اُس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا۔ (۱۲) یا کسی طرح بتانا۔ (۱۳) بندوق یا بارود یا اُس

کے ذبح کرنے کو ٹھہری دینا۔ (۱۴) اس کے انڈے توڑنا۔ (۱۵) پَر اُکھینا۔ (۱۶) پاؤں یا بازو توڑنا۔ (۱۷) اُس کا دودھ

دوہنا۔ (۱۸) اُس کا گوشت۔ یا (۱۹) انڈے پکانا، بھونا۔ (۲۰) بیچنا۔ (۲۱) خریدنا۔ (۲۲) کھانا۔

(۲۳) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کترانا۔

(۲۴) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔

(۲۵) مونہ، یا (۲۶) سر کی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔

(۲۷) بستہ یا کپڑے کی ٹہنی یا ٹھہری سر پر رکھنا۔

(۲۸) عمامہ باندھنا۔

(۲۹) بُرقع (۳۰) دستانے پہننا۔

(۳۱) موزے یا نچامیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا قسم ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو

موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ قسم کی جگہ نہ چھپے۔

(۳۲) سلا کپڑا پہننا۔

(۳۳) خوشبو بالوں، یا (۳۴) بدن، یا (۳۵) کپڑوں میں لگانا۔

- (۳۶) ماسگیری یا کسم، کسم غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔
 (۳۷) خالص خوشبو، مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔
 (۳۸) ایسی خوشبو کا آئچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران۔
 (۳۹) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔
 (۴۰) دسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔

(۴۱) گوند وغیرہ سے بال جمانا۔

(۴۲) زیتون، یا (۴۳) تیل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۴۴) کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اس کا احرام نہ ہو۔

(۴۵) بخوں مارنا۔ (۴۶) پھینکن۔ (۴۷) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔ (۴۸) کپڑا اس کے مارنے کو

دھونا۔ یا (۴۹) دھوپ میں ڈالنا۔ (۵۰) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض بخوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہوتا۔ (۱)

(احرام کے مکروہات)

① احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

- (۱) بدن کا میل چھڑانا۔
- (۲) بال یا بدن گھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔
- (۳) کنگھی کرنا۔ (۴) اس طرح کھجنا کہ بال ٹوٹنے یا بخوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔
- (۵) انگر کھا کر تاجنہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔
- (۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔
- (۷) قصد خوشبو نہ لگنا اگر چہ خوشبودار پھل یا پتہ ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ۔
- (۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔
- (۹) سر، یا (۱۰) مونہ پر پٹی باندھنا۔

- (۱۱) غلاف کعبہ معظمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا مونہ سے لگے۔
 (۱۲) ناک وغیرہ مونہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔
 (۱۳) کوئی ایسی چیز کھنا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بوزائل ہو گئی ہو۔
 (۱۴) بے سلا کپڑا نہ کیوں ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا۔
 (۱۵) تکیہ پر مونہ رکھ کر اوندھا لینا۔
 (۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔
 (۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلا کپڑے میں لپیٹ کر۔
 (۱۸) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔
 (۱۹) سنگار کرنا۔
 (۲۰) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔

- (۲۱) یو ہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔
 (۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند یا رتھی سے کسنا۔^(۱)

(یہ باتیں احرام میں جائز ہیں)

① یہ باتیں احرام میں جائز ہیں:

- (۱) انگر کھا کر تہنہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور مونہ نہ چھپے۔
 (۲) ان چیزوں یا جامہ کا تہبند باندھ لینا۔
 (۳) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھر سنا۔
 (۴) ہمیانی، یا (۵) پٹی، یا (۶) ہتھیار باندھنا۔
 (۷) بے میل چھڑائے حمام کرنا۔
 (۸) پانی میں غوطہ لگانا۔

(۹) کپڑے دھونا جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔

(۱۰) مسواک کرنا۔

(۱۱) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔

(۱۲) چھتری لگانا۔

(۱۳) انگلی پھینکا۔

(۱۴) بے خوشبو کا سر ملانا۔

(۱۵) داڑھا اکھاڑنا۔

(۱۶) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔

(۱۷) ذیل یا پٹھنسی توڑ دینا۔

(۱۸) ختنہ کرنا۔

(۱۹) فصہ۔

(۲۰) بغیر بال موٹے بچنے کرنا۔

(۲۱) آنکھ میں جو بال لٹکے اُسے جدا کرنا۔

(۲۲) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجنا کہ بال نہ ٹوٹے۔

(۲۳) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اُس کا لگا رہنا۔

(۲۴) پالتو جانور ادلت گائے بکری مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔ (۲۵) پکانا۔ (۲۶) کھانا۔ (۲۷) اس کا دودھ دہنا۔ (۲۸)

اس کے اٹے توڑنا بھوننا کھانا۔

(۲۹) جس جانور کو غیر حرم نے شکار کیا اور کسی حرم نے اُس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ کی ہو اُس کا کھانا

شرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو۔

(۳۰) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا۔

(۳۱) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارتا، دوا یا غذا کے لیے نہ ہونے کی تفریح کے لیے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے

تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام۔

(۳۲) بیرونِ حرم کی گھاس اُکھاڑنا، یا

(۳۳) درخت کاٹنا۔

(۳۴) چیل، (۳۵) کوا، (۳۶) چوہا، (۳۷) گرگٹ، (۳۸) چھپکلی، (۳۹) سانپ، (۴۰) بچھو، (۴۱) کھٹل، (۴۲) مچھر، (۴۳) پٹو، (۴۴) مکھی وغیرہ خبیث و موزی جانوروں کا مارنا اگرچہ حرم میں ہو۔

(۴۵) مونہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔

(۴۶) سر، یا (۴۷) گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔

(۴۸) سر، یا (۴۹) ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔

(۵۰) کان کپڑے سے مٹھانا۔

(۵۱) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔

(۵۲) سر پر سنی یا بوری اٹھانا۔

(۵۳) جس کھانے کے پکتے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبودیں۔ یا (۵۴) بے پکائے جس میں کوئی خوشبو

ڈالی اور وہ نہیں دیتی اُس کا کھانا پینا۔

(۵۵) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام کدو، کا ہو کا تیل کہ بسا یا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۵۶) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ اُن کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کسم، کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔

(۵۷) دین کے لیے جھگڑنا بلکہ حسبِ حاجت فرض و واجب ہے۔

(۵۸) جوتا پہننا جو پاؤں کے اُس جوڑ کو نہ چھپائے۔

(۵۹) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گھلے میں ڈالنا۔

(۶۰) آمینہ دیکھنا۔

(۶۱) ایسی خوشبو کا چھوٹا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے اگر، لوبان، صندل، یہ (۶۲) اس کا آئینہ میں باندھنا۔

(۶۳) نکاح کرنا۔^(۱)

(احرام میں مرد و عورت کے فرق)

۱۲) ان مسائل مذکورہ میں مرد و عورت برابر ہیں، مگر عورت کو چند باتیں جائز ہیں:

سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر پر بستر بچہ اٹھانا بدرجہ اولیٰ۔ یوہیں گوند وغیرہ سے بال جمانا، سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگر چہ سی کر، غلاف کعبہ کے اندریوں داخل ہونا کہ سر پر رہے مونہ پر نہ آئے، دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا، عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے، ہاں اتنی آواز ہر پڑھنے میں ہمیشہ سب کو ضرور ہے کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ: احرام میں مونہ چھپنا عورت کو بھی حرام ہے، نامحرم کے آگے کوئی پنکھ وغیرہ مونہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

۱۳) جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو زمانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا اگر چہ بے قصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔

۱۴) طوافِ قدوم کے سوا وقت احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا اکثر اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے، ٹھٹھے بیٹھتے، چتے پھرتے، وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے، دو قافلوں کے ملتے، صبح شام، بجھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد و عورت دونوں کا اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سُنیں۔

داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَصْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ۖ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَإِنَّا مُنَاسِكُونَ ۖ وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝﴾ (۱)

”اور جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار! اس شہر کو امن والا کر دے اور اس کے اہل میں سے جو اللہ (عزوجل) اور مجھے

دن پر ایمان لائے انھیں پھلوں سے روزی دے۔ فرمایا اور جس نے کفر کیا اُسے بھی کچھ برتنے کو ڈوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف مضطر کروں گا اور بُرا ٹھکانا ہے وہ۔ اور جب ابراہیم واسلمعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کرتے ہوئے کہتے تھے اے پروردگار! تو ہم سے (اس کام کو) قبول فرما، بیشک تو ہی ہے سننے والا، جاننے والا اور ہمیں تو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری ذریت سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارے عبادت کے طریقے ہم کو دکھا اور ہم پر رجوع فرما بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿أَوَلَمْ نُمْكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْنِبُنَا إِلَيْهِ فَعَمَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (۱)

”کیا ہم نے اُن کو امن والے حرم میں قدرت نہ دی کہ وہاں ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں جو ہماری جانب سے رزق ہیں مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ أَنْ تَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمْرُهُ أَنْ تَكُونُ مِنَ الْمُتْلِمِينَ﴾ (۲)

”مجھے تو یہی حکم ہوا کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں، جس نے اسے حرم کیا اور اسی کے لیے ہر شے ہے اور مجھے حکم ہوا کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔“

حدیث ۱۷۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا: ”اس شہر کو اللہ (عزوجل) نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) کے کیے سے حرم ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا، اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے، نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو (اُسے اٹھانا، جائز ہے) اور نہ یہاں کی ترگھاس کاٹی جائے۔“ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اُس

① پ ۲۰، القصص ۵۷

② پ ۲۰، النمل: ۹۱

کے کاٹنے کی اجازت دیجیے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کی اجازت دیدی۔“ (1) اسی کی مثل ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۳: ابن ماجہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کر دیں گے ہلاک ہو جائیں گے۔“ (2)

حدیث ۴: طبرانی اوسط میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کے لیے زبان اور ہونٹ ہیں، اُس نے شکایت کی کہ اے رب! میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اللہ عزوجل نے وحی کی کہ ”میں خشوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔“ (3)

حدیث ۵: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے، جب صبح ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخل مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طویٰ میں قیام فرماتے۔ (4)

داخلی حرم کے احکام

① جب حرم مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے خشوع و خضوع سے داخل ہوا اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو، حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔

② مکہ معظمہ کے گرد اگر کوئی کوس تک حرم کا جنگل ہے، ہر طرف اُس کی حدیں بنی ہوئی ہیں، ان حدوں کے اندر ترگھاس اکھیرنا، خود رو پیڑ کاٹنا، وہاں کے وحشی جانور کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اُس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لیے اسے اٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرون حرم کا اُس کے ہاتھ میں

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب تحریم مکة و تحریم صیلتھا إلح، الحدیث ۳۳۰۲، ص ۹۰۳

② ”مس ابن ماجہ“، أبواب الماسک، باب فصل مکة، الحدیث ۳۱۱۰، ص ۲۶۶۶

③ ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۶۰۶۶، ح ۴، ص ۳۰۵

④ ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب الماسک، باب دخول مکة... إلح، الحدیث: ۲۵۶۱، ح ۲، ص ۸۶

تھا اُسے لیے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جا نور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر (1) بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں، خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائے، نہ ڈرائے، نہ کوئی ایذا پہنچائے بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے، ان کی ریس نہ کرے مگر انھیں بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جا نور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا! یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو بہر حال یہ باتیں حرام ہیں۔

⑤ جب مکہ معظمہ نظر پڑے ٹھہر کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا . (2)

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو اور مدفونینِ جنت المغفلین کے لیے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بِلَدِكَ جَنَّتُكَ هَارِبًا بِنُكَ اِلَيْكَ لِاَوْذَى فَرَا بِنُكَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَالتَّمَسُّ بِرِضْوَانِكَ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُصْطَرِّينَ اِلَيْكَ الْحَافِيْنَ غُفُوْبَتَكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُقْبِلَنِي الْيَوْمَ بِغُفُوْكَ وَتُدْخِلَنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَتَجَاوِزَ عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرَا بِنُكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاَعِزَّنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ (3)

④ جب مدعی میں پہنچے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کعبہ معظمہ نظر آتا تھا جب کہ درمیان میں عمرتیں حائل نہ تھیں، یہ عظیم اجابت و قبول کا وقت ہے یہاں ٹھہرے اور صدقِ دل سے اپنے اور تمام عزیزوں، دوستوں، مسلمانوں کے لیے مغفرت و عافیت مانگے اور جنتِ بلا حساب کی دُعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس موقع پر نہایت اہم ہے۔ اس مقام پر تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور یہ پڑھے۔

- ① ترجمہ کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں، جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غار ثور میں اٹھ دے دیئے تھے، اللہ عزوجل نے اس خدمت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔ ۱۲
- ② ترجمہ اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔ ۱۲
- ③ ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں، میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر ورتیرے عذاب سے ڈرنے والے سواں کرتے ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے غلو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری اعانت کر۔ اے اللہ (عزوجل) مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطانِ مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔ ۱۲

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ (1)

اور یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رِذِيْنَكَ هَذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً وَرِذْ مِنْ تَعْظِيْمِهِ وَتَشْرِيفِهِ مِنْ حُجَّةٍ وَاعْتَمَرَةٍ تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً ۝ (2)

اور یہ دعائے جامع کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هَذَا بَيْنُكَ وَاَنَا عِبْدُكَ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالْ دُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبْدِكَ اَمْعَدُ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْهُ نَصْرًا (3) غَرِيْبًا. اٰمِيْن. (4)

مسئلہ ۱: جب مکہ معظمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے۔ کھانے پینے، کپڑے بدلنے، مکان کرایہ لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو، ہاں اگر عذر ہو مثلاً سان کو چھوڑتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا اور کسی ضروری کام میں مشغول ہوا تو حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب اُتروانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف کو چلے جائیں۔ (5) (نسک)

⑤ ذکرِ خدا و رسول اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے فلاح دارین کرتا ہوا اور بلیک کہتا ہوا باب السّلام تک

① ترجمہ: اے رب! تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچ، اے اللہ (عزوجل)! میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ، نگہتا ہوں اُن چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ ۱۲

② ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تجھ پر ایمان، یا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا، اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے اس گھر کی تعظیم و شرافت و ہیبت زیادہ کر اور اس کی تعظیم و شرافت سے اس شخص کی عظمت و شرافت و ہیبت زیادہ کر جس نے اس کا حج و عمرہ کیا۔ ۱۳

③ ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں بخود عافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں، دین و دنیا و آخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مؤمنین و مومنات کے لیے اور تیرے حقیر بندہ امجد علی کے لیے، اُمّی! تو اس کی قوی مدد کر۔ آمین۔ ۱۴

④ (اور اب جب کہ صدر الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ وصال فرما چکے ہوں دعا کرے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ مَغْفِرَةً).

⑤ "المسلک المتقسط"، (باب دخول مکة)، ص ۱۲۷.

پہنچے اور اس آستانہ پاک کو بوسہ دیکر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہوا اور یہ کہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا مُحَمَّدًا
وَاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (1)

یہ دعا خوب یاد رکھے، جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو، اسی طرح داخل ہوا اور یہ دعا پڑھ لیا کرے
اور اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملائے:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَتَّى رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَللّٰهُمَّ إِنَّ هَذَا حَرَمُكَ وَمَوْضِعُ أَمْنِكَ فَحَرِّمْ لِحِمِّيْ
وَبَشْرِيْ وَدَمِيْ وَمَنْعِيْ وَعِظَامِيْ عَلَى النَّارِ. (2)

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور وہی دعا پڑھے مگر اخیر میں رَحْمَتِكَ کی جگہ فَضْلِكَ
کہے اور اتنا اور پڑھائے۔

وَسَهِّلْ لِيْ أَبْوَابَ رِزْقِكَ (3) اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔

① جب کعبہ معظمہ نظر پڑے تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے اور درود شریف اور یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ رِزْقُكَ هَذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِلَا
حِسَابٍ أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَقِيلَ عَثْرَتِيْ وَتَضَعَ وَزْرِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ أَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَرَاثُكَ وَعَلَى كُلِّ مَرْوٍ حَقٌّ وَأَنْتَ حَيُّ مَرْوٍ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تَرْحَمَنِيْ

① ترجمہ میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے، اللہ (عزوجل) کے نام کی مدد سے
سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کے لیے اور رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر سلام، اے اللہ (عزوجل)! اور وہ بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
اور اُن کی آل اور پیروں پر۔ اُمّی امیرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ۱۲

② ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی ہوتی ہے، اے ہمارے رب! ہم کو سلامتی کے
ساتھ زندہ رکھ دار السلام (جنت) میں داخل کر، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بند ہے، اے جلال و بزرگی والے! اُمّی یہ تیرا حرم ہے اور تیری
امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کر دے۔ ۱۳

③ ترجمہ اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔ ۱۴

وَتَفُكُّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ ۝ (۱)

طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمَّا ۖ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَغِهْدَنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَاسْمِعِیلَ أَن طَهَّرَا بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۖ﴾ (۲)

”اور یاد کرو جب کہ ہم نے کعبہ کو لوگوں کا مرجع اور امن کیا اور مقام ابراہیم سے نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم و اسمعیل کی طرف عہد کیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے پاک کرو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۚ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۚ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْفَقِيرِ ۚ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۚ ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُعِظِمِ حُرْمَتَ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ﴾ (۳)

”اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو پناہ دی خانہ کعبہ کی جگہ میں یوں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے لوگ تیرے پاس پیدل آئیں گے اور لاغر اونٹنیوں پر کہ ہر راہ بعید سے آئیں گی تاکہ اپنے نفع کی جگہ میں حاضر ہوں اور اللہ (عزوجل)“

① ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و نیکوئی و ہیبت زیادہ کر، اے اللہ (عزوجل) ہم کو جنت میں بدل حساب داخل کر۔ الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ الہی! میں تیرا بندہ اور تیرا ازاد ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے، میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔ ۱۲

② - پ ۱، البقرہ: ۱۲۵۔

③ - پ ۱۷، الحج، ۲۶-۳۰۔

کے نام کو یاد کریں معلوم دنوں میں اس پر کہ انھیں چوپائے جانور عطا کیے تو ان میں سے کھاؤ اور نا اُمید فقیر کو کھلاؤ پھر اپنے میل کچیل اُتاریں اور اپنی مٹیں پوری کریں اور اس آزاد گھر (کعبہ) کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ (عزوجل) کے خُدمات کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝﴾ (1)

”بیشک صفا و مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے ہیں جس نے کعبہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر اس میں گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے زیادہ خیر کیا تو اللہ (عزوجل) بدلا دینے والا، علم والا ہے۔“

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے مکہ میں تشریف لائے، سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین پھیروں میں زمل کیا اور چار پھیرے چل کر کیے (3) اور ایک روایت میں ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (4)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو حجرِ اسود کے پاس آکر اُسے بوسہ دیا پھر دہنے ہاتھ کو چپے اور تین پھیروں میں زمل کیا۔ (5)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دستِ مبارک میں چھڑی تھی اُس چھڑی کو حجرِ اسود سے لگا کر بوسہ

دیجتے۔ (6)

① ... پ ۲، البقرہ: ۱۵۸.

② ”صحیح بخاری“، کتاب الحج، باب من طاف بالبيت .. إلخ، الحديث: ۱۶۱۴، ص ۱۲۷

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف .. إلخ، الحديث ۳۰۵۱، ص ۸۸۸

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف .. إلخ، الحديث ۳۰۴۸، ص ۸۸۸.

⑤ ”مشكاة المصابيح“ کتاب الماسك، باب دخول مكة .. إلخ، الحديث: ۲۵۶۶، ح ۲، ص ۸۶.

⑥ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جوار الطواف على غير وجهه ... إلخ، الحديث: ۳۰۷۷، ص ۸۸۹.

حدیث ۵: ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے، اُسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر ذکرِ الہی میں مشغول رہے، جب تک خُدا نے چاہا اور دُعا کی۔^(۱)

حدیث ۶: امام احمد نے عبید بن عمیر سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجرِ اسود و رکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ جواب دیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کر نیکی مثل ہے اور میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کہ اٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔^(۲) اسی کے قریب قریب ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ وغیرہم نے بھی روایت کی۔

حدیث ۷: طبرانی کبیر میں محمد بن مسند سے راوی، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کرے اور اُس میں کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔“^(۳)

حدیث ۸: اسمانی عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں: جس نے کامل وضو کیا پھر حجرِ اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا، پھر جب بوسہ دیا اور یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اُسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ستر ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقامِ ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلبِ ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولادِ اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائیگا اور گناہوں سے ایب نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔^(۴)

حدیث ۹: بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”بیت الحرام کے حج

① ”مس ابی داؤد“، کتاب الماسک، باب فی رفع الید یدارای البیت، الحدیث ۱۸۷۲، ص ۱۳۶۱

② ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث ۴۴۶۲، ج ۲، ص ۲۰۲

③ ”المعجم الکبیر“، الحدیث: ۸۴۵، ج ۲۰، ص ۳۶۰

④ ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف، إلخ، الحدیث: ۱۱، ج ۲، ص ۱۲۴

کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے، ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔“ (1)

حدیث ۱۰: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”رُکُنِ یَمَانِیِ پر ستر فرشتے موکل ہیں، جو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بند کیے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلا ہے۔“ (2)

حدیث ۱۱: ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے پچیس مرتبہ طواف کیا، گنہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“ (3)

حدیث ۱۲: ترمذی و نسائی و دارمی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی مثل ہے، فرق یہ کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔“ (4)

حدیث ۱۳: امام احمد و ترمذی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کی خطاؤں نے اُسے سیاہ کر دیا۔“ (5)

حدیث ۱۴: ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ”حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم جنت کے یا قوت ہیں، اللہ (عزوجل) نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔“ (6)

① ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف إلخ، الحدیث: ۶، ج ۲، ص ۱۲۳.

② ”مس ابن ماجہ“، أبواب المماسک، باب فصل الطواف، الحدیث: ۲۹۵۷، ص ۲۶۵۵.

③ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فصل الطواف، الحدیث: ۸۶۶، ص ۱۷۳۳.

④ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف، الحدیث: ۹۶۰، ص ۱۷۴۳.

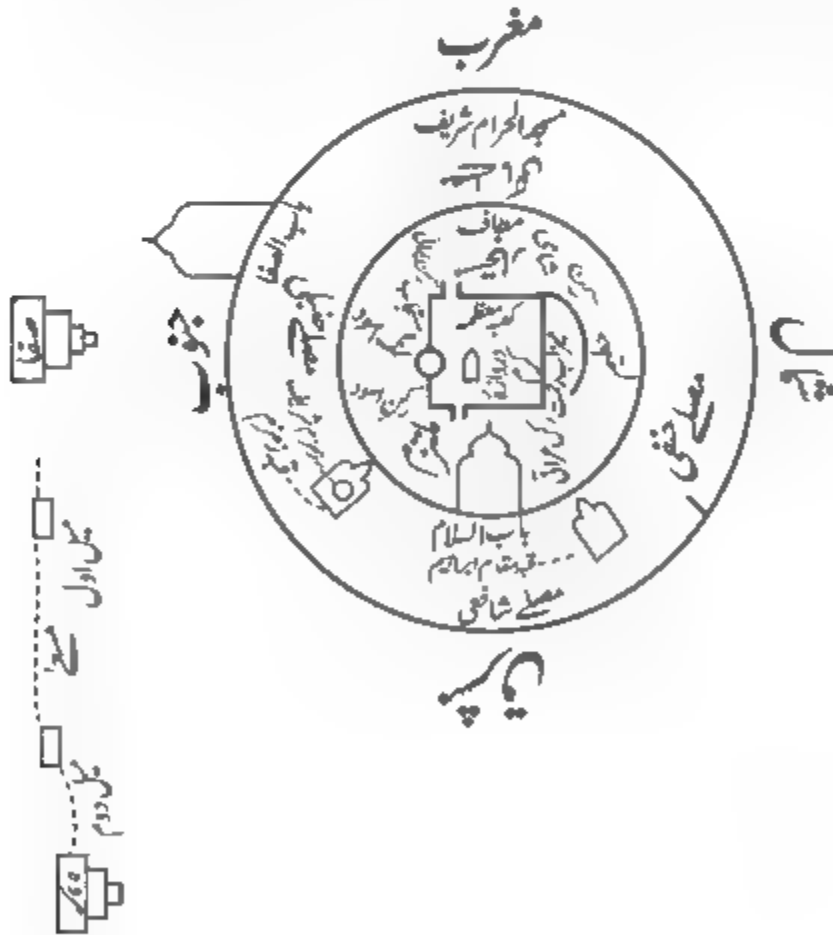
⑤ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فصل الحجر الاسود و الرکن و المقام، الحدیث: ۸۷۷، ص ۱۷۳۴.

⑥ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فصل الحجر الاسود و الرکن و المقام، الحدیث: ۸۷۸، ص ۱۷۳۴.

حدیث ۱۵: ترمذی وابن ماجہ و دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”واللہ! حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُسے بوسہ دیا ہے اُس کے لیے شہادت دے گا۔“ (۱)

بیان احکام

مسجد الحرام شریف میں داخل ہونے تک کے احکام معلوم ہو چکے اب کہ مسجد الحرام شریف میں داخل ہوا اگر جماعت قائم ہو یا نماز فرض یا وتر یا نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ کے فوت کا خوف ہو تو پہلے اُن کو ادا کرے، ورنہ سب کاموں سے پہلے طواف میں مشغول ہو۔ کعبہ شمع ہے اور تو پر وانہ، دیکھتا نہیں کہ پروانہ شمع کے گرد کس طرح قربان ہوتا ہے تو بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لیے مستعد ہو جا۔ پہلے اس مقام کریم کا نقشہ دیکھیے کہ جو بات کہی جائے اچھی طرح ذہن میں آجائے۔



۱ "جامع الترمذی"، أبواب الحج، باب ماجاء فی الحجر الاسود، الحدیث: ۹۶۱، ص ۱۷۴۳

مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے، جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ)۔

مطاف ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگ مرمر بچھا ہے، اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد الحرام اسی قدر تھی۔ اسی کی حد پر باب السلام شرقی قدیم دروازہ واقع ہے۔

رکن مکان کا گوشہ جہاں اُس کی دیواریں ملتی ہیں، جسے زاویہ کہتے ہیں۔ اس طرح ا، ب، ج، د، ح، ز، ح، یواریں مقام ح پر ملی ہیں یہ رکن وزاویہ ہے، کعبہ معظمہ کے چار رکن ہیں۔

رکن اسود جنوب و شرق (۱) کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

رکن عراقی شرق و شمال کے گوشہ میں۔ دروازہ کعبہ انھیں دور کنوں کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔ ملتزم اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔

رکن شامی اور (۲) اور یحتم (۳) کے گوشہ میں۔

میزاب رحمت سونے کا پرنا لہ کہ رکن عراقی و شامی کی بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم بھی اسی شمالی دیوار کی طرف ہے۔ یہ زمین (۴) کعبہ معظمہ ہی کی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ از سر نو تعمیر کیا، کمی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ سے باہر چھوڑ دی۔ اس کے گرد اگر دایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف آمد و رفت کا دروازہ ہے اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بھلا اللہ تعالیٰ بے تکلف نصیب ہوتا ہے۔

رکن یمانی یحتم اور دکن (۵) کے گوشہ میں۔

مستجاب رکن یمانی و شامی کے بیچ کی غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مستجاب رکن یمانی و رکن اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔

① ... جنوب اور شرق۔ ② شمال۔

③ مغرب۔ وہ سمت جدھر سورج ڈوبتا ہے۔

④ جنوبا شمال چھ ہاتھ کعبہ کی زمین ہے اور بعض کہتے ہیں سات ہاتھ اور بعض کا خیال ہے کہ سارا حطیم۔ ۱۲

⑤ جنوب کی سمت۔

مقام ابراہیم دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ بنایا تھا، ان کے قدم پاک کا اس پر نشان^(۱) ہو گیا جو اب تک موجود ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اَبَتْ بَيِّنَاتِ اللّٰہِ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔

زم زم شریف کا قبہ مقام ابراہیم سے جنوب کو مسجد شریف ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زم زم کا کوآں ہے۔
باب الصفا مسجد شریف کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کوہ صفا ہے۔
صفا کعبہ معظمہ سے جنوب کو ہے یہاں زمانہ قدیم میں ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی ہے۔ اب وہاں قبہ رُخ ایک دالان سا بنا ہے اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔

مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی یہاں بھی اب قبلہ رخ دالان سا ہے اور سیڑھیاں، صفا سے مروہ تک جو فاصلہ ہے اب یہاں بازار ہے۔ صفا سے چلتے ہوئے دہنے ہاتھ کوڈ کانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطہ مسجد الحرام ہے۔
میلین اخضرین اس فاصلہ کے وسط میں جو صفا سے مروہ تک ہے دیوار حرم شریف میں دو بنز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔

مسحی وہ فاصلہ کہ ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے۔ یہ سب صورتیں رسالہ میں بار بار دیکھ کر خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ وہاں پہنچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو۔ ناواقف آدمی اندھے کی طرح کام کرتا ہے اور جو سمجھ لیا وہ اٹکھیا رہا ہے، اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

(طواف کا طریقہ اور دعائیں)

(۱) جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَرَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ^(۲)

۱۔ ارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک کے نشان میں بے قدرے، بے ادب لوگ کلام کرتے ہیں یہ معجزہ ابراہیمی ہزاروں برس سے محفوظ ہے اس سے بھی انکار کر دیں۔ ۱۲

۲۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اسی نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۲

(۲) شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کر لے یعنی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ دہنا موٹھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں موٹھے پر ڈال دے۔

(۳) اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجرِ اسود کی دہنی طرف رُکنِ یمانی کی جانب سبِ اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے دہنے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَيْتِکَ الْمُحَرَّمِ فِیْ سَرَّہٗ لِّیْ وَ تَقْبَلْہٗ مِنِّیْ . (۱)

(۴) اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی دہنی جانب چلو، جب سبِ اسود کے مقابل ہو (اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی) کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھاؤ جیسے بعض مطوف کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔

(۵) میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کرو یہ نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے۔ یقیناً تمہارے محبوب و مولے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور رُوئے اقدس اس پر رکھا۔ زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اُوروں کو ایذا دو، نہ آپ دبوچو بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چھو کر اسے چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اُس کی طرف اشارہ کر کے انھیں بوسہ دے لو، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّیْ ذُنُوْبِیْ وَ طَهِّرْ لِّیْ قَلْبِیْ وَ اَخْرِجْ لِّیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِّیْ اَمْرِیْ وَ عَافِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ (۲)
حدیث میں ہے، ”روزِ قیامت یہ پتھر اٹھا یا جائے گا، اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُس کا بوسہ دیا اور استلام کیا اُس کے لیے گواہی دے گا۔“

(۶) اَللّٰهُمَّ اٰیْمَانًا بِکَ وَ تَصَدِّقًا بِکِتَابِکَ وَ وَفَاءً بِعَهْدِکَ وَ اِتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی

① اے اللہ (عزوجل) اُمیں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لیے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر۔ ۱۲
② الہی! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔ ۱۲

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ . (۱)

کہتے ہوئے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھو، جب حجر مبارک کے سامنے سے گزر جاؤ سیدھے ہولو۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلو کہ کسی کو ایذا نہ دو۔

(۷) پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ ٹو دتا نہ دوڑتا، جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر زمیں کی خاطر زکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے، تو جتنی دیر تک کے لیے طے رمل کے ساتھ طواف کرے۔

(۸) طواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار پر جسم لگے یا کپڑا اور نزدیکی میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دوری بہتر ہے۔

(۹) جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هَذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَا جَزِيئِي مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَبِّلْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بَخِيْرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (۲)

اور جب رکن عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّعَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ . (۳)

۱۔ اے اللہ (عزوجل) ! اچھے پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ (عزوجل) پر میں ایمان لایا اور بت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔ ۱۲

۲۔ اے اللہ (عزوجل) ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے۔ اے اللہ (عزوجل) ! جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خفیہ ہو جا۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے لیے ملک ہے، اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۳

۳۔ اے اللہ (عزوجل) ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر بُری بات دیکھنے سے۔ ۱۴

اور جب میزابِ رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَظْلِيْ نَحْتِ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَبِيْنَةً لَا اَظْلَمَ بَعْدَهَا اَبَدًا (1)

اور جب رُکنِ شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حُجًّا مُّبْرُورًا وَسَعْيًا مُّشْكُورًا وَذَنْبًا مُّغْفُورًا وَبَعَارَةً لَّنْ تَبُوْرًا يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اٰخِرُ حَيْثُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ. (2)

(۱۰) جب رُکنِ یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یاد ہننے سے تبرکاً چھوؤ، نہ صرف بائیں سے اور چپا ہو تو اسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھو نایا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. اور رُکنِ شامی یا عراقی کو چھو نایا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

(۱۱) جب اس سے بڑھو تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پڑھتے ہیں کہیں کے وہی دعائے جامع پڑھو، یہ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھے کہ یہ کافی و دانی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دعا کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا کرے گا تو اللہ (عزوجل) تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔“ (3)

(۱۲) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے رک نہیں بلکہ چلتے میں پڑھو۔

(۱۳) دُعا و درود چلا چلا کر نہ پڑھو جیسے مطوف پڑھایا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھو اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

① الہی! تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ، جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی ہستی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔ ۱۲

② اے اللہ (عزوجل)! تو اس کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو، اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔ ۱۳

③ ”جامع الترمذی“، ابواب صفة القيامة، باب فی الترعیب فی ذکر اللہ... إلح، الحدیث ۲۴۵۷، ص ۱۸۹۹

(۱۴) اب جو چاروں طرف گھوم کر حجرِ اسود کے پاس پہنچا، یہ ایک پھیرا ہوا اور اس وقت بھی حجرِ اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے برتے بلکہ ہر پھیرے کے ختم پر یہ کرے۔ یوہیں سات پھیرے کرے مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہو چکی اور ٹل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے، باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلے۔

(۱۵) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں آخر میں پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کے برتے اس طواف کو طوافِ قدوم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا مجرا۔ یہ باہر والوں کے لیے مسنون ہے یعنی ان کے لیے جو میقات کے باہر سے آئے ہیں، مکہ والوں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لیے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طوافِ قدوم مسنون ہے۔

(طواف کے مسائل)

مسئلہ ۱: طواف میں نیت فرض ہے، بغیر نیت طواف نہیں مگر یہ شرط نہیں کہ کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف مطلق نیت طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے، اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو معین ہے۔ مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگرچہ نیت میں یہ نہ ہو۔ یوہیں حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طوافِ قدوم ہے یہ قرآن کا احرام باندھ کر آیا اور دو طواف کیے تو پہلا عمرہ کا ہے، دوسرا طوافِ قدوم یا دسویں تاریخ کو طواف کیا تو طوافِ زیارت ہے، اگرچہ ان سب میں نیت کسی اور کی ہو۔^(۱) (منک)

مسئلہ ۲: یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کور ہایا کعبہ معظمہ کو مونہہ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ معظمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو ذم واجب ہے۔ یوہیں حطیم کے اندر سے طواف کرنا ناجائز ہے لہذا اس کا بھی اعادہ کرے۔ چاہے تو یہ کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کر لیا کہ رُکنِ عراقی سے رُکنِ شامی تک حطیم کے باہر باہر گیا اور واپس آیا، یوہیں سات بار کر لیا تو بھی کافی ہے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہوا جب بھی جائز ہے۔^(۲) (رد المحتار، رد المحتار)

① "المسئک المتقسط فی المسئک المتوسط"، (انواع الاطوفۃ و احکامہا)، ص ۱۴۵

② "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ح ۳، ص ۵۷۹

مسئلہ ۳: طواف سات پھيروں پر ختم ہو گیا، اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصد شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا، اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ یوہیں اگر محض وہم و دوسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہوں جب بھی اسے سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۱) (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: طواف کے پھيروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا واجب ہے تو اب سے سات پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتا دیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اُس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دعوادل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو غالب گمان پر عمل کرے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: طواف کعبہ معظمہ مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جو ایسا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کر سکتا اور سو رہا ہے اُس کے ہمراہیوں نے طواف کرایا، اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مریض نے اپنے ساتھیوں سے کہا، مزدور لا کر مجھے طواف کرا دو پھر سو گیا، اگر فوراً مزدور لا کر طواف کرا دیا تو ہو گیا اور اگر دوسرے کام میں لگ گئے، دیر میں مزدور لائے اور سوتے میں طواف کرایا تو نہ ہوا مگر مزدوری بہر حال لازم ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مریض کو طواف کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا نماز فرض یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا تو واپس آ کر اسی پہلے طواف پر رہنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں انھیں کر لے طواف پورا ہو جائے گا، مرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۱

② "رد لمختار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، فصل في المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶.

⑤ المرجع السابق.

⑥ المرجع السابق.

سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضرور نہیں اور پتا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے حجر اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جب کہ پہلے چار پھیرے سے کم کیے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کیے تھے تو بتائی کرے۔^(۱) (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: طواف کر رہا تھا کہ جماعت قائم ہوئی اور جانتا ہے کہ پھیرا پورا کرے گا تو رکعت جاتی رہے گی، یا جنازہ آگیا ہے انتظار نہ ہوگا تو وہیں سے چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے اور بلا ضرورت چھوڑ کر چلا جانا مکروہ ہے مگر طواف باطل نہ ہوگا یعنی آکر پورا کر لے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: معذور طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب وضو کرنے کے بعد جو باقی ہے پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ سرے سے کرے۔^(۳) (منک)

مسئلہ ۱۲: رمل صرف تین پہلے پھیروں میں سنت ہے ساتوں میں کرنا مکروہ لہذا اگر پہلے میں نہ کیا تو صرف دوسرے اور تیسرے میں کرے اور پہلے تین میں نہ کیا تو باقی چار میں نہ کرے، اگر بھیڑ کی وجہ سے رمل کا موقع نہ ملے تو رمل کی خاطر نہ رکے، بل رمل طواف کر لے اور جہاں جہاں موقع ہاتھ آئے اتنی دور رمل کر لے اور اگر ابھی شروع نہیں کیا ہے اور چلتا ہے کہ بھیڑ کی وجہ سے رمل نہ کر سکے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ٹھہرنے سے موقع مل جائے گا تو انتظار کرے۔^(۴) (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: رمل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو، لہذا اگر طواف قدوم کے بعد کی سعی طواف زیارت تک مؤخر کرے تو طواف قدوم میں رمل نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے، یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲

② "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.

③ "المسئد المنقسط"، (نواع الاطوفه و احکامها، فصل فی مسائل شتی)، ص ۱۶۷

④ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۳

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائد، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶.

کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔^(۱) (منک)

میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ حجاج کو وقت احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اضطباع کیے رہیں، یہاں تک کہ نماز احرام میں اضطباع کیے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۵: طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنہیں شرع مطہر پسند نہیں کرتی۔ مرد اور عورتوں کی طرف نرمی نگاہ نہ کرے، کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظر حقارت سے اُسے نہ دیکھے بلکہ اُسے بھی نظر حقارت سے نہ دیکھے، جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

(نماز طواف)

(۱۶) طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آ کر آیہ کریمہ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾^(۲) پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے پہلی میں قل یا دوسری میں قل هو اللہ پڑھے بشرطیکہ وقت کراہت مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نماز عصر کے بعد غروب تک نہ ہو، ورنہ وقت کراہت نکل جانے پر پڑھے۔ حدیث میں ہے: ”جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور قیامت کے دن امن و امان میں محصور ہوگا۔“^(۳) یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے۔ یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی، جس کے فائدوں کی عظمت اس کا لکھنا ہی چاہتی ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَأَقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَبَقِيَّةً صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضًى مِنْ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .^(۴)

① المسند المتقسط، (فصل فی صفة الشروع فی الطواف)، ص ۱۲۹

② پ ۱، لفرہ: ۲۵۔ ترجمہ اور مقام ابراہیم سے نماز کی جگہ بتاؤ۔

③

④ اے اللہ (عزوجل)! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، میرا سوا مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے اُس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق، نگہا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اُس پر راضی رہوں، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! ۱۲

حدیث میں ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطائیں بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اُس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا و چار و مجبور اُس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اُسے نہ چاہے۔“ (۱)

اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں مثلاً اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَ بَيْتُكَ الْحَرَامُ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ اَلَيْتُكَ بِذُنُوبٍ كَثِيْرَةٍ وَ خَطَايَا جُمُعَةٍ وَ اَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَ هَذَا مَقَامُ الْعَائِلَةِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (۲)

مسئلہ ۱۶: اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے عداوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مقام ابراہیم کے بعد اس نماز کے لیے سب سے افضل کعبہ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ پھر حرمِ مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (۴) (لباب)

مسئلہ ۱۸: سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں مگر یہ کیا کہ سنت فوت ہوئی۔ (۵) (نسک)

مسئلہ ۱۹: فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (۶) (عالمگیری)

(ملتزم سے لیٹنا)

(۱۷) نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور قریب حجر اُس سے لیٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی دہنا

- ① ”المسند المتفقہ“، ص ۱۳۸۔ ”تاریخ دمشق“ لاہن عساکر، ج ۷، ص ۴۳۱۔ ”اعتاوی الرصویۃ“، ج ۱۰، ص ۷۴۱
- ② اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزت والی مسجد ہے اور تیرا عزت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور بُرے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو ہمیں عافیت دے اور ہم سے معاف کر اور ہم کو بخش دے، بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲
- ③ ”العتاوی الہدیۃ“، کتاب المسامح، الباب الخامس، فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶۔
- ④ ”باب المسامح“ للسنندی، ص ۱۵۶۔
- ⑤ ”المسند المتفقہ“، (فصل فی رکعتی الطواف)، ص ۱۵۵
- ⑥ ”العتاوی الہدیۃ“، کتاب المسامح، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶۔

رخسارہ اور کبھی بایاں اور کبھی رخسار اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں حجر اسود کی طرف پھیلائے، یہاں کی دعایہ ہے:

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَزِلْ غَنِيَّ نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ . (1)

حدیث میں فرمایا: ”جب میں چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ مُلْزَم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔“ (2) نہایت خضوع و خشوع و عاجزی و انکسار کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعایہ بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ وَقَفْتُ بِسَابِكٍ وَالتَّزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ اَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاَحْسِنْ عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيَّ وَجَسَدِيَّ عَلٰى النَّارِ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِعَبْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيْ عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اَهْلَانَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ

يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِزَّنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاكْفِنَا كُلَّ سُوءٍ وَقَبِّلْنَا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا اَعْطَيْتَنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَكْرَمِ وَفِدِكَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نِعْمَاتِكَ وَاَفْضَلُ صَلَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ اَنْبِيَائِكَ وَجَمِيْعِ رُسُلِكَ وَاَصْفِيَّاتِكَ وَعَلٰى اِلٰهِ وَصَحْبِهِ وَاَوْلِيَائِكَ . (3)

1. اے قدرت والے! اے بزرگ! تو نے مجھے جو نعمت دی، اس کو مجھ سے ناکل نہ کر۔ ۱۲

2. ... "الفنای الرضویہ"، ج ۱، ص ۷۴۲.

3. اَللّٰہی! میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چپٹ ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا، اے اللہ (عزوجل)! میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کر دے، اے اللہ (عزوجل)! جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لیے مجھدہ کرنے سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں، اے اللہ (عزوجل)! اے اس آزاد گھر کے مالک! تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ، دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔

اے کریم! اے بخشنے والے! اے غالب! اے جبار! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! اے اس آزاد گھر کے مالک! ہماری گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مرؤد سے ہم کو پندہ دے اور ہر بُرائی سے ہماری کفایت کر اور جو کچھ تو نے دیا اُس پر قانع کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزت والے وفد میں ہم کو کر دے، اَللّٰہی! تیرے ہی سے حمد ہے تیری نعمتوں پر اور افضل دُرود انبیاء کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں اور برگزیدہ لوگوں پر اور اُن کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر۔ ۱۳

مسئلہ ۲۰: ملتزم کے پاس نماز طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔^(۱) (منک)

(زم زم کی حاضری)

(۱۸) پھر زم زم پر آؤ اور ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچو، ورنہ بھرنے والوں سے لے لو اور کعبہ کو مونہہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیو، ہر بار بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لو، باقی بدن پر ڈال لو یا مونہہ اور سر اور بدن پر اس سے مسح کر لو اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”زم زم جس مراد سے پیا جائے اُسی کے لیے ہے۔“^(۲) اس وقت کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا مُّقْبَلًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔^(۳)

یا وہی دعائے جامع پڑھو اور حاضری مکہ معظمہ تک تو بار بار پینا نصیب ہوگا، کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کو پیو، کبھی عذاب قبر سے محفوظی کو، کبھی محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑھانے کو، کبھی وسعت رزق، کبھی شفاء امراض، کبھی حصول علم وغیرہا خاص خاص مُرادوں کے لیے پیو۔

(۱۹) وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے۔ ”ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو کھ بھر نہیں پیتے۔“^(۴)

(۲۰) چاہے زم زم کے اندر نظر بھی کرو کہ بحکم حدیث دافعِ نفاق ہے۔^(۵)

(صفا و مروہ کی سعی)

(۲۱) اب اگر کوئی عذر مکان وغیرہ کا نہ ہو تو ابھی، ورنہ آرام لے کر صفا مروہ میں سعی کے لیے پھر حجرِ اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور نہ ہو سکے تو اس کی طرف مونہہ کر کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ اور

① ”المسند المتقسط“، (فصل فی صفة الشروع فی الطواف)، ص ۱۳۸۔

② ”مس ابن ماجہ“، کتاب الماسک، باب الشرب من رم رم، الحدیث ۳۰۶۲، ص ۲۶۶۲۔

③ اے اللہ (عزوجل) امیں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲۔

④ ”مس ابن ماجہ“، کتاب الماسک، باب الشرب من رم رم، الحدیث: ۳۰۶۱، ص ۲۶۶۲۔

⑤ ”العتاوی الرصویة“، ج ۱۰، ص ۷۴۲۔

درود پڑھتے ہوئے فوراً باب صفا سے جانب صفا روانہ ہو، دروازہ مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالو اور دہنا پہلے جوتے میں ڈالو اور یہ ادب ہر مسجد سے آتے ہوئے ہمیشہ ملحوظ رکھو اور وہی دعا پڑھو، جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھنے کے لیے مذکور ہو چکی ہے۔

مسئلہ ۲۱: بغیر عذر اس وقت سعی نہ کرنا مکروہ ہے کہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۲۲: جب طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو واپس آ کر حجر اسود کا استلام کر کے سعی کو جائے اور سعی نہ کرنی ہو تو استلام کی ضرورت نہیں۔^(۱) (عکبری)

مسئلہ ۲۳: سعی کے لیے باب صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازہ سے جائے گا جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

(۲۲) ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتارنا چڑھ کر کعبہ معظمہ نظر آئے اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی پر چڑھنے سے حاصل ہے یعنی اگر مکان اور دیواریں درمیان میں نہ ہوتیں تو کعبہ معظمہ یہاں سے نظر آتا، اس سے اوپر چڑھنے کی حاجت نہیں بلکہ مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف اور بد مذہبوں اور جاہلوں کا فعل ہے کہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں اور سیڑھی پر چڑھنے سے پہلے یہ پڑھو:

أَهْدَأْ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ۖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَتَمَرَهُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا ۖ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿۲۰﴾^(۲)

پھر کعبہ معظمہ کی طرف موڑ کر کے دونوں ہاتھ موڑھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورۃ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و درود پڑھو اور اپنے لیے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرو کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے، یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور یہ پڑھو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدٰنَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَوْلٰنَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَلْهَمَّنَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدٰی لَوْ لَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِیْهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَاَعَزَّ جُنْدُهُ وَهَزَمَ

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساسک، الباب الخامس، فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶۔

② میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ (عزوجل) نے پہلے ذکر کیا۔ ”بے شک صفا و مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانوں سے ہیں جس نے حج عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ (عزوجل) بدلہ دینے والا، جاننے والا ہے۔“ ۱۳

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں، نہ اس طرح جیسا بعض جاہل ہتھیلیاں کعبہ معظمہ کی طرف کرتے ہیں اور اکثر مطوف ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں، یوہیں تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور جب تک دعا مانگے اٹھائے رہے، جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دے پھر سعی کی نیت کرے، اس کی نیت یوں ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي

(۲۳) پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلے ذکر و درود برابر جاری رکھے، جب پہلا میل آئے (اور یہ صفا سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہے کہ بائیں ہاتھ کو سبز رنگ کا میل مسجد شریف کی دیوار سے متصل ہے) یہاں سے مرد درود نا شروع کریں (مگر نہ حد سے زائد، نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسرے سبز میل سے نکل جائیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ط وَتَعْلَمَ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَزِيُّ الْكَرِيمُ ط اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ خَجًا مُبْرُورًا وَسَعْيًا مُشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ط رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱)

(۲۴) دوسرے میل سے نکل کر آہستہ ہو لو اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ مروہ تک پہنچو یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا لہذا بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائے کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے یہاں بھی اگرچہ رتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف مونہہ کر کے جیسا صفا پر

= میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول و انبیاء و ملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اَللّٰہی! میرے لیے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچ، اَللّٰہی! اپنے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری خطا بخش دے۔ اَللّٰہی! تجھ سے ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہرید سے غفوعہ عفت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور عافیت کی پہنچگی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور دیموں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں۔ اَللّٰہی! تو درود و سلام و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر بقدر رشاد تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے اور بقدر و رازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔ ۱۲

① اے پروردگار! بخش اور رحم کر اور درگزر کر اُس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے، بیشک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش، اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اور میرے والدین اور جمع مؤمنین و مومنات کو بخش دے، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچ۔ ۱۲

کیا تھا تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا و درود و دعا یہاں بھی کر دینا ایک پھیرا ہوا۔

(۲۵) پھر یہاں سے صفا کوڈ کر دوڑ دوڑ دوائیں پڑھتے ہوئے جاؤ، جب سبز میل کے پاس پہنچو اسی طرح دوڑو اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہو لو پھر آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مردہ پر ختم ہوا اور ہر پھیرے میں اسی طرح کرو اس کا نام سعی ہے۔ دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مردہ تک دوڑ کر گیا تو برا کیا کہ سنت ترک ہوئی، مگر دم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں اضطباع نہیں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ ٹھہر جائے کہ بھڑکم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہوگا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جا نور پر سوار ہو کر سعی کرتا ہے تو اس درمیان میں جا نور کو تیز چلائے مگر اس کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴: اگر مردہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مردہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا، اب کہ صفا سے مردہ کو جائے گا یہ پہلا پھیرا ہوا۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: جو شخص احرام سے پہلے بیہوش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھی نیابتہ سعی کر سکتے ہیں۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۲۶: سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو، لہذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے، خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا، احرام سے قبل سعی نہیں ہو سکتی اور حج کی سعی اگر وقف عرفہ کے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈا لی پھر سعی کی تو سعی ہو گئی مگر چونکہ واجب ترک ہوا لہذا دم واجب ہے۔^(۳) (لباب)

مسئلہ ۲۷: سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، حیض والی عورت اور جنب بھی سعی کر سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جب کہ عذر نہ ہو، لہذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹا ہوا گیا تو حالت عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو ذم واجب ہے۔^(۵) (لباب)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامت، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ح ۱، ص ۲۲۷

② "المسند المتقسط"، (باب سعی بین صفا و المروۃ، فصل فی شرائط صحۃ سعی)، ص ۱۷۴

③ "لباب المسامت"، ص ۱۷۴۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامت، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ح ۱، ص ۲۲۷

⑤ "لباب المسامت"، (باب سعی بین صفا و المروۃ، فصل فی واجباتہ)، ص ۱۷۸۔

مسئلہ ۲۹: سعی میں ستر عورت سنت ہے یعنی اگرچہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گناہ فرض کے ترک کا ہوا، دوسرا ترک سنت کا۔^(۱) (منک)

(ایک ضروری نصیحت)

بعض عورتوں کو میں نے خود دیکھا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ اُن کی کلائیوں اور گلا کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے۔ یوہیں ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو یہاں کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتے دیکھ، حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اُسی فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کیے۔ وہ بھی کہاں بیٹے اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور اُن کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں حالانکہ طواف یا بوسہ حجر اسود وغیرہا ثواب کے لیے کیا جاتا ہے مگر وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں لہذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کیساتھ توجہ کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انھیں بتا کید ایسی حرکات سے منع کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۰: مستحب یہ ہے کہ با وضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

مسئلہ ۳۱: مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔^(۲) (در مختار)

امام احمد وابن ماجہ وابن حبان، مطلب بن ابی وداعہ سے راوی، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر کے سامنے تشریف لاکر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی۔^(۳)

مسئلہ ۳۲: سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے، اگر متفرق طور پر کیے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہوگئی، ہاں اگر سعی کرتے میں جماعت قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو، بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کر لے۔^(۴) (عالمگیری)

① "المسند المتقسط"، (باب سعی بین صعا و المروۃ، فصل فی مسہ)، ص ۱۷۹

② "الذکر المختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۸۹۔

③ "المسند" للإمام احمد، الحدیث ۲۷۳۱۳، ح ۱۰، ۳۵۴۔

④ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب المسامح، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۷

مسئلہ ۳۳: سعی کی حالت میں فضول و بیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہیے نہ کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہو، واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف و سعی کا نام ہے۔ قرآن و تمتع والے کے لیے یہی عمرہ ہو گیا اور افراد والے کے لیے یہ طواف طواف قدوم یعنی حاضری دربار کا مجرا۔

مسئلہ ۳۴: حج کرنے والا مکہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طواف قدوم ساقط ہو گیا مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور ذم وغیرہ واجب نہیں۔^(۱) (جوہرہ، رد المحتار)

(۲۶) قارن یعنی جس نے قرآن کیا ہے اس کے بعد طواف قدوم کی نیت سے ایک طواف و سعی اور بجالائے۔
(۲۷) قارن اور مفرد یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، لبیک کہتے ہوئے مکہ میں ٹھہریں۔ اُن کی لبیک دسویں تاریخ زمی جمرہ کے وقت ختم ہوگی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آتا ہے مگر تمتع یعنی جس نے تمتع کیا ہے وہ اور مُتَعَمِّر یعنی ہر عمرہ کرنے والا شروع طواف کعبہ معظمہ سے سنگ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طواف و سعی مذکور کے بعد حلق کریں یعنی سارا سر مونڈا دیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔

(سر مونڈانا یا بال کتروانا)

عورتوں کو بال مونڈانا احرام ہے، وہ صرف ایک پورے برابر بال کتروائیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا^(۲) اور سر مونڈانے والوں کے لیے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار^(۳) اور اگر تمتع منیٰ کی قربانی کے لیے جانور ساتھ لے گیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اُسے جائز نہیں، بلکہ قارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی زمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔ پھر تمتع چاہے تو آٹھویں ذی الحجہ تک بے احرام رہے، مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے، اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قیدیں نہ نبھیں گی۔

(۲۸) تنبیہ: طواف قدوم میں اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا، مروہ میں سعی ضرور نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طواف زیارت میں کہ حج کا طواف فرض ہے، جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے یہ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے، عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور سعی میں دوڑنا نہ ہو سکے اور اُس وقت ہو چکا تو اس طواف میں ان چیزوں کی حاجت نہ

① "الجوہرۃ البیروۃ"، الجزء الاول، کتاب الحج، ص ۲۰۹. و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحادیات، ح ۳، ص ۶۶۵

② "صحیح البخاری"، کتاب المعاری، باب حجة الوداع، الحدیث: ۴۴۱۰، ص ۳۶۱

③ "صحیح البخاری"، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الاحلال، الحدیث: ۱۷۲۸، ص ۱۳۵.

ہوگی لہذا ہم نے ان کو مطلقاً ترکیب میں داخل کر دیا۔

(۲۹) مُفَرَّد قَائِن تَوَجُّع کے رَمَل و سَعی سے طوافِ قدوم میں فارغ ہو لیے مگر مُتَمَتِّع نے جو طواف و سَعی کیے وہ عمرہ کے تھے، حج کے رَمَل و سَعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اُس پر طوافِ قدوم ہے نہیں کہ قَائِن کی طرح اس میں یہ امور کر کے فراغت پالے لہذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو بیٹا چاہے، تو جب حج کا احرام باندھے اس کے بعد ایک نفل طواف میں رَمَل و سَعی کر لے اب اسے بھی طوافِ زیارت میں ان امور کی حاجت نہ ہوگی۔

(ایام اقامت میں کیا کریں)

(۳۰) اب یہ سب حجاج (قَائِن، مُتَمَتِّع، مُفَرَّد کوئی ہو) کہ منیٰ کے جانے کے لیے مکہ معظمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں، ایام اقامت میں جس قدر ہو سکے نرا طواف بغیر اضطباع و رَمَل و سَعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لیے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دو رکعت نماز پڑھیں۔

(۳۱) زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لیے شب کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہو لے جائیں۔ یوہیں صفا و مروہ کے درمیان سَعی کے لیے بھی۔

(۳۲) عورتیں نمازِ فردگاہ^(۱) ہی میں پڑھیں۔ نمازوں کے لیے جو دونوں مسجدِ کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔“^(۱) ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلاۃ و سلام کے لیے حاضر ہوتی رہیں۔

(۳۳) اب یا منیٰ سے واپسی کے بعد جب کبھی رات و دن میں جتنی بار کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تین بار کہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرُود بھیجیں اور دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

(طواف میں یہ باتیں حرام ہیں)

(۳۴) طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں:

① بے وضو طواف کرنا۔

- ② کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلاً ران یا آڑا عورت کا کان یا کلائی۔
- ③ بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔
- ④ بلا عذر بیٹھ کر سر کنایا گھٹنوں چلنا۔
- ⑤ کعبہ کو دہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔
- ⑥ طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرتا۔
- ⑦ سات پھیروں سے کم کرنا۔^(۱)

(طواف میں یہ ۱۵ باتیں مکروہ ہیں)

(۳۵) یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

- ① فضول بات کرنا۔
- ② بیچنا۔
- ③ خریدنا۔
- ④ حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔
- ⑤ ذکر یا دعایہ تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔
- ⑥ ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔
- ⑦ زمّل، یا ⑧ اضطباع، یا ⑨ بوسہ سنگ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔
- ⑩ طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہے تو کرائے یا جماعت قائم ہوئی اور اُس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نر میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے۔ یوہیں پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے۔
- ⑪ ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل

① "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۴۴، وغیرہ۔

نہ ز جائز ہیں۔ وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت ادا کرے اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کر لیا ہے تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے۔

۱۶) خطبہ امام کے وقت طواف کرنا۔

۱۷) جماعت فرض کے وقت کرنا، ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی نمازی کی مثل ہے۔

۱۸) طواف میں کچھ کھانا۔

۱۹) پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔^(۱)

(یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں جائز ہیں)

(۳۶) یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں مباح ہیں:

① سلام کرنا۔

② جواب دینا۔

③ حاجت کے لیے کلام کرنا۔

④ فتویٰ پوچھنا۔

⑤ فتویٰ دینا۔

⑥ پانی پینا۔

⑦ حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔^(۲)

(سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں)

(۳۷) سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

① -- "المتاوی الرضویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۴۴، وغیرہ۔

② -- "المتاوی الرضویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغیرہ۔

① بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے۔ یوہیں شرکت جنازہ یا قضاے حاجت یا تجدید وضو کو جانا اگر چہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔

②③ خرید و فروخت۔

④ فضول کلام۔

⑤⑥ صفایا مردہ پر نہ چڑھنا۔

⑦ مرد کا مسے میں بلا غدر نہ دوڑنا۔

⑧ طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔

⑨ ستر عورت نہ ہونا۔

⑩ پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔^(۱)

(طواف وسعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق)

(۳۸) طواف وسعی کے سب مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر ① اضطباع، ② زمل، ③ مسے میں دوڑنا، یہ تینوں باتیں عورتوں کے لیے نہیں۔ ④ مزاحمت کے ساتھ بوسہ سنگ اسود یا ⑤ رکن یمانی کو چھونا یا ⑥ کعبہ سے قریب ہونا یا ⑦ زمزم کے اندر نظر کرنا یا ⑧ خود پانی بھرنے کی کوشش کرنا، یہ باتیں اگر یوں ہو سکیں کہ نامحرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر، ورنہ الگ تھلگ رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔^(۲)

منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾^(۳)

”پھر تم بھی وہاں سے لوٹو جہاں سے اور لوگ واپس ہوئے (یعنی عرفات سے) اور اللہ (عزوجل) سے مغفرت مانگو،

پیشک اللہ (عزوجل) بخشے والا، رحم فرمانے والا ہے۔“

① "امتاعی الرصویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغیرہ۔

② "امتاعی الرصویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغیرہ۔

③ پ ۲، البقرہ: ۱۹۹۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ قریش اور جو لوگ اُن کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا، اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ ”عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔“ (۱)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی، اسی میں ہے کہ یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء و فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا۔

اور حکم فرمایا کہ نمرہ (۲) میں ایک قبہ نصب کیا جائے، اس کے بعد حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا، اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر وطن وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بدال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان و اقامت کہی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (۳)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔“ (۴)

حدیث ۴: مسلم و نسائی و ابن ماجہ و رزین اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مہابات فرماتا ہے۔“ (۵)

حدیث ۵: ترمذی میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کی

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فی الوقوف إلح، الحدیث: ۲۹۵۴، ص ۸۸۱

② عرفات میں ایک مقام ہے۔ ۱۲

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجۃ انبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۲۹۵۰، ص ۸۸۰۔

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب ما جاء ان عرفۃ کلہا موقف، الحدیث: ۲۹۵۲، ص ۸۸۱

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فصل یوم عرفۃ، الحدیث: ۳۲۸۸، ص ۹۰۲۔

سب سے بہتر دعا اور وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء کی یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔^(۱)

حدیث ۶: امام مالک مُرسلاً طلحہ بن عبید اللہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ (عزوجل) کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرماتا شیطان دیکھتا ہے۔“^(۲)

حدیث ۷: ابن ماجہ و بیہقی عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمت کے لیے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی، فرمایا ”میں نے انھیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا۔“ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عرض کی، اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اُس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مَرُوفہ میں صبح کے وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسی دعا کا اعادہ کیا اُس وقت یہ دعا مقبول ہوئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی، ہمارے ماں باپ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ”دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور میری اُمت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اُڑانے لگا اور وادیا کرنے لگا، اُس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔“^(۳)

حدیث ۸: ابو یعلیٰ و بزار و ابن کثیر و ابن حبان جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ (عزوجل) کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرتا؟ ارشاد فرمایا اللہ (عزوجل) کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ (عزوجل) کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔

عرفہ کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مہابات کرتا، ان سے فرماتا ہے: ”میرے بندوں کو دیکھو کہ پرانگندہ سرگرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دُور دُور سے میری رحمت کے

۱ ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفہ، الحدیث: ۳۵۸۵، ص ۲۰۲۱

۲ ”اسموصا“ للإمام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، الحدیث: ۹۸۲، ج ۱، ص ۳۸۶۔

۳ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الماسک، باب الدعاء بعرفة، الحدیث ۳۰۱۳، ص ۲۶۵۹

امیدوار ضرہ ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے۔“ (۱) اور بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے، ”میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں و فلاں حرام کام کرنے والے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔“ (۲)

حدیث ۹: امام احمد و طبرانی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ”آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے، اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۳)

حدیث ۱۰: بیہقی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے پھر توبہ کرے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَيُمَيَّتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اور توبہ کرے، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور پھر توبہ کرے درود پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے، ”اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔“ (۴)

حدیث ۱۱: بیہقی ابوسلیمان دارانی سے راوی، کہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا، حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا: کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اُس کا دروازہ تو جب لوگ اُس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کیے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی، یا امیر المؤمنین! پھر وقوف مَزْدَلٰہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انھیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کھیل اُتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انھیں اجازت ملی۔

① "مسند أبي يعقوب"، الحديث: ۲۰۸۶، ج ۲، ص ۲۹۹.

② "التريعيب و الترهيب"، كتاب الحج، التريعيب في الوقوف بعرفة، إلح، الحديث ۱، ح ۲، ص ۱۲۸.

③ "شعب الإيمان"، باب في المسالك، فصل الوقوف بعرفات، إلح، الحديث ۴۰۷۱، ح ۳، ص ۴۶۱.

④ "شعب الإيمان"، باب في المسالك، فصل الوقوف بعرفات... إلح، الحديث: ۴۰۷۴، ح ۳، ص ۴۶۳.

عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ (عزوجل) کے زوار و مہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! غلاف کعبہ سے لپٹنا کس لیے ہے؟ فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہے وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یہ اُسے بخش دے۔^(۱) جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک صاف ہونے کا وقت قریب آیا، اس کے لیے تیار ہو جاؤ اور ہدایات پر عمل کرو۔

(۱) ساتویں تاریخ: مسجد حرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا اُسے سنو، اس خطبہ میں منیٰ جانے اور عرفات میں نماز اور وقوف اور وہاں سے واپس ہونے کے مسائل بیان کیے جائیں گے۔

(۲) یوم النحر وہ یہ میں کہ آٹھویں تاریخ کا نام ہے جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفل طواف میں رمل وسیعی کر لے جیسا کہ اوپر گزرا اور احرام کے متعلق جو آداب پیشتر بیان کیے گئے، مثل غسل کرنا، خوشبو لگانا وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے اور نہادھو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے، اس کے بعد طواف کی نماز بدستور ادا کرے، پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

(۳) جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلو۔ اگر آفتاب نکلنے کے پہلے ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے اور زوال کے بعد بھی جاسکتا ہے مگر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے اور ہو سکے تو پیادہ جاؤ کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی، یہ نیکیاں تحفینا اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور اللہ کا فضل اس نبی کے صدقہ میں اس اُمت پر بے شمار ہے۔ جل وعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) راستے بھر لبیک و دعا درود و ثنا کی کثرت کرو۔

(۵) جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ هِدْنِيْ مَنِىْ فَاْمَنْنُ عَلٰى بِمَا مَسَّتْ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَّائِكَ . (۲)

(۶) یہاں رات کو ٹھہرو۔ آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں مسجد خیف میں پڑھو، آج کل بعض مطوفوں نے یہ نکالی ہے کہ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہنچتے ہیں، ان کی نہ مانے اور اس سنت عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑے۔

① "شعب الإيمان"، باب فی المسائل، فصل الوقوف بعرفات، إلخ، الحديث ۴۰۸۴، ج ۳، ص ۴۶۸.

② "الترغيب والترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في الوقوف بعرفة، إلخ، الحديث ۱۶، ج ۲، ص ۱۳۳.

③ الیٰ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے اولیا پر تو نے کیا۔ ۱۳

قافلہ کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔ شبِ عرفہ منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کرو۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشاء و صبح جماعت اولیٰ سے پڑھو کہ شبِ بیداری کا ثواب ملے گا اور با وضو سوؤ کہ رُوح عرش تک بلند ہوگی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلی و طہرائی وغیرہ ماننے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔“

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ
سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي
الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْهُ إِلَّا
إِلَيْهِ. (۱)

(۸) صبح: مستحب وقت نماز پڑھ کر لیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہو یہاں تک کہ آفتاب کو دھیمہ پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے ہے چمکے۔ اب عرفات کو چھو دل کو خیالِ غیر سے پاک کرنے میں کوشش کرو کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کاج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخش دیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا، وسوسے آئیں تو اُن سے لڑائی نہ باندھو کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ، لڑائی باندھی جب بھی تو اور خیال میں پڑے بلکہ وسوسوں کی طرف دھین ہی نہ کرو، یہ سمجھ لو کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لا رہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے، یوں انشاء اللہ تعالیٰ وہ مردود نام واپس جائے گا۔

مسئلہ: اگر عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو حج ہو جائے گا مگر نہ اکیہ کہ سنت کو ترک کیا۔ یو ہیں اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نماز فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو نہ اکیہ اور اگر آٹھویں کو جمعہ کا دن ہے جب بھی زوال سے پہلے منیٰ کو جاسکتا ہے کہ اس پر جمعہ فرض نہیں اور جمعہ کا خیال ہو تو منیٰ میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے، جب کہ امیر مکہ وہاں ہو یا اس کے حکم سے قائم کیا جائے۔

① "المسلك المتقسط"، (فصل في الرواح من منى الى عرفات)، ص ۱۹۰

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اُسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اُس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اُس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو رحمتیں ہیں اُسی کی ملک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے نہ وہ نجات کی کوئی جگہ نہیں، مگر اُسی کی طرف۔ ۱۲

(۹) راستے بھرڈ کرو و روڈ میں بسر کرو، بے ضرورت کچھ بات نہ کرو، لبیک کی بے شمار بار بار کثرت کرتے چلو اور مٹی سے نکل کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ اَرَدْتُ فَاَجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَحَاجَتِيْ مُرُوْرًا وَاَرْحَمِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاَقْضِ بَعْرَفَاتِ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا اَقْرَبَ غَدُوَّةٍ غَدَوْتُهَا مِنْ رِّضْوَانِكَ وَاَبْعَدَ مَا مِنْ مَسْخَطِكَ، اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ غَدَوْتُ وَعَلَيْكَ اَعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاَجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَبَاهِيْ بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ وَالْفَصْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ (۱)

(۱۰) جب نگاہِ جبلِ رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقت قبول ہے۔

(۱۱) عرفات میں اُس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ طے شارِع عام سے بچ کر اُترو۔

(۱۲) آج کے جہوم میں کہ لاکھوں آدمی، ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں۔ اپنے ڈیرے سے جا کر واپسی میں اُس کا ملنا دشوار ہوتا ہے، اس لیے پہچان کا نشان اس پر قائم کر دو کہ دور سے نظر آئے۔

(۱۳) مستورات ساتھ ہوں تو اُن کے بُرقع پر بھی کوئی کپڑا خاص علامت چپکتے رنگ کا لگا دو کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکو اور دل مشغول نہ رہے۔

(۱۴) دو پہر تک زیادہ وقت اللہ (عزوجل) کے حضور زاری اور خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہے۔ حدیث میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَمْدُ يُعْبَدُ وَيُعْبَتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ط

① اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا، میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹولے میں نہ ڈال اور میرے لیے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! میرا چلن اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی نافرمانی سے دور کر۔ اُمّی! میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو اُن میں سے کر جن کے ساتھ قیامت کے دن تو مباحات کرے گا، جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں۔ اُمّی! میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے بہترین مخلوق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۴

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ۖ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱)

اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے:

لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ ۖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدْرِ وَتَشْتِيْبِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الْاَيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ هَذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ الْعَائِدِ مِنَ النَّارِ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِي الْاِسْلَامَ فَلَا تُزِغْهُ عَنِّي حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَمَّا عَلَيَّهِ (۲)

(۱۵) دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو لے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے۔ آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دُعا میں ضعف ہوگا۔ یوہیں پیٹ بھر کھانا سخت زہر اور غفلت و کسل کا باعث ہے، تین روٹی کی بھوک والے ایک ہی کھائے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ کے لیے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور بھوک کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی، حالانکہ اللہ (عزوجل) کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ انوار و برکات لینا چاہو تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر ہو تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ۔ مانو گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانو گے تو اس کا نقصان آنکھوں دیکھ لو گے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کرو تو دیکھو اگلی حالت سے فرق نہ پاؤ جیسی کہ ناجی بچے تو کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نور و ذوق کے لیے جگہ خالی رکھو۔

اندروں از طعام خالی دار تادرو نور معرفت بینی

ع ”بھرا برتن دوبارہ کیا بھرے گا۔“

① ”باب المساسك“ لمسدي، (باب الوقوف بعرفات و احكامه)، ص ۱۹۱

② اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اُس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے، اے اللہ (عزوجل)! تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان اور نگاہ میں نور کر، اے اللہ (عزوجل)! میرے سینے کو کھول دے اور میرے امر کو تسان کر اور حیرتی پناہ مانگتا ہوں سینے کے دوسووں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے، اے اللہ (عزوجل)! میں حیرتی پناہ مانگتا ہوں اُس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اُس کے شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور شر سے آفات زمانہ کے۔ اے اللہ (عزوجل)! یہ امن کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے، اپنے غصے کے ساتھ مجھ کو جہنم سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے اللہ (عزوجل)! جب تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔ ۱۲

(۱۶) جب دوپہر قریب آئے نہاد کہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو۔

(عرفات میں ظہر و عصر کی نماز)

(۱۷) دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمروہ جاؤ۔ سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاجماعت سے عصر پڑھو، بیچ میں سلام و کلام تو کیا معنی، سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں، یہ ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جیسا جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اس کا نائب ہو کر آتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اُسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں اور جس حکمت کے لیے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروب آفتاب تک دُعا کے لیے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہے گی۔

مسئلہ ۱: ملا کر دونوں نمازیں جو یہاں ایک وقت میں پڑھنے کا حکم ہے اس میں پوری جماعت ملنا شرط نہیں بلکہ مثلاً ظہر کے آخر میں شریک ہوا اور سلام کے بعد جب اپنی پوری کرنے لگا، اتنے میں امام عصر کی نماز ختم کرنے کے قریب ہوا یہ سلام کے بعد عصر کی جماعت میں شامل ہوا جب بھی ہوگی۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۲: ملا کر پڑھنے میں یہ بھی شرط ہے کہ دونوں نمازوں میں باحرام ہو، اگر ظہر پڑھنے کے بعد احرام باندھا تو عصر ملا کر نہیں پڑھ سکتا۔ نیز یہ شرط ہے کہ وہ احرام حج کا ہو اگر ظہر میں عمرہ کا تھا عصر میں حج کا ہوا جب بھی نہیں ملا سکتا۔^(۲) (در مختار، عالمگیری)

(عرفہ کا وقوف)

(۱۸) خیال کرو جب شرع کو یہ وقت دُعا کے لیے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اس وقت اور کام میں مشغولی کس قدر بیہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہے یا نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے، پینے، کھچے، چائے اڑانے میں ہیں۔ خبردار! ایسا نہ کرو۔ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہی فوراً موقف یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر و دُعا کا حکم ہے اُس جگہ کو (روانہ ہو جاؤ اور ممکن ہو تو

① "ردالمحتار" کتاب الحج، مطب فی شروط الجمع، ح ۳، ص ۵۹۴۔

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، ح ۳، ص ۵۹۵۔

و"الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب المسائل، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ح ۱، ص ۲۲۸۔

اُونٹ پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبے کچلنے سے محافظت بھی۔

(۱۹) بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں اُن کی نہ سُنو کہ وہ خاص نزولِ رحمتِ عام کی جگہ ہے۔ ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں کہ بطنِ عرنہ^(۱) کے سوا یہ سارا میدانِ موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اُس مجمع میں حاضر ہیں، اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ نہ سمجھیں۔ اُس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیٰ بلکہ ایسے و خضرِ مہیا اسلامِ دونی بھی موجود ہیں، یہ تصور کریں کہ انور و برکات جو مجمع میں اُن پر اتر رہے ہیں اُن کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

(۲۰) افضل یہ ہے کہ ام سے نزدیک جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے، رُوب قبلہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جب کہ ان فضائل کے حصول میں وقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے ام کی دہنی جانب اور بائیں رُوبرو سے افضل ہے۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اُس کا بڑا رکن ہے، وقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں نیت اور رُوب قبلہ ہونا افضل ہے۔

(وقوف کی سنتیں)

وقوف میں یہ امور سنت ہیں:

- ① غسل۔
- ② دونوں خطبوں کی حاضری۔
- ③ دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا۔
- ④ بے روزہ ہونا۔
- ⑤ با وضو ہونا۔
- ⑥ نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

(۲۱) بعض جاہل یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچو اور اُن کی طرف بھی بُرا خیال نہ کرو، یہ وقت اُوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ و زاری کا ہے۔

① بطنِ عرنہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے مسجدِ نمروہ کے پتھم کی طرف یعنی کعبہ معظمہ کی طرف وہاں وقوف ناجائز ہے۔ ۱۲

(وقوف کے آداب)

(۲۲) اب وہ کہ یہاں ہیں اور وہ کہ ڈیروں میں ہیں سب ہمہ تن صدقِ دل سے اپنے کریم مہربان رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور میدانِ قیامت میں حسابِ اعمال کے لیے اس کے حضورِ حاضری کا تصور کریں۔ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کیے گردن ٹھکائے، دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے، تکبیر و تہلیل و تسبیح و لبیک و حمد و ذکر و دعا و توبہ و استغفار میں ڈوب جائے، کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیلِ اجابت و سعادت ہے، ورنہ رونے کا سامنہ بنائے کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی۔ اُٹائے دعا و ذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرے۔

آج کے دن دُعائیں بہت منقول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے چند بار اُسے کہہ لو اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قرآن میں گزار دو کہ بوعده حدیث دعا والوں سے زیادہ پاؤ گے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑو، غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل کرو، اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کر کے بید کی طرح لرز دو اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے۔ اُس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے اس کے ذرے کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں لہذا اُن شفیعوں کا دامن پکڑے، اُس کے عذاب سے اُسی کی پناہ مانگو اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اُس کے غضب کی یاد سے جی کا نپا جاتا ہے اور کبھی اُس کی رحمت عام کی امید سے مڑ جھایا دل نہال ہو جاتا ہے۔

یو ہیں تضرع و زاری میں رہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف بُرج آجائے، اس سے پہلے گوج منع ہے۔ بعض جہد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں، اُن کا ساتھ نہ دو۔ غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو عصر کو ظہر سے ما کر کیوں پڑھنے کا حکم ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمتِ الہی کس وقت توجہ فرمائے، اگر تمہارے چل دینے کے بعد اُتری تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل گئے جب تو پورا بُرجم ہے۔ بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ ہے یہ دو ایک کے لیے ٹھیک ہے اور جب سارا قافلہ ٹھہرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کچھ اندیشہ نہیں۔ اس مقام پر پڑھنے کے لیے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ تین بار پھر کلمہ توحید، اس کے بعد

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ وَاعْصِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاعْفِرْ لِيْ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاَوَّلٰى۔ (۱) تین بار
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مُّبْرُوْرًا وَذَنْبًا مُّغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا لَدَيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
لَكَ صِلَاحِىْ وَنُسْكِىْ وَمَحْيَاىْ وَمَمَاتِىْ وَآلِىْكَ مَا بَيْنِىْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاْنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

۱۔ اے اللہ (عزوجل) مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیز گاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں میری

مغفرت فرما۔ ۱۲

الْقَبْرِ وَ مَوَسَّةِ الصُّدْرِ وَ شَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيئُ بِهِ الرِّيحُ وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيئُ بِهِ الرِّيحُ اللَّهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدَى وَ زَيِّنَا بِالتَّقْوَى وَ اغْفِرْ لَنَا فِي الْأَجْرَةِ وَ الْأُولَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُبَارَكًا.

اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِالذُّعَاءِ وَ قَضَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِالْإِجَابَةِ وَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِعَادَ وَلَا تُنْكَثُ عَهْدَكَ اللَّهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ إِلَيْنَا وَ يَسِّرْهُ لَنَا وَ مَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَبِّرْهُ إِلَيْنَا وَ جَبِّنَا وَ لَا تَنْزِعْ مِنَّا الْإِسْلَامَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَكَانِي وَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَ تَعْلَمُ سِرِّي وَ عَلَانِيَتِي وَ لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي أَمَّا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِينِ وَ ابْتِهَالُ الْيَتَامَى الْمَذْذَبِ الدَّلِيلِ وَ أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَاءَ مَنْ خَضَعْتَ لَكَ رَقَبَتَهُ وَ فَاضَتْ لَكَ غِيَاةُ وَ نَجَلْ لَكَ جَسَدَهُ وَ رَغِمَ أَنْفُهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ رَبِّي شَقِيًّا وَ كُنْ بِي رَوْفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمُسْتَوَلِينَ وَ خَيْرَ الْمُغْطَلِينَ (۱)

اور پہنچتی کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور پند کور ہو چکی اس میں جو دعائیں ہیں انھیں بھی پڑھیں یعنی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حُدَّه لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . متوہار

۱۔ اے اللہ (عزوجل) اس کو حج مبرور کر اور گناہ بخش دے، الہی! تیرے لیے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں، اے اللہ (عزوجل) میری تہذیب و عبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لیے ہے اور تیری طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار! تو ہی میرا وارث ہے، اے اللہ (عزوجل) میں تیری پناہ، گناہوں، عذابِ قبر اور سینہ کے دوسوں اور کام کی پراگندگی سے، الہی! میں سوال کرتا ہوں اُس چیز کی خیر کا جس کو ہوا دیتی ہے اور اُس چیز کے شر سے پناہ، گناہوں جسے ہوا لاتی ہے، الہی! ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مرین کر اور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے، الہی! میں رزق پاکیزہ و مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

الہی! تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا اور بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا، الہی! جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انھیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لیے میسر کر اور جو بُری باتیں تجھے ناپسند ہیں انھیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو اُن سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اُس کو ہم سے جدا نہ کر، الہی! تو میرے مکان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ و مکتوم ہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں، میں نامراد محتاج فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا منقر و معترف ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گنہگار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، اُس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لیے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے، اے پروردگار! تو اپنی دعا سے مجھے بد بخت نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان اور مہربان ہو جا، اے بہتر سوال کیے گئے اور اے بہتر دینے والے! ۱۲۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ . سو بار

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ . سو بار

ابن ابی شیبہ وغیرہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میری اور انبیاء کی دعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّ وَيُجِيبُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي قَلْبِي نُورًا .

اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعِزِّدْ بَكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدْرِ وَتَشْيِيتِ الْأَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلْحِقُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلْحِقُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُ بِهِ الرِّيحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدُّهْرِ . (۱)

اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کفایت ہے اور درود شریف و تلاوت قرآن مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید۔

(۲۳) ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، اب کوشش کروں کہ آئندہ گناہ نہ ہوں اور جو داغ اللہ تعالیٰ نے مجھ اپنی رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

(وقوف کے مکروہات)

(۲۴) یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں:

① غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی جب کہ غروب تک حدود عرفات سے باہر نہ ہو جائے ورنہ حرام ہے۔

① ”المسلك المتقسط“، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه)، ص ۲۰۱.

”المصنف“ لابس ابی شیبہ، کتاب الحج، ما يقال عشية عرفة الخ، ج ۴، ص ۴۷۳،

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے دوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اُس کی بُرائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اُس کی برائی سے جسے ہوا اُڑاتی ہے اور آفات دہر کی بُرائی سے۔ ۱۲

② نماز عصر و ظہر مانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر۔

③ اُس وقت سے غروب تک کھانے پینے، یا

④ توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا۔

⑤ کوئی دنیوی بات کرنا۔

⑥ غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا۔

⑦ مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔^(۱)

تنبیہ: موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے سختی المقدور بچو ہاں جو مجبور ہے معذور ہے۔

(ضروری نصیحت)

تنبیہ ضروری ضروری اشد ضروری..... بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں، نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں، نہ کہ کعبہ معظمہ کے سامنے، نہ کہ طواف بیت الحرام میں۔ یہ تمہارے بہت امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں مونہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو، یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ خاص دربار میں حاضر ہو۔ بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھ سکتا ہے تو اللہ (عزوجل) واحد قہر رکی کنیریں کہ اُس کے خاص دربار میں حاضر ہیں اُن پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی ﴿وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰی﴾۔^(۲) ہاں ہاں ہوشیار! ایمان بچے ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جاتا اور ایک گنہ ہلاک گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے، الہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

(وقوف کے مسائل)

مسئلہ ۱: وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوع فجر تک ہے۔ اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا ہلال دکھائی نہ دیا، ذیقعدہ کے تیس دن پورے کر کے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے، بعد کو ثابت ہوا کہ انتیس کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوگی اور وقوف

① - "المنآوی الرضویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۴۹، وغیرہ۔

② ... پ ۱۴، النحل: ۶۰۔

دسویں تاریخ کو ہوا مگر ضرورت یہ جائز مانا جائے گا اور اگر دھوکا ہوا کہ آٹھویں کو نویں سمجھ کر وقوف کیا پھر معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر گواہوں نے رات کے وقت گواہی دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کر سکتا ہے، تو وقوف لازم ہے وقوف نہ کریں تو حج فوت ہو جائے گا اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور جو تھوڑے لوگ جلدی کر کے جائیں تو صبح سے پیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہیں ان کو وقوف نہ ملے گا، تو اس شہادت کے موافق عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کرے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۳: جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام سے ایک دن پہلے وقوف کریں گے، تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ ان پر بھی ضرور ہے کہ اسی دن وقوف کریں، جس دن امام وقوف کرے اگرچہ ان کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔^(۳) (منک)

مسئلہ ۴: تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے خواہ اُسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو، با وضو ہو یا بے وضو، جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اُسے حج مل گیا یعنی اب اُس کا حج فاسد نہ ہوگا جب کہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں تھا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اُس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یا کسی اور نے اُس کی طرف سے احرام باندھ دیا اگرچہ اس احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اُس کا احرام اس کے احرام کے متنافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ محرم ہو گیا دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کے کپڑے اتار کر تہ بند باندھ دے بلکہ یہ کہ اُس کی طرف سے نیت کرے اور لپیک کہے۔^(۴) (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۵: جس کا حج فوت ہو گیا یعنی اُسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی افعال ساقط ہو گئے اور اُس کا احرام عمرہ کی

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۹، وغیرہ.

② "باب الماسک" و "المسک المتقسط"، (باب الوقوف بعرفات و احکامہ، فصل فی اشتیاء یوم عرفہ)، ص ۲۱۲.

③ "باب الماسک"، (باب الوقوف بعرفات و احکامہ، فصل فی اشتیاء یوم عرفہ)، ص ۲۱۲.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۹.

والجوهرة النيرة کتاب الحج، الجزء الأول، ص ۲۰۹.

طرف منتقل ہو گیا لہذا عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: آفتاب ڈوبنے سے پہلے ازدحام کے خوف سے حدود عرفات سے باہر ہو گیا اُس پر ذم واجب ہے، پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو ذم معاف ہو گیا اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو ساقط نہ ہوا اور اگر سواری پر تھا اور جانور اُسے لے کر بھاگ گیا جب بھی ذم واجب ہے۔ یوہیں اگر اُس کا اونٹ بھاگ گیا یہ اُس کے پیچھے چل دیا۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۷: حُرُم نے نماز عشاء نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے مگر پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ جاتا رہے گا تو نماز چھوڑے اور عرفات کو جائے۔^(۳) (جوہرہ) اور بہتر یہ کہ چلتے میں پڑھ لے بعد کو اعادہ کرے۔^(۴) (منک)

مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا أَلْفُتُمْ مِّنْ غَزَاةٍ فَادْخُلُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوا كَمَا هَدَيْتُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ﴾^(۵)

”جب عرفات سے تم واپس ہو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک، اللہ عزوجل کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسے اُس نے تمہیں بتایا اور بیشک اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔“

(حدیث ۱۰: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی، جب صبح ہوئی اُس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی، پھر قسواء پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اُجالا ہو گیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔^(۶)

۱ ”افتاویٰ الہمدیہ“، کتاب المماسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۹

۲ ”باب المماسک“، (باب الوقوف بعرفات و احکامہ، فصل فی الذبح قبل الغروب)، ص ۲۱۰

۳ ”الجوهرة النيرة“، کتاب الحج، الجزء الأول، ص ۲۰۹

۵ پ ۲، البقرہ ۱۹۸

۶ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث؛ ۲۹۵۰، ص ۸۸۰

(حدیث ۲:) تہمتی محمد بن قیس بن مخزوم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ: ”اے اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔“ (۱)

(۱) جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مزدلفہ کو چلو اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے مگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار نہ کرو۔

(۲) راستے بھڑک روڑ روڈ و دعا و لیلیک و بکا میں مصروف رہو۔ اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَقْضُ وَاِلَيْ رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِكَ رَهْبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَسْفَقْتُ فَاَقْبِلْ
نُكْرِيْ وَاَعْظِمْ اَجْرِيْ وَتَقْبِلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاعْطِنِيْ سُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا
اٰخِرَ عَهْدِنَا مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِيفِ الْعَظِيْمِ وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيْرَةً بِلُطْفِكَ الْعَمِيْمِ . (۲)

(۳) راستہ میں جہاں گنجائش پاؤ اور اپنی یاد دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہوا اتنی دیر اتنی دور تیز چلو پیدل ہو خواہ سوار۔

(۴) جب مزدلفہ نظر آئے بشرط قدرت پیدل ہو لینا بہتر ہے اور نہا کر داخل ہونا افضل، مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ هَذَا جَمْعٌ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ حَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ
وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَسْأَلُكَ بِوَرِّ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ
وَتَرْحَمَنِيْ وَتَجْمَعَ عَلَيَّ الْهُدَى اَمْرِيْ وَتَجْعَلَ الْقَوِي زَادِيْ وَذُخْرِيْ وَالْاٰخِرَةَ مَابِيْ وَهَبْ لِيْ رِضَاكَ غَنِيْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا مَنْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ اَعْطِنِي الْخَيْرَ كُلُّهُ وَاصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ

- ۱۔ ”معرفة المس والاثار“، كتاب المسامك، باب الاختيار في الدع من المردلة، الحديث ۳۰۴۵، ج ۴، ص ۱۱۷
- ۲۔ اے اللہ (عزوجل) ! میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیری ناخوشی سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ (عزوجل) ! اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاجتیں آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔ ۱۲

حَرَمٌ لِّحُمَىٰ وَعَظْمَىٰ وَشَحْمَىٰ وَشَعْرَىٰ وَمَسَاوِرَ جَوَارِحِي عَلَى النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ط (1)

مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نماز

(۵) وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبل قزح کے پاس راستہ سے بچ کر اتر دو ورنہ جہاں جگہ ملے۔

(۶) غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا۔ اونٹ کھولنے، اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ مغرب و عشا پڑھو اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھو، نہ عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب وقت مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لو گے عشا کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشا میں بہ نیت ادا، نہ بہ نیت قضا حتی الامکان امام کے ساتھ پڑھو۔ مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاشرہ کی جماعت ہوگی عشا کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب و عشا کی سنتیں اور وتر پڑھو اور اگر امام کے ساتھ جماعت نہ مل سکے تو اپنی جماعت کر لو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

مسئلہ ۱: یہ مغرب وقت عشا میں پڑھنی اُسی کے لیے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستہ سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔ (رد المحتار) (2)

مسئلہ ۲: اگر مزدلفہ کے آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشا کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی، تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔ (3) (در مختار)

مسئلہ ۳: اگر مزدلفہ میں مغرب سے پہلے عشا پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہوگئی خواہ وہ شخص صاحب ترتیب ہو یا نہ ہو۔ (4) (در مختار، طحاوی)

① اے اللہ (عزوجل) ! یہ جمع (مزدلفہ) ہے میں تجھ سے تمام خیر کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ (عزوجل) ! مفقود حرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب! میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کر دے اور تقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی رہ۔ اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے! مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی بُرائی سے بچا، اے اللہ (عزوجل)! میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضا کو جہنم پر حرام کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! ۱۲۔۱

② "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی الرفع من عرفات، ح ۳، ص ۶۰۱

③ "الدر المختار"، کتاب الحج، ح ۳، ص ۶۰۱

④ (مرجع السابق، ص ۶۰۲۔ حاشیہ انطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الحج، ح ۱، ص ۵۰۴)

مسئلہ ۴: اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵: عرفات میں ظہر و عصر کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶: دونوں نمازوں کے درمیان میں سنت و نوافل نہ پڑھے۔ مغرب کی سنتیں بھی بعد عشاء پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشاء کے لیے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو سنت ترک ہوئی مگر ذم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

(۷) نمازوں کے بعد باقی رات ذکر و لبیک و درود و دعا و زاری میں گزارو کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علما نے اس رات کو شب قدر سے بھی افضل کہا۔ زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے تو باطہرت سورہ کو فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے اٹھ بیٹھو کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات و طہارت سے فارغ ہو لو، آج نماز صبح بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی، کوشش کرو کہ جماعت امام بلکہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشاء و صبح جماعت سے پڑھنے والا بھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

(۸) اب دربار اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا، ہاں ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں، کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

(مزدلفہ کا وقوف)

مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر^(۵) کے سوا جہاں گنجائش پاؤ وقوف کرو اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھو یعنی لبیک کی کثرت کرو اور ذکر و درود و دعا میں

① .. "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۰۲.

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب فی الرفع من عرفات، ج ۳، ص ۶۰۰.

③ "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب فی الرفع من عرفات، ج ۳، ص ۶۰۰.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۱.

⑤ .. کہ اس میں وقوف جائز نہیں۔ ۱۳

مشغول رہو یہاں کے لیے بعض دعائیں یہ ہیں:

اللَّهُمَّ اغْمِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَايَا وَعَمْدِيْ وَكُلْ ذَاكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزَنِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْبَخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَاَنْ تَغْفِرَ عَنِّي مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَاَنْ تُرْضِيَ عَنِّي الْخُصُومَ وَالْفُرَمَاءَ وَاَصْحَابَ الْحَقُوْقِ اللَّهُمَّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَمِنْ غَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ لَا اِيْمٍ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الْمُدْجَالِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَاِذَا اَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الْغَرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفِيْدِ الْمُتَقَبِّلِيْنَ اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِيْ هَذَا الْجَمْعِ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهَا وَاَنْ تُصْلِحَ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَاَنْ تُصْرِفَ عَنِّي السُّوءَ كُلَّهُ فَاِنَّهُ لَا يَفْعَلُ ذَاكَ غَيْرُكَ وَلَا يَخُوْذُ بِهِ اِلَّا اَنْتَ اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَحْشَكَ كَاثِبِيْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتٰى اَلْفِكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوِكَ وَلَا تُشَقِّبْنِيْ بِمَعْصِيَّتِكَ وَخِرْلِيْ مِنْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قُدْرِكَ حَتٰى لَا اُحِبُّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتَّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَالْضَّرِيْءَ عَلٰى مَنْ ظَلَمْتَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ لَأْرِيْ وَاَقْرُبْ بِذَلِكَ عَيْنِيْ. (1)

① اے اللہ (عزوجل)! میری خطا اور جہل اور زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب کو بخش دے، اے اللہ (عزوجل)! میرے تمام گناہ معاف کر دے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا بلا کوشش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کیے، اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی و سستی سے اور تیری پناہ غم و حزن سے اور تیری پناہ بزدلی و بخل اور دین کی گرائی اور مردوں کے غلبہ سے اور سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کر دے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کر اور خصوم و غرما اور حق داروں کو راضی کر دے، اے اللہ (عزوجل)! میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا دلی و مولیٰ ہے، اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ غلبہ دین اور غلبہ دشمن سے اور اس ہر گت سے جو طاعت میں ڈالنے والی ہے اور سچ و جہال کے فتنہ سے۔

اے اللہ (عزوجل)! مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور بُرائی کر کے استغفار کرتے ہیں۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول و قد ہیں، اے اللہ (عزوجل)! اس مزدقہ میں میرے لیے ہر خیر کو جمع کر دے اور میری ہر حالت کو درست کر دے اور ہر بُرائی کو مجھ سے بھڑکے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا، =

- مسئلہ ۸:** وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اوجالا ہونے تک ہے۔ اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو وقوف ہو گیا اور وقوف عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔^(۱) (عالمگیری)
- مسئلہ ۹:** طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ ازدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)
- مسئلہ ۱۰:** نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو نہ کیا مگر اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿لَإِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ فَرَائِضُكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۖ فَمَنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا ۖ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنْ الْتَقَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالْعَلَمُونَ أَتُكْمِلُهُمُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝﴾^(۴)

= اے اللہ (عزوجل) اتیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو پاؤں اور چار پاؤں پر چپنے والے کے شر سے، اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو ایسا کر دے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقویٰ کے ساتھ مجھ کو بہرہ مند کر اور گناہ کر کے بد بخت نہ بنوں اور اپنی قضا میرے لیے بہتر کر اور جو تو نے مقدم کیا ہے اس میں برکت دے، یہاں تک کہ جو تو نے مؤخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کروں اور جو تو نے جلد کر دیا، اس کی تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور میری تو نگری میرے نفس میں کر اور کان، آنکھ سے مجھ کو متنبہ کر اور ان کو میرا وارث نہ کر اور جو مجھ پر ظلم کرے، ان پر مجھے فتح مند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر۔^(۲)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المسامک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۰.

② ... المرجع السابق، ص ۲۳۱.

③ ... المرجع السابق.

④ ... پ ۲، البقرة: ۲۰۰-۲۰۳.

”پھر جب حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ (عزوجل) کا ذکر کر دو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور بعض آدمی یوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اُس کے لیے کچھ حصہ نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کی کمائی سے ان کا حصہ ہے اور اللہ (عزوجل) جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ (عزوجل) کی یاد کر دو گئے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دوزخ میں چلا جائے اُس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں پر ہیزگار کے لیے اور اللہ (عزوجل) سے ڈر اور جان لو کہ تم کو اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطنِ محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بچ والے راستہ سے چلے جو جَمْرُہ ثَمَیْم سے گویا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اُس پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطنِ وادی سے رَمی کی پھر محسر میں آ کر تَرِیْتھ اونٹ اپنے دستِ مبارک سے محرف مائے پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وید یا بقیہ کو انھوں نے نحر کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی قربانی میں انھیں شریک کر لیا۔ پھر حکم فرمایا کہ ”ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔“ دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شور باپیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز ملتے میں پڑھی۔^(۱)

حدیث ۲: ترمذی شریف میں انھیں سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ: اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادیِ محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ: چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رَمی کریں اور یہ فرمایا کہ: شاید اس سال کے بعد اب میں تمہیں نہ دیکھوں گا۔^(۲)

حدیث ۳: صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یومِ انحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رَمی کی اور اس کے بعد کے دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔^(۳)

حدیث ۴: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جَمْرُہ ثَمَیْم کی رَمی کے پاس پہنچے تو کعبہ معظمہ کو

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۲۹۵۰، ص ۸۸۰

② ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ما جاء فی الافاص من عرفات، الحدیث ۸۸۶، ص ۱۷۳۵

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب بیال وقت استحباب الرمی، الحدیث: ۳۱۶۱، ص ۸۹۲

بائیں جانب کیا اور منی کو دہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر بکسیر کہی پھر فرمایا کہ: ”اسی طرح انھوں نے زمی کی جنم پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔“ (1)

حدیث ۵: امام مالک نافع سے راوی، کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہلے جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرتے بکسیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔ (2)

حدیث ۶: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ زمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اُس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔“ (3)

حدیث ۷: ابن خزیمہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مناسک میں آئے، جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا، اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا، پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ تم شیطان کو رحم کرتے اور ملت ابراہیم کا اتباع کرتے ہو۔ (4)

حدیث ۸: بزار انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمروں کی زمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔“ (5)

حدیث ۹: طبرانی و حاکم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں، ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ ”جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں، ایب نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔“ (6)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب رمی الحمار بسبع حصیات، الحدیث ۱۷۴۸، ۱۷۵۰، ص ۱۳۷.

② ”الموطا“، بإمام مالک، کتاب الحج، باب رمی الحمار، الحدیث: ۹۴۷ ج ۱، ص ۳۷۲.

③ ”المعجم الأوسط“، باب العین، الحدیث ۴۱۴۷، ج ۳، ص ۱۵۰.

④ ”المستدرک“، للحاکم، کتاب المساک، باب رمی الحمار و مقدار الحصی، الحدیث ۱۷۵۶، ج ۲، ص ۱۲۲.

⑤ ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی رمی الحمار... إلح، الحدیث ۳، ج ۲، ص ۱۳۴.

⑥ ”المعجم الأوسط“، باب الالف، الحدیث: ۱۷۵۰، ج ۱، ص ۴۷۴.

حدیث ۱۲۱۰: صحیح مسلم میں اُمّ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مونڈانے والوں کے لیے تین بار دُعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔^(۱) اس کے مثل ابو ہریرہ و مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔“^(۲)

حدیث ۱۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سر مونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔“^(۳)

(۱) جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے، امام کے ساتھ منیٰ کو چلو اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں بھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھو لو، کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بناؤ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تینوں دن جبرو پر رہنے کے لیے یہیں سے کنکریاں لے لو یا سب کسی اور جگہ سے لو مگر نہ نجس جگہ کی ہوں، نہ مسجد کی، نہ جمرہ کے پاس کی۔

(۲) راستہ میں پھر بدستور ذکر کرو، دُعا دُور دو کثرت لبیک میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَلْفُتُّ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَعْتُ وَإِلَيْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَهْبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِي وَعَظِّمْ أَجْرِي وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي^(۴)

(۳) جب وادی محسر^(۵) پہنچو پانچ سو پینتالیس ہاتھ بہت جلد تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھتے جاؤ:

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب تفصیل الحلق علی التقصیر إلح، الحدیث: ۳۱۵۰، ص ۸۹۴

② ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی حق الرأس بمس، الحدیث: ۳، ج ۲، ص ۱۳۵

③ ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی حق الرأس بمس، الحدیث: ۳، ج ۲، ص ۱۳۵

④ اے اللہ (عزوجل) میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری طرف رجوع کی اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر زیادہ کر اور میری عجزی پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری دُعا مستجاب کر۔ ۱۲

⑤ یہ منیٰ و مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے دونوں کی حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر ۵۴۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب قبل آ کر ٹھہرے اور ان پر عذاب ابابیل اترتا تھا لہذا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذاب الہی سے بچنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِغَضَابِكَ وَغَافِلًا قَبْلَ ذَٰلِكَ . (۱)
(۲) جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھو جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

(جمرة العقبہ کی رمی)

(۵) جب منیٰ پہنچو سب کاموں سے پہلے جمرة العقبہ (۲) کو جاؤ جو ادھر سے پچھلا جمرة ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا، نالے کے وسط میں سواری پر جمرة سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہو کہ منیٰ دہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جمرة کی طرف منہ ہو سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر سیدھا ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو ہر ایک پر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ رِضًا لِلرَّحْمَنِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مُشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا . (۳) کہہ کر مارو۔ (۴) بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرة تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں۔ اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی، پہلی کنکری سے لیکر موقوف کردو، اللہ اکبر کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ جب بھی حرج نہیں۔

(۶) جب سات پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہرو، فوراً ذکر و دعا کرتے پلٹ آؤ۔

(رمی کے مسائل)

مسئلہ: سات سے کم جائز نہیں، اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہیں تو دم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دے۔ (۵) (رد المحتار)

- ① اے اللہ (عزوجل) اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔ ۱۲
- ② منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرة کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرة اولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرة وسطیٰ اور اخیر کا کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے جمرة اخیرہ۔ ۱۳
- ③ اللہ (عزوجل) کے نام سے، اللہ (عزوجل) بہت بڑا ہے، شیطان کے ذلیل کرنے کے لیے، اللہ (عزوجل) کی رضا کے لیے، اے اللہ (عزوجل) اسکو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔ ۱۴
- ④ یا صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر مارو۔ ۱۵
- ⑤ ”رد المحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرة العقی، ح ۳، ص ۸، ۶۰

مسئلہ ۲: کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ خلاف سنت ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمم جائز ہے کنکر، پتھر، مٹی یہاں تک کہ اگر خاک پھینکی جب بھی زمی ہوگئی مگر ایک کنکری پھینکنے کے قائم مقام ہوئی۔ موتی، عنبر، مشک وغیرہا سے زمی جائز نہیں۔ یوہیں جواہر اور سونے چاندی سے بھی زمی نہیں ہو سکتی کہ یہ تو پنچھا اور ہوئی مارنا نہ ہوا، بیگنی سے بھی زمی جائز نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جمرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود ہو جاتی ہیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھائی جاتی ہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو اُن سے زمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو نہیں مگر دھو لینا مستحب ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: اس زمی کا وقت آج کی فجر سے گیارہویں کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے فجر تک مکروہ۔ یوہیں دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عذر کے سبب ہو مثلاً چرواہا ہوں نے رات میں زمی کی تو کراہت نہیں۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

(حج کی قربانی)

(۷) اب زمی سے فارغ ہو کر قربانی میں مشغول ہو، یہ قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم بالدار پر واجب ہے اگر چہ حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے۔ قارن اور متمتع پر واجب اگر چہ فقیر ہو اور مفرد کے لیے مستحب اگر چہ غنی ہو۔ جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الحمرة العقی، ج ۳، ص ۶۰۸.

② ... المرجع السابق، ص ۶۰۷.

③ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الحمرة العقی، ج ۳، ص ۶۰۸.

④ ”رد لمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الحمرة العقی، ج ۳، ص ۶۰۹.

⑤ ... المرجع السابق، ص ۶۱۰.

⑥ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الحمرة العقی، ج ۳، ص ۶۱۰.

مسئلہ ۱: محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو، نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے، وہ اگر قرآن یا تنصیح کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین توجج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد، اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے۔ ایک ساتھ خواہ جُدا جُدا اور بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ کہ گھر پہنچ کر ہوں۔

(۸) ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرے کہ سنت ہے، ورنہ ذبح کے وقت حاضر ہے۔

(۹) رُوب قبلہ جانور کو ٹا کر اور خود بھی قبلہ کو منہ کر کے یہ پڑھو:

﴿ اِنِّیْ وَجْهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ ﴾ (۱)

اِنْ صَلَّیْتُ وَنُسَکْتُ وَمَحْیَاۃً وَمَمَاتٍ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۲)

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اُکْبَرُ کہتے ہوئے نہایت تیز فحری سے بہت جلد ذبح کر دو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں، زیادہ ہاتھ نہ بڑھاؤ کہ بے سبب کی تکلیف ہے۔

(۱۰) بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے دونوں ہاتھ، ایک پاؤں باندھ لو ذبح کر کے کھول دو۔

(۱۱) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہا پر بکیر کہہ کر نیزہ مار دو کہ سنت یو ہیں ہے اسے نحر کہتے ہیں اور اس کا ذبح کرنا مکروہ مگر حلال ذبح سے بھی ہو جائے گا اگر ذبح کرے تو گلے پر ایک ہی جگہ اُسے بھی ذبح کرے۔ جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ ذبح ہوتا ہے غلط و خلاف سنت ہے اور منفس کی اذیت و مکروہ ہے۔

(۱۲) جانور جو ذبح کیا جائے جب تک سرد نہ ہو لے اس کی کھال نہ کھینچو، نہ اعضا کا ٹوکہ ایذا ہے۔

(۱۳) یہ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا مانگو۔

① ... پ ۷، الانعام ۷۹

② انظر "سأبي داود"، كتاب "اصحاحا"، باب ما يستحب من الصحايا، الحديث. ۲۷۹۵، ص ۱۴۳۲

ترجمہ "میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں۔"

"بیشک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ (عزوجل) کے لیے ہے، جو تمام جہان کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اُسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں۔" ۱۲

(حلق و تقصیر)

(۱۳) قربانی کے بعد قبلہ مونہ بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی تمام سر مونڈائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے۔ ایک پورہ برابر بال کتر وادیں۔ مفرد اگر قربانی کرے تو اُسکے لیے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع وقران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر مونڈائے گا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱: کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چہارم بالوں میں سے کتر وانا ضروری ہے، لہذا ایک پورہ سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے کہ چہارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ ترشیں۔

مسئلہ ۲: سر مونڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آگیا تو اب محرم اپنا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا بھی محرم ہو۔^(۲) (مسک)

مسئلہ ۴: جس کے سر پر بال نہ ہوں اُسے اُسترہ پھر وانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں ٹھنڈیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عذر کے سبب اُس سے مونڈانا اور کتر وانا ساقط ہو گیا۔ اُسے بھی مونڈانے والوں، کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ جام ملتا ہے، نہ اُسترہ یا قینچی پاس ہے کہ مونڈا لے یا کتروائے تو یہ کوئی عذر نہیں مونڈانا یا کتر وانا ضروری ہے۔^(۴) (عالمگیری)

اور یہ بھی ضرور ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتر وانا نہ ہو بلکہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لیے یہ جگہ مخصوص ہے، حرم سے

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب المساسک، الباب الخامس، فی کیفیۃ اداء الحج، ح ۱، ص ۲۳۱.

② "کتاب المساسک"، (باب مساسک می، فصل فی الحق و التقصیر)، ص ۲۳۰.

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب المساسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ص ۲۳۱.

④ المرجع السابق.

باہر کرے گا تو ذم لازم آئے گا۔^(۱) (مسک)

مسئلہ ۶: اس موقع پر سر موٹانے کے بعد مونچھیں ترشوانا، موئے زیر ناف دُور کرنا مستحب ہے اور داڑھی کے بال نہ لے اور لیے تو ذم وغیرہ واجب نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اگر نہ موٹائے نہ کتروائے تو کوئی چیز جو احرام میں حرام تھی حلال نہ ہوئی اگرچہ طواف بھی کر چکا ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: اگر بارہویں تک حلق وقصر نہ کیا تو ذم لازم آئے گا کہ اس کے لیے یہ وقت مقرر ہے۔^(۴) (رد المحتار)
(۱۵) حلق ہو یا تقصیر وہی طرف^(۵) سے شروع کرو اور اس وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے جاؤ اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہو اور حلق یا تقصیر کے وقت یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا عَزَاَنَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَقَضٰی عَنْا نُسْكُنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ نَاصِيَّتِيْ بِبَيْدِكَ فَاَجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يُّوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَمْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَاَرْفَعْ لِّيْ بِهَا دَرَجَةً فِى الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِّيْ فِى نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا وَّاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْنُ ط۔^(۶) اور سب مسلمانوں کی بخشش کی دعا کرو۔

مسئلہ ۹: اگر موٹانے یا کتروانے کے سوا کسی اور طرح سے بال دور کریں مثلاً چوننا ہر تال وغیرہ سے جب بھی جائز

① "باب المسك"، (باب مسائل مسی، فصل فی الحلق و التقصیر)، ص ۲۳۰

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ص ۲۳۲.

③ المرجع السابق.

④ "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف الریاء، ح ۳، ص ۶۱۶.

⑤ یعنی موٹانے والے کی دہنی جانب یہی حدیث سے ثابت اور امام اعظم نے بھی ایسا ہی کیا لہذا بعض کتابوں میں جو حجام کی دہنی جانب سے شروع کرنے کو بتایا صحیح نہیں۔ ۱۲ منہ

⑥ حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کرادی، اے اللہ (عزوجل)! یہ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے میرے لیے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر، الہی! میرے لیے میرے نفس میں برکت کر اور مجھ سے قبول کر، اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اور سر منڈانے والوں اور بال کتروانے والوں کو بخش دے، اے بڑی مغفرت والے! آمین۔ ۱۲

ہے۔^(۱) (در مختار)

(۱۶) بال دفن کر دیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جُدا ہوں دفن کر دیا کریں۔

(۱۷) یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کتر واؤ، نہ خط ہواؤ، ورنہ ذم لازم آئے گا۔

(۱۸) اب عورت سے صحبت کرنے، شہوت اُسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔

(طواف فرض)

(۱۹) افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ فرض طواف کے لیے جسے طواف زیارت و طواف افاضہ کہتے ہیں، ملے معظمہ میں جاؤ بدستور مذکور پیدل با وضو و ستر عورت طواف کرو مگر اس طواف میں اضطباع نہیں۔

مسئلہ ۱: یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے سات پھیرے کیے جائیں گے، جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرنا واجب تو اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا مگر دم واجب ہوگا کہ واجب ترک ہوا۔^(۲) (علگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اس طواف کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ بیشتر احرام بندھا ہو اور وقوف کر چکا ہو اور خود کرے اور اگر کسی اور نے اُسے کندھے پر اٹھا کر طواف کیا تو اُس کا طواف نہ ہوا مگر جب کہ یہ مجبور ہو خود نہ کر سکتا ہو مثلاً بیہوش ہے۔^(۳) (جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۳: بیہوش کو پیٹھ پر لا کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ ۴: اس طواف کا وقت دسویں کی طلوع فجر سے ہے، اس سے قبل نہیں ہو سکتا۔^(۴) (جوہرہ)

مسئلہ ۵: اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے، اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہوا مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ

① "الدر المختار"، کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ج ۳، ص ۶۱۲۔

② "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب المسامک، الباب الخامس فی کیفیة اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۲، وغیرہ

③ "رد لمختار"، کتاب الحج، مطلب: فی طواف الריاء، ج ۳، ص ۶۱۴

④ "الحوہرة البیرة" کتاب الحج، ص ۲۰۵۔

کر پھرے کیے طواف نہ ہوا بخلاف وقوف عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر یہ نیت شرط نہیں کہ یہ طواف زیارت ہے۔ (۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۶: عید اضحیٰ کی نماز وہاں نہیں پڑھی جائے گی۔ (۲) (رد المحتار)

(۲۰) قارن و مفرد طواف قدوم میں اور متتابع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کے رمل و سعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی کچھ نہ کریں اور ① اگر اس میں رمل و سعی کچھ نہ کیا ہو یا ② صرف رمل کیا ہو یا ③ جس طواف میں کیے تھے وہ عمرہ کا تھا جیسے قارن و متتابع کا پہلا طواف یا ④ وہ طواف بے طہارت کیا تھا یا ⑤ شوال سے پیشتر کے طواف میں کیے تھے تو ان پانچوں صورتوں میں رمل و سعی دونوں اس طواف فرض میں کریں۔

(۲۱) کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارہویں کو افضل ہے اور اس دن یہ بڑا نفع ہے کہ مطاف خالی ملتا ہے گنتی کے بیس میں آدی ہوتے ہیں عورتوں کو بھی باطمینان تمام ہر پھیرے میں سنگِ اسود کا بوسہ ملتا ہے۔

(۲۲) جو گیارہویں کو نہ جائے بارہویں کو کر لے اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے، جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو ان کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہادھو کر بارہویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے، نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یوہیں اگر اتنا وقت اُسے ملے گا کہ طواف کر لیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آگیا تو گنہگار ہوگی۔ (۳) (رد المحتار)

(۲۳) بہر حال بعد طواف دور رکعت بدستور پڑھیں، اس طواف کے بعد عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

مسئلہ ۷: اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسیں گزر جائیں۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو احرام سے باہر ہو گیا، یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر اُلٹا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں حلال ہو گئیں مگر جب تک مکہ میں ہے اس طواف کا اعادہ

① ... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ۲۰۵.

② "رد المحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ج ۳، ص ۶۱۷.

③ "رد المحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ج ۳، ص ۶۱۶.

④ "الساوي الهدية"، كتاب الماسك، الباب الخامس في كفة اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۲.

کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا اور بقدر مانع نماز ستر گھلا رہا تو ہو جائے گا مگر ذمہ لازم ہے۔^(۱) (عائگیری جوہرہ)
(۲۳) دسویں، گیارہویں، بارہویں کی راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے، نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں، ہذا جو شخص دس یا گیارہ کو طواف کے لیے گیا واپس آ کر رات منیٰ ہی میں گزارے۔

مسئلہ ۹: اگر اپنے آپ منیٰ میں رہا اور اسباب وغیرہ مکہ کو بھیج دیا یا مکہ ہی میں چھوڑ کر عرفات کو گیا تو اگر ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، تو کراہت ہے ورنہ نہیں۔^(۲) (در مختار)

(باقی دنوں کی رمی)

(۲۵) گیارہویں تاریخ بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر پھر رمی کو چلو، ان ایام میں رمی حمرہ اولیٰ سے شروع کرو جو مسجد خیف سے قریب ہے، اس کی رمی کو راہ مکہ کی طرف سے آ کر چڑھائی پر چڑھو کہ یہ جگہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے، یہاں رُو بقبلہ سات کنکریاں بطور مذکور مار کر حمرہ سے کچھ آگے بڑھ جاؤ اور قبلہ رو دعا میں یوں ہاتھ اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں قبلہ کو رہیں۔ حضور قلب سے حمد و درود دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہو، ورنہ پون پارہ یا سورہ بقرہ کی مقدار تک۔
(۲۶) پھر حمرہ وسطیٰ پر جا کر ایسا ہی کرو (۲۷) پھر حمرۃ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے نہ ٹھہرو معاہلث آؤ، پلٹتے میں دعا کرو۔
(۲۸) بعینہ اسی طرح بارہویں تاریخ بعد زوال تینوں جمرے کی رمی کرو، بعض لوگ دوپہر سے پہلے آج رمی کر کے مکہ معظمہ کو چل دیتے ہیں۔ یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے تم اس پر عمل نہ کرو۔

(۲۹) بارہویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو روانہ ہو جاؤ مگر بعد غروب چلنا معیوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرہویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے، مگر عام لوگ بارہویں کو چمے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیم میں قلیل جماعت کو وقت ہے اور اگر تیرہویں کی صبح ہوگئی تو اب بغیر رمی کیے جانا جائز نہیں، جائے گا تو ذمہ واجب ہوگا۔ دسویں کی رمی کا وقت اوپر مذکور ہوا۔

گیارہویں بارہویں کا وقت آفتاب ڈھلنے^(۳) سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے اور تیرہویں کی رمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے، اس کے بعد غروب آفتاب

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب العمامت، الباب الخامس، ج ۱، ص ۲۳۲ و "الحوہرۃ البیرۃ"، کتاب الحج، ص ۲۰۶

② ... "الدر المختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۲۱.

③ ... یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے۔

تک مسنون۔ لہذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی زمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کر لے پھر اگر بغیر غدر ہے تو کراہت ہے، ورنہ کچھ نہیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہوگئی، اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرہویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے، اگر تیرہویں کو آفتاب ڈوب گیا اور زمی نہ کی تو اب زمی نہیں ہو سکتی اور ذم واجب۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱: اگر بالکل زمی نہ کی جب بھی ایک ہی ذم واجب ہوگا۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۲: کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارہویں کی زمی کر کے مکہ جانا چاہتا ہے تو اگر اور کو ضرورت ہو اُسے دیدے، ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے۔ جمروں پر پچی ہوئی کنکریاں پھینکنا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں۔^(۳) (منک)

مسئلہ ۳: زمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہو کر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمروں پر پیدل زمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اور چیز پر پڑی اور ہلکی رہ گئی تو اُس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گر پڑی اور وہاں گری جہاں اُس کی جگہ ہے یعنی جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلہ کے اندر تو جائز ہوگئی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اُس پر سے جمرہ کو لگی تو اگر معلوم ہو کہ اُس کے دفع کرنے سے جمرہ پر پہنچی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یوہیں اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو ادا نہ کر لے۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۶: ترتیب کے خلاف زمی کی تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کر لے اور اگر پہلے جمرہ کی زمی نہ کی اور دوسرے تیسرے کی تو پہلے پر مار کر پھر دوسرے اور تیسرے پر مار لینا بہتر ہے اور اگر تین تین کنکریاں ماری ہیں تو پہلے پر چار اور مارے اور دوسرے

① "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث، ج ۳، ص ۶۱۹

② "لباب المسائل"، (باب رمی الجمار و احکامہ، فصل رمی اليوم الرابع)، ص ۲۴۴.

③ "لباب المسائل" و "المسئل المتفصّل"، (باب رمی الجمار و احکامہ، فصل رمی اليوم الرابع)، ص ۲۴۴

④ "المرامختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۲۰، وغیرہ.

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴

⑥ "لباب المسائل"، (باب رمی الجمار و احکامہ، فصل فی الرمی و شرائطه و واجباته)، ص ۲۴۵

تیسرے پر سات سات اور اگر چار چار ماری ہیں تو ہر ایک پر تین تین اور مارے اور بہتر یہ ہے کہ سرے سے زمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک ایک کنکری تینوں پر مار آیا پھر ایک ایک، یو ہیں سات سات بار میں سات سات کنکریاں پوری کیں تو پہلے جمرہ کی زمی ہوگئی اور دوسرے پر تین اور مارے اور تیسرے پر چھ تو زمی پوری ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو، وہ دوسرے کو حکم کر دے کہ اس کی طرف سے زمی کرے اور اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے زمی کرے یعنی جب کہ خود زمی نہ کر چکا ہو اور اگر یوں کیا کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری پھر ایک مریض کی طرف سے، یو ہیں سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم زمی کر دی تو جائز نہ ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ زمی کرے تو بہتر یہ کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر زمی کرائے۔ یو ہیں بیہوش یا مجنون یا نابالغ کی طرف سے اس کے ساتھ والے زمی کر دیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر زمی کرائیں۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۸: گن کر اکیس کنکریاں لے گیا اور زمی کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ چار بچی ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے جمرہ پر کی کی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر سات سات اور اگر تین بچی ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یاد وہوں جب بھی جمرہ پر ایک ایک۔^(۳) (فتح القدیر)

(۳۰) زمی سے پہلے طلق جائز نہیں۔

(۳۱) گیا رہویں بارہویں کی زمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں۔

(زمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں)

(۳۲) زمی میں یہ چیزیں مکروہ ہیں:

① دسویں کی زمی غروب آفتاب کے بعد کرنا۔

② تیرہویں کی زمی دوپہر سے پہلے کرنا۔

③ زمی میں بڑا پتھر مارنا۔

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المسامک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴

② "لیاب المسامک" و "المسند المتقسط"، (باب رمی الجمار و احکامہ)، ص ۲۴۷۔

③ "فتح القدیر"، کتاب الحج، باب الاحرام، ج ۲، ص ۳۹۱۔

④ بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

⑤ مسجد کی کنکریاں مارنا۔

⑥ جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں، جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پے میں رکھی جائیں گی، ورنہ جمرہ کے گرد پہاڑ ہو جاتے۔

⑦ ناپاک کنکریاں مارنا۔

⑧ سات سے زیادہ مارنا۔

⑨ رمی کے لیے جو جہت مذکور ہوئی اس کے خلاف کرنا۔^(۱)

⑩ جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ کا مضائقہ نہیں۔

⑪ جمرہ میں خلاف ترتیب کرنا۔

⑫ مارنے کے بدلے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

(مکہ معظمہ کو روانگی)

(۳۳) اخیر دن یعنی بارہویں خواہ تیرہویں کو جب منیٰ سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ چلو وادی محصب^(۲) میں کہ جنة المعلیٰ کے قریب ہے، سواری سے اتر لویا بے اترے کچھ دیر ٹھہر کر دعا کرو اور افضل یہ ہے کہ عشاء تک نمازیں یہیں پڑھو، ایک نیند لے کر مکہ معظمہ میں داخل ہو۔

(عمرے)

(۳۴) اب تیرہویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرو اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پُر نور سید عالم

① شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالجال محمد الیاس عطّار قادری رضوی خیالی دامت برکاتہم العالیہ ”رفیق الحرمین“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”لہذا بڑے شیطان کو مارتے وقت کعبہ شریف اُلے ہاتھ کی طرف اور منیٰ سیدھے ہاتھ کی طرف ہونا چاہئے باقی دونوں خروں کو مارتے وقت آپ کا منہ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے۔“

② جزیہ المعلیٰ کہ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا پہاڑ اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے دہنے ہاتھ پر نامہ کے پیٹ سے جدا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے جزیہ المعلیٰ محصب میں داخل نہیں ۱۲۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب و اہلبیت و حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہو۔ جمعہ کو کہ مکہ معظمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر ہے، جاؤ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آؤ اور طواف سعی حسب دستور کر کے حلق یا تقصیر کر لو عمرہ ہو گیا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اُسی دن دوسرا عمرہ لایا، وہ سر پر اُسترہ پھروا لے کافی ہے۔ یوہیں وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں۔

(۳۵) مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

(مقامات متبرکہ کی زیارت)

(۳۶) جَنَّةُ الْمَعْلٰی حاضر ہو کر اُم المومنین خدیجہ الکبریٰ و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔

(۳۷) مکان ولادت اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مکان حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و مکان ولادت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جبل ثور و غار حرا و مسجد الجن و مسجد جبل ابی قیس و غیرہا مکانات حبر کہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

(۳۸) حضرت عبدالمطلب کی زیارت کریں اور ابوطالب کی قبر پر نہ جائیں۔ یوہیں جدہ میں جو لوگوں نے حضرت

اُمناحار رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار کئی سو ہاتھ کا بنا رکھا ہے وہاں بھی نہ جائیں کہ بے اصل ہے۔

(۳۹) علما کی خدمت سے برکت حاصل کرو۔

(کعبہ معظمہ کی داخلی)

(۴۰) کعبہ معظمہ کی داخلی کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ محرم میں عام داخلی ہوتی ہے مگر سخت کشمکش

رہتی ہے۔ کمزور مرد کا تو کام ہی نہیں، نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جرأت کی اجازت، نہ زبردست مرد اگر آپ ایذا سے بچ بھی گیا تو

آوروں کو دھکے دیکر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں، نہ اس طرح کی حاضری میں کچھ ذوق ملے اور خاص داخلی بے لین دین میسر نہیں

اور اس پر لینا بھی حرام اور دینا بھی حرام۔ حرام کے ذریعہ ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام ہو گیا، ان مفاسد سے نجات نہ ملے تو

حطیم کی حاضری نفیست جانے، اوپر گزرا کہ وہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے۔

اور اگر شاید بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے صاف ٹھہر جائے کہ داخلی کے عوض کچھ نہ دیں گے، اس کے بعد یا قبل

چاہے ہزاروں روپے دیدے تو کمال ادب ظاہر و باطن کی رعایت سے آنکھیں نیچی کیے گردن جھکائے، گناہوں پر شرماتے،

جلال رب العزّة سے لرزتے کانپتے بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہوا اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا

فاصلہ رہے۔ وہاں دو رکعت نفل غیر وقتِ مکروہ میں پڑھے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر دیوار پر رخسارہ اور مونہ رکھ کر حمد و ثناء و دُعا میں کوشش کرے۔ یوہیں نگاہ نیچی کیے چاروں گوشوں پر جائے اور دعا کرے اور ستونوں سے چمٹے اور پھر اس دولت کے ملنے اور حج و زیارت کے قبول کی دعا کرے اور یوہیں آنکھیں نیچی کیے واپس آئے اوپر یا ادھر ادھر ہرگز نہ دیکھے اور بڑے فضل کی امید کرو کہ وہ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾^(۱) ”جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امان میں ہے۔“ والحمد للہ۔

(حرمین شریفین کے تبرکات)

(۴۱) بچی ہوئی بچی وغیرہ جو یہاں یا مدینہ طیبہ میں خدام دیتے ہیں، ہرگز نہ لے بلکہ اپنے پاس سے بچی وہاں روشن کر کے باقی اٹھالے۔

مسئلہ ۱: غلاف کعبہ معظمہ جو سال بھر بعد بدلا جاتا ہے اور جو اوتارا گیا فقرا پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، اس کو ان فقرا سے خرید سکتے ہیں اور جو غلاف چڑھا ہوا ہے اس میں سے لینا جائز نہیں بلکہ اگر کوئی ٹکڑا جدا ہو کر گر پڑے تو اسے بھی نہ لے اور لے تو کسی فقیر کو دیدے۔

مسئلہ ۲: کعبہ معظمہ میں خوشبو لگی ہو اسے بھی لینا جائز نہیں اور لی تو واپس کر دے اور خواہش ہو تو اپنے پاس سے خوشبو لے جا کر مس کر لائے۔

(طواف رخصت)

(۴۲) جب ارادہ رخصت کا ہو طواف وواع بے رُعل و سنی و اضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے۔ ہاں وقت رخصت عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر نہیں، جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر یہ طواف واجب نہیں پھر بعد طواف بدستور دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھے۔

مسئلہ ۱: سفر کا ارادہ تھا طواف رخصت کر لیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا، اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے کہ پچھلا کام طواف رہے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

۱۔ پ ۳، الامام ۹۷

۲۔ ”العتاوی الہدیۃ“، کتاب المساسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴، وغیرہ۔

مسئلہ ۲: مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طواف رخصت واجب نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک یہ نیت کر لی تو اب اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اس کے بعد نیت کی تو واجب ہو گیا اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: طواف رخصت میں نفس طواف کی نیت ضرور ہے، واجب و رخصت نیت میں ہونے کی حاجت نہیں، یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل کیا واجب ادا ہو گیا۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: حیض والی مکہ معظمہ سے جانے کے قبل پاک ہو گئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے یہ ضرور نہیں کہ واپس آئے اور واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا جب کہ میقات سے باہر نہ ہوئی تھی اور اگر جانے سے پہلے حیض ختم ہو گیا مگر نہ غسل کیا تھا، نہ نماز کا ایک وقت گزرا تھا تو اس پر بھی واپس آنا واجب نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: جو بغیر طواف رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضرور نہیں بلکہ دم دیدے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طواف رخصت بجالائے اور اس صورت میں دم واجب نہ ہوگا۔^(۵) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: طواف رخصت کے تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔^(۶) (عالمگیری)

(۴۳) طواف رخصت کے بعد زحرم پر آکر اسی طرح پانی پیے، بدن پر ڈالے۔

(۴۴) پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو کر آستانہ پاک کو بوسہ دے اور قبول حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا

مانگے اور وہی دعائے جامع پڑھے یا یہ پڑھے

السَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَيَرْجُو رَحْمَتَكَ (۷)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴

② ... المرجع السابق.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، ج ۳، ص ۶۲۲

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۵

⑤ امر جمع سابق۔ و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، ج ۳، ص ۶۲۲

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۶

⑦ تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ ۱۲

(۳۵) پھر ملتزم پر آ کر غلاف کعبہ تمام کر اسی طرح چٹو، ذکر و درود دعا کی کثرت کرو۔ اس وقت یہ دعا پڑھو:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ اللَّهُمَّ فَكُنَا هَدَيْنَا لِهَذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هَذَا أَجْرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهِ حَتَّى تَرْضَى بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ط. (۱)

(۳۶) پھر حجر پاک کو بوسہ دو اور جو آنسو رکھتے ہو گراؤ اور یہ پڑھو:

يَا يَمِينَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا أُوذِّعُكَ هَذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِي بِهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَوْمَ الْفَرَجِ الْأَكْبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى ذَلِكَ وَأَشْهَدُ مَلِيكَتَكَ الْكَرَامَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ط. (۱)

(۳۷) پھر اٹنے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے، اُس کی جُدائی پر روتے یا رونے کا منہ بناتے مسجدِ کریم کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلو اور دعائے مذکور پڑھو اور اسکے لیے بہتر باب الحدودہ ہے۔

(۳۸) حیض و نفاس والی عورت دروازہ مسجد پر کھڑی ہو کر بے نگاہ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلے۔

(۳۹) پھر بقدر قدرت فقراے مکہ معظمہ پر تصدق کر کے متوجہ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ ہو وباللہ التوفیق۔

① حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہمیں ہدایت کی، اللہ (عزوجل) ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، الہی! جس طرح ہمیں تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری و حتمی نہ کر اور اس کی طرف پھرونا ہمیں نصیب کرنا تاکہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جا۔

اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہان کا اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۲

② اے زمین میں اللہ (عزوجل) کے یحییٰ! میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ (عزوجل) کی گواہی کافی ہے کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں۔

اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لیے اس کی شہادت دے گا، اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں، اللہ (عزوجل) درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۳

قرآن کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ (1)

”اور اللہ (عزوجل) کے لیے حج و عمرہ کو پورا کرو۔“

(حدیث ۱:) ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و ترمذی بن معبد تعلیمی سے راوی، کہتے ہیں میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا، امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تو نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ (2)

(حدیث ۲:) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا، حج و عمرہ دونوں کو لیک میں ذکر فرماتے ہیں۔ (3)

(حدیث ۳:) امام احمد نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا۔ (4)

مسئلہ ۱: قرآن کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کر لیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اُس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کر لیا، خواہ طوافِ قدم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں۔ طوافِ قدم سے پہلے اساءت ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دم واجب نہیں اور طوافِ قدم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دم دینا واجب ہے۔ (5) (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: قرآن کے لیے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوفِ عرفہ سے پہلے ہو، لہذا جس نے طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقوف کیا اُس کا قرآن باطل ہو گیا۔ (6) (فتح القدیر)

1. ب ۲، البقرہ: ۱۹۶.

2. ”سنن أبي داود“، كتاب المناسك، باب في الاقراء، الحديث ۱۷۹۸، ص ۱۳۵۶.

3. ”صحيح مسلم“، كتاب الحج، باب في الافراد و القرآن، الحديث ۲۹۹۵، ص ۸۸۴.

4. ”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي طلحة، الحديث ۱۶۳۴۶، ج ۵، ص ۵۰۸.

5. ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، كتاب الحج، باب القرآن، ج ۳، ص ۶۳۳.

6. ”فتح القدیر“.

مسئلہ ۳: سب سے افضل قرآن ہے پھر تنبیخ پھر افراد۔^(۱) (رد المحتار وغیرہ) قرآن کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکور ہوا۔

مسئلہ ۴: قرآن کا احرام میقات سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کیے جائیں، شوال سے پہلے افعال نہیں کر سکتے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۵: قرآن میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رنل سنت ہے پھر سعی کرے، اب قرآن کا ایک تجو یعنی عمرہ پورا ہو گیا مگر ابھی حلق نہیں کر سکتا اور کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے جرمانہ میں دو ذم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طواف قدوم کرے اور چاہے تو ابھی سعی بھی کر لے، ورنہ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے۔ اگر ابھی سعی کرے تو طواف قدوم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رنل کرے اور دونوں طوافوں میں اضطباع بھی کرے۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: ایک ساتھ دو طواف کیے پھر دو سعی جب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور ذم لازم نہیں، خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدوم کی نیت سے ہو یا دونوں میں سے کسی میں تعین نہ کی یا اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی۔ بہر حال پہلا عمرہ کا ہوگا اور دوسرا طواف قدوم۔^(۴) (در مختار، منک)

مسئلہ ۷: پہلے طواف میں اگر طواف حج کی نیت کی، جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے۔^(۵) (جوہرہ) عمرہ سے فارغ ہو کر بدستور فخرم رہے اور تمام افعال بجائے، دسویں کو حلق کے بعد پھر طواف افاضہ کے بعد جیسے حج کرنے والے کے یہ چیزیں حلال ہوتی ہیں اُس کے لیے بھی حلال ہوں گی۔

مسئلہ ۸: قارن پر دسویں کی زمی کے بعد قربانی واجب ہے اور یہ قربانی کسی جرمانہ میں نہیں بلکہ اس کا شکریہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ قارن کے لیے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔^(۶) (عالمگیری)

① "رد المحتار"، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۱ مؤرخہ

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۴.

③ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۵ مؤرخہ.

④ المرجع السابق. و"لباب المسائل" و"المسلك المتقسط"، (باب القران، فصل فی ادء القران)، ص ۲۶۲

⑤ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب القران، ص ۲۱۰.

⑥ لفتاویٰ الہدیۃ، کتاب المسائل، الباب السابع فی القران و التمتع، ج ۱، ص ۲۳۸.

و"الدر المختار"، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۶، وغیرہما.

در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اس قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ حرم میں ہو، بیرون حرم نہیں ہو سکتی اور سنت یہ کہ منی میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضرور ہے کہ زمی کے بعد ہو، زمی سے پہلے کرے گا تو ذم لازم آئے گا اور اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔^(۱) (منک)

مسئلہ ۱۰: اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہو گیا تو اس کی وصیت کر جانا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی مگر وارثوں نے خود کر دی جب بھی صحیح ہے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۱۱: قارین کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اسباب کہ اسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے۔ ان میں تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک احرام باندھنے کے بعد رکھے، خواہ سات، آٹھ، نو، کورکھے یا اس کے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے، تینوں کا پے در پے رکھن ضرور نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرہویں کے بعد رکھے، تیرہویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے۔ ان سات روزوں میں اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آ کر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضرور ہے۔^(۳) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ ذم واجب ہوگا، ذم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر ذم دینے پر قادر نہیں تو سر موٹا کر یا بال کترا کر احرام سے جُدا ہو جائے اور دو ذم واجب ہیں۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۱۳: قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لیے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا، تو اب وہ روزے کافی نہیں لہذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی ہیں، خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی

① "لیاب المسائل" و "المسئد المتقسط"، (باب القران، فصل فی ہدی القارن و المتمتع)، ص ۲۶۳

② "لیاب المسائل" و "المسئد المتقسط"، (باب القران، فصل فی ہدی القارن و المتمتع)، ص ۲۶۳

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب السابع فی قران و المتمتع، ح ۱، ص ۲۳۹

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۶.

④ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۸

یا بعد میں۔ یوہیں اگر قربانی کے دنوں میں سر نہ موٹا یا تو اگرچہ حلق سے پہلے جانور پر قادر ہو وہ روزے کافی ہیں۔ (۱)
(در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: قارن نے طوافِ عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقوفِ عرفہ کیا تو وہ طواف جاتا رہا اور چار پھیرے کے بعد وقوف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طوافِ قدوم یا نقل کی نیت سے کیے، لہذا یومِ النحر میں طوافِ زیارت سے پہلے اُس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اُس نے عمرہ توڑ ڈالا، لہذا ایک ذم واجب ہوا اور وہ قربانی کہ شکر کے لیے واجب تھی ساقط ہو گئی اور اب قارن نہ رہا اور ایامِ تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ (۲) (در مختار)

تمتع کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَسْرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۖ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (۳)

”جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا، اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد، یہ دس پورے ہیں۔ یہ اُس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) کا عذاب سخت ہے۔“

تمتع اُسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا، صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔

مسئلہ ۱: تمتع کے لیے یہ شرط نہیں کہ میقات سے احرام باندھے اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے، اگرچہ بلا احرام میقات سے گزرتا گناہ اور ذم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یوہیں تمتع کے لیے یہ شرط نہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں، البتہ یہ ضروری ہے کہ

① الدر المختار و ”رد المحتار“، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۸۔

② الدر المختار، کتاب الحج، باب القران، ح ۳، ص ۶۳۹۔

③ پ ۲، البقرہ: ۱۹۶۔

عمرہ کے تمام افعال یا اکثر طواف حج کے مہینے میں ہو، مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کیے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کر لیے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے اور شوال میں تین باقی تو یہ تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا اسی سال تمتع کر لے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا، دوسرے سال عمرہ پھر حج کیا تو تمتع ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)

(تمتع کے شرائط)

تمتع کی دس شرطیں ہیں:

① حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔

② عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا۔

③ حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔

④ عمرہ فاسد نہ کیا ہو۔

⑤ حج فاسد نہ کیا ہو۔

⑥ الإمام صحیح نہ کیا ہو۔ امام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو، لہذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آ کر حج کیا تو تمتع نہ ہوا اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر گیا یا عمرہ کر کے بغیر طاق کیے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو تمتع ہے۔ یو ہیں اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی الإمام صحیح نہیں، لہذا اگر واپس آ کر حج کرے گا تو تمتع ہوگا۔

⑦ حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔

⑧ مکہ معظمہ میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، لہذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور

دو ایک مہینے کا ہو تو ہے۔

⑨ مکہ معظمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام کے نہ ہو، نہ ایسا ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے

① "رد المحتار"، کتاب النحر، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۰

و "اعتناوی الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب السابع فی القراء والتتمتع، ج ۱، ص ۲۴۰۔

سے پہلے کر چکا ہے، ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہو سکتا ہے۔

① میقات سے باہر کارہنے والا ہو۔ مکہ کارہنے والا تمتع نہیں کر سکتا۔ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا، دوسری یہ کہ نہ لائے۔ جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے، مکہ معظمہ میں آکر طواف وسعی کرے اور سر مونڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی سنگِ اسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لیے طواف قدم نہیں اور طواف زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طواف نفل میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف قدم کرے (اگرچہ اس کے لیے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طواف زیارت میں رمل نہیں، خواہ طواف قدم میں رمل کیا ہو یا نہیں اور طواف زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں، عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ مونڈائے بدستور محرم رہے۔

یو ہیں مکہ معظمہ ہی میں رہنا اُسے ضرور نہیں، چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے، اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو محل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے۔ یہ اُس صورت میں ہے، جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لیے حرم سے باہر گیا تو اُس پر دم واجب ہے مگر جب کہ وقوف سے پہلے مکہ میں آ گیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر یہ کہ حطیم شریف میں ہو۔ یو ہیں آٹھویں کو احرام باندھنا ضرور نہیں، نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے، اس کے بعد سر مونڈائے۔ اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اُسی طرح روزے رکھے جو قرآن والے کے لیے ہیں۔ (۲) (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ح ۳، ص ۶۴۰، ۶۴۳

② "الحومرۃ البیرو"، کتاب الحج، باب التمتع، ص ۲۱۲-۲۱۳

و "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب المسائل، انساب السابغ فی القرآن و التمتع، ح ۱، ص ۲۳۸-۲۳۹

مسئلہ ۳: اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے ہاتھ اٹھالے۔ ہاں اگر پیچھے سے ہاتھ لگنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اُس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے، اور ہار ڈالنا تحول ڈالنے سے بہتر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دہنی یا بامیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے، اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی حرم رہے جب تک قربانی نہ کر لے۔ اُسے سرموٹہ اٹا جائے نہیں جب تک قربانی نہ کر لے ورنہ ذم لازم آئے گا پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لیے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو زمی کر کے سرموٹہ اٹائے اب دونوں احرام سے ایک ساتھ فارغ ہو گیا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۴: جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل منرد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارین کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہر حال قارین کی مثل ہے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۵: میقات کے اندر والوں کے لیے قرآن و نضح نہیں، اگر کریں تو ذم دیں۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۶: جو جانور لایا ہے اُسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگر چہ نادر ہو۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۷: جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کر کے گھر چلا آیا تو یہ المام صحیح ہے اس کا تمتع جاتا رہا، اب حج کرے گا تو منرد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کر کے گھر واپس آیا پھر حرم رہا اور حج کو گیا تو یہ المام صحیح نہیں، لہذا اس کا تمتع باقی ہے۔ یوہیں اگر گھر نہ آیا عمرہ کر کے کہیں اور چلا گیا تو تمتع نہ گیا۔^(۵) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: تمتع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو اس کی قضاء دے اور جرمانہ میں ذم اور تمتع کی قربانی اُس کے ذمہ نہیں کہ تمتع رہا ہی نہیں۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۹: تمتع کے لیے یہ ضرور نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک اپنی طرف

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۵.

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۵.

③ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۶.

④ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۸.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۸ وغیرہ.

⑥ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۵۰.

سے ہوا اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اُسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتع کی اجازت دیدی تو کر سکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔^(۱) (مسک)

مسئلہ ۱۰: حج کے مہینے میں عمرہ کیا مگر اُسے فاسد کر دیا پھر گھر واپس گیا پھر آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہو گیا اور اگر مکہ ہی میں رہ گیا یا مکہ سے چلا گیا مگر میقات کے اندر رہا یا میقات سے بھی باہر ہو گیا مگر گھر نہ گیا اور آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج بھی کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔^(۲) (جوہرہ)

جرم اور ان کے کفارے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّمَّا قَتَلَ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بِلِغِ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَالِكِ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۚ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفٌ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ أُجِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلْيَاثَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا ذُمُّنَا حُرْمًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝﴾^(۳)

”اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو تم میں سے قصد اجور کو قتل کرے گا تو بدلہ دے مثل اُس جانور کے جو قتل ہوا، تم میں سے دو عادل جو حکم کریں وہ بدلا قربانی ہوگی۔ جو کعبہ کو چائے یا کفارہ مسکین کا کھانا یا اس کے برابر روزے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ (عزوجل) نے اسے معاف فرما دیا، جو بیشتر ہو چکا اور جو پھر کرے گا تو اللہ (عزوجل) اس سے بدلا لے گا اور اللہ (عزوجل) غالب بدلہ لینے والا ہے۔ دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے لیے حلال کیا گیا، تمہارے اور مسافروں کے برتنے کے لیے اور خشکی کا شکار تم پر حرام ہے، جب تک تم محرم ہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔“ اور فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهَ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِذْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ نُسُكٌ ۚ﴾^(۴)

① "المسك المتقسط"، (باب التمتع، فصل ولا يشترط الصحة التمتع إحرام العمرة من الميقات)، ص ۲۸۶.

② "الجوهرية البيرة"، كتاب الحج، باب التمتع، ص ۲۱۶.

③ پ ۷، المائدة: ۹۵-۹۶. ④ پ ۲، البقرة: ۱۹۶.

”جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور سر موٹا لے) تو فدیہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی۔“
 صحیحین وغیرہما میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور یہ مجرم
 تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور بھوکیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، ارشاد فرمایا کیا یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے
 رہے ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ”سر موٹا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دیدیو تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔“ (۱)

تنبیہ: مجرم اگر بالقصد بلا عذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا، لہذا اس صورت میں توبہ واجب
 کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال
 لازم ہے، یہ دے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری میں،
 نشہ یا بے ہوشی میں یا ہوش میں، اُس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اُس کے حکم سے کیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں ذم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور
 انہیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد انگریزی روپے سے ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنہ بھر گیہوں کہ نوا روپے
 کے سیر سے پونے دو سیر انٹنی بھراؤ پر ہوئے یا اس کے دُونے بھراؤ یا ان کی قیمت۔

مسئلہ ۱: جہاں ذم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا بھوؤں کی سخت ایذا کے
 باعث ہوگا تو اُسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہوگا کہ ذم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا
 دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دیدیے یا تین یا سات مسکین پر تقسیم کر دیے تو
 کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ جرم کے مسکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور
 مجبوری کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں
 یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں، نہ اس لیے کہ جان بوجھ کر بلا عذر مجرم کرو اور کہو کہ کفارہ دیدیں گے، دینا تو
 جب بھی آئے گا مگر قصداً حکم الہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ ۲: جہاں ایک ذم یا صدقہ ہے، قارن پردو ہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: کفارہ کی قربانی یا قارن و متمتع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی۔ غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی، ہاں مجرم

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حوار حلق الرأس... إلخ، الحدیث. ۲۸۸۱، ص ۸۷۴

② ”الہدایہ“، کتاب الحج، باب الحایات، فصل فی جراء الصید، ج ۱، ص ۱۷۱

غیر اختیاری میں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو ادا ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی صرف محتاجوں کا حق ہے۔

مسئلہ ۵: اگر کفارے کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کر لے اور یہ بھی نیت کہ فلاں کفارہ کا روزہ ہے، مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا اور پے در پے ہونا یا حرم میں یا احرام میں رکھنا ضرور نہیں۔^(۲) (فسک) اب احکام سنئے:

(۱) خوشبو اور تیل لگانا

مسئلہ ۶: خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، مونہ، ران، پنڈلی کو پورا سان دیا اگرچہ خوشبو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: کپڑے یا بچھونے پر خوشبو ملی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی، زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: خوشبو سونگھنی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، جمیلی، بیلے، بوی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگرچہ محرم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۹: احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی، احرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفارہ نہیں۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: محرم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جب کہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو گنہگار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنایا اس پر کفارہ

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۲۴۴.

۲ "المسند المتفق"، (باب فی جراء الحایات و کھاراتھا، فصل فی احکاء الصیام فی باب لا حرام)، ص ۴۰۱-۴۰۳.

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الاول، ح ۱، ص ۲۴۱-۲۴۰.

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الاول، ح ۱، ص ۲۴۱.

۵ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۳.

۶ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۳.

واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو ذم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال ذم ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: ایک جسہ میں کتنے ہی اعضاء پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی جرم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لیے الگ الگ کفارہ ہے، خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضو کامل کی قدر بدن کو لگی تو ذم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں مثلاً سنگ، آسود شریف پر خوشبو لی جاتی ہے اگر بحالت احرام بوسہ لیتے ہیں بہت سی لگی تو ذم دے اور تھوڑی سی تو صدقہ۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: خوشبودار سر میں ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے، اس سے زیادہ میں ذم اور جس سر میں خوشبو نہ ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں، جب کہ ضرورت ہو اور بلا ضرورت مکروہ۔^(۵) (مشک، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی، دارچینی اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو ذم ہے ورنہ صدقہ۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہو گئی تو کچھ نہیں، ورنہ اگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خاص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔^(۷) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۳، وغیرہ۔

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۴۔

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۴۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب المسائل، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱۔

⑤ المرجع السابق۔ و "لیاب المسائل" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی الکحل المطیب)، ص ۳۱۴۔

⑥ "رد لمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۴۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب المسائل، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۶۔

مسئلہ ۱۷: پینے کی چیز میں خوشبو ملائی، اگر خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو ذم ہے، ورنہ صدقہ۔^(۱)
(رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کبھی خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملائے ہیں۔

مسئلہ ۱۹: خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے، کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰: اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سُلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور سُنڈا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں ذم اور نہ بے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری، مشک)

مسئلہ ۲۱: سر پر منہدی کا پتلہ خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک ذم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دو ذم اور چار پہر سے کم میں ایک ذم اور ایک صدقہ اور عورت پر بہر حال ایک ذم، چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے اور سر پر دسمہ پتلا پتلا لگایا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔^(۳)
(جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: داڑھی میں منہدی لگائی جب بھی ذم واجب ہے، پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو ذم دے، مرد ہو یا عورت اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی ذم ہے، ورنہ ہر جلسہ پر ایک ذم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔^(۴) (جوہرہ، رد المحتار وغیرہما)

① "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۴، وغیرہ

② "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱.

و "لیاب الماسک"، (باب الحایات، فصل فی تطییب الثوب... إلح)، ص ۳۲۱

③ "الحوہرۃ البیرۃ"، کتاب الحج، باب الحایات، ص ۲۱۷.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱

④ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۴، وغیرہما.

مسئلہ ۲۳: خطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو ذم ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عطر فروش کی دکان پر خوشبو سوگھنے کے لیے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: چادر یا تہبند کے کنارہ میں مشک، عنبر، زعفران باندھا اگر زیادہ ہے اور چادر پہر گزرے تو ذم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: خوشبو استعمال کرنے میں بقصد یا بلا قصد ہونا، یاد کر کے یا بھولے سے ہونا، مجبوراً یا خوشی سے ہونا، مرد و عورت دونوں کے لیے سب کا یکساں حکم ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: خوشبو لگانا جب حرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر ذم وغیرہ واجب ہوگا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے، اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم ملے تو اس سے دھوئے اور اگر صرف پانی بہانے سے دھل جائے تو یوہی کرے۔^(۶) (مشک)

مسئلہ ۲۹: روغن جمیل وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: تیل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو، ابستہ ان کے کھانے اور تاک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔^(۸) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہیں، ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دواء

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۲.

③ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۴.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱.

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱-۲۴۲.

⑥ "باب الماسک" و "المسلک المتقسط"، (کتاب الحج، باب الحایات، فصل لا یشرط بقاء الطیب)، ص ۳۱۹.

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۰.

⑧ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۵.

استعمال کیا ہو، یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو، اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکالیا ہو تو کچھ نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۳۲: زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا، اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہو اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دوسرے کفارے واجب ہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دم دے اور اس سے کم تو صدقہ، اگر چہ فوراً اتار ڈالا۔^(۳) (نسک، عالمگیری)

(۲) سب سے کپڑے پہننا

مسئلہ ۱: محرم نے سب کپڑا چار پہر^(۴) کامل پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگر چہ تھوڑی دیر پہنا اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے، جب کہ یہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر مثلاً ایک دن بلا عذر تھا، دوسرے دن بعد یا بالعکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر دن میں پہنارات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا، باز آنے کی نیت سے نہ اتارا تو ایک کفارہ ہے اور توبہ کی نیت سے اتارا تو ہر بار میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ یوں کسی ایک دن گرنا پہنا تھا اور اتار ڈالا پھر پا جامہ پہنا اُسے بھی اتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔^(۶) (عالمگیری، در مختار)

① "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۶۔

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ح ۱، ص ۲۴۱۔

③ "لباب المسامح"، (باب الحایات، فصل فی تطیب الثوب اذا كان الطیب فی ثوبہ شبرا فی شبر)، ص ۳۲۰۔

④ چار پہر سے مراد ایک دن یا ایک رات کی مقدار ہے، مثلاً طلوع آفتاب سے غروب آفتاب یا غروب آفتاب سے طلوع آفتاب یا دو پہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دو پہر تک۔ (حاشیہ "امور البشارة"، "الفتاویٰ الرصویۃ"، ح ۱۰، ص ۷۵۷)۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۲۴۲، وغیرہ۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامح، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۲۴۲۔

و "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۵۷۔

مسئلہ ۳: بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیماری یقیناً جاتی رہی اور نہ اُتارنا تو یہ دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیماری معاشرے ہو گئی اور اُس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: باری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لیے، دوسرے دن اُتار ڈالے تیسرے دن پھر پہنے، تو جب تک یہ بخار آئے ایک ہی جرم ہے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۵: اگر سنا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اُتار نہیں، دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا کفارہ واجب ہے۔ یو ہیں اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا اُتارنا تو یہ جرم ہے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے اور بلا غدر سب کپڑے پہنے تو ایک جرم اختیاری ہے یعنی چار پہر پہنے تو دونوں صورتوں میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اُس نے دو پہنے تو اگر اسی موضع ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گنہگار ہوا۔ مثلاً ایک کُرتے کی ضرورت تھی، دو پہن لیے یہ ٹوٹی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اُس نے کُرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں، عمامہ کا غیر اختیاری اور کُرتے کا اختیاری۔ خلاصہ یہ کہ موضع ضرورت میں زیادتی کی تو ایک جرم ہے اور موضع ضرورت کے علاوہ اور جگہ بھی پہنا تو دو۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لیے تو ایک جرم ہے، دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بغیر ضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔^(۵) (منک)

مسئلہ ۸: دشمن کی وجہ سے کپڑے پہنے، ہتھیار باندھے اور وہ بھاگا اس نے اُتار ڈالے وہ پھر آگیا، اس نے پھر پہنے تو یہ ایک ہی جرم ہے۔ یو ہیں دن میں دشمن سے لڑنا پڑتا ہے یہ دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں اُتار ڈالتا ہے تو یہ ہر روز کا

① "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۸

② "لیاب المناسک" و "المسلک المتقسط فی المسئلۃ المتوسطة"، (باب الحایات)، ص ۳۰۳.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲.

④ و "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۸.

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۲-۲۴۳، وغیرہ

⑥ "لیاب المناسک"، (باب الحایات)، ص ۳۰۲-۳۰۳.

باندھنا ایک ہی مجرم ہے جب تک عذر باقی ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مجرم نے دوسرے مجرم کو سلا ہوا یا خوشبودار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مرد یا عورت نے مونہ کی نگلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: مجرم نے سر پر کپڑے کی گھری رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گھری یا تختہ یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھ لیا تو نہیں اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔^(۴) (عالمگیری، منک)

مسئلہ ۱۲: سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصد اپنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال وہی حکم ہے۔ یوہیں سراور مونہ چھپانے میں، یہاں تک کہ مجرم نے سوتے میں سر یا مونہ چھپالیا تو کفارہ واجب ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں۔ یوہیں ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھ تو کفارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔^(۶) (ردالمحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادی پہنا جاتا ہے، ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا پاجامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا پاؤں پانچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کھاپھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا، استیوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سٹے کپڑے ڈال لیے تو کچھ نہیں۔^(۷) (ردالمحتار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: جوتے نہ ہوں تو موزے کو دہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کانٹے ہوئے

۱ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۳

۲ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲

۳ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲، وغیرہ

۴ المرجع السابق، و "باب المساسک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات)، ص ۳۰۸

۵ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲

۶ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۹

۷ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۶

و "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساسک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲

پکن لیا تو پورے چار پہر پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔^(۱) (مشک)

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے پہننا جائز نہیں کہ وہ اُس جوتے کو چھپاتے ہیں، پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

(۳) بال دُور کرنا

مسئلہ ۱: سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طرح دُور کیے تو دم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چند لا ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں، تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو مکمل میں دم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو۔ یہی حکم زپر ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے، جب بھی ایک ہی دم ہے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: پورا سر چند جلسوں میں مونڈایا، تو ایک ہی دم واجب ہے مگر جب کہ پہلے کچھ حصہ مونڈا کر اُس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسہ میں مونڈا یا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یوہیں دونوں بغلیں دو جلسوں میں مونڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: سر مونڈا یا اور دم دید یا پھر اسی جلسہ میں داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دم دے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈائے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔^(۶) (عالمگیری)

① "لباب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی لبس الخفین)، ص ۳۰۹-۳۱۰.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۹.

③ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۹.

④ "اندر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۹-۶۶۱.

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۲۴۳.

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۲۴۳.

مسئلہ ۶: سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیناف کے سوا باقی اعضا کے موٹا آنے میں صرف صدقہ ہے۔^(۱)
(ردالمحتار)

مسئلہ ۷: مونچھ اگرچہ پوری موٹا اے یا کتر وائے صدقہ ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے، وضو کرنے یا کھانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے، اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی ناج یا ایک کلزاروٹی یا ایک چھوہارا۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔^(۴) (منک)

مسئلہ ۱۰: محرم نے دوسرے محرم کا سر موٹا اس پر بھی صدقہ ہے، خواہ اُس نے اُسے حکم دیا ہو یا نہیں، خوشی سے موٹا آیا ہو یا مجبور ہو کر اور غیر محرم کا موٹا تو کچھ خیرات کر دے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: غیر محرم نے محرم کا سر موٹا اُس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور موٹا نے والے پر صدقہ اور وہ محرم اس موٹا نے والے سے اپنے کفارہ کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر کی مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ صدقہ کھلا دے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: موٹا، کترنا، مونچے سے لینا یا کسی چیز سے بال اُڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔^(۷) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: عورت پورے یا چہرہ سر کے بال ایک پورے برابر کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔^(۸) (منک)

① .. "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۰.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ص ۶۶۹.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳

و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ص ۶۶۰.

④ "لب المسامک"، (باب الحایات، فصل فی سقوط الشعر)، ص ۳۲۸

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳.

⑦ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۰، وغیرہ

⑧ "لب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی حکم التقصیر)، ص ۳۲۷

مسئلہ ۱۴: بال موٹڈ اگر پھپھنے لیے تو ذم ہے ورنہ صدقہ۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۵: آنکھ میں بال نکل آئے تو اُن کے اوکھاڑنے میں صدقہ نہیں۔^(۲) (منک)

(۴) ناخن کترنا

مسئلہ ۱: ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک ذم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ، یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سوہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک ذم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا ذم دے اور اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو ذم لازم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار ذم۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ اُس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چہارم سر موٹڈ یا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک ایک ذم یعنی تین ذم واجب ہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: محرم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے بال موٹڈ نے کا ہے۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۵: چاقو اور ناخن گیر سے تراشنا اور دانت سے کھٹکنا سب کا ایک حکم ہے۔

(۵) بوس و کنار وغیرہ

مسئلہ ۱: مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مَس کرنے میں ذم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور

۱۔ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحنایات، ج ۳، ص ۶۵۹۔

۲۔ "لباب الماسک"، (باب الحنایات، فصل فی سقوط الشعر)، ص ۳۶۸۔

۳۔ "المتاوی الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب الثامن فی الحنایات، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۲۴۴۔

۴۔ المرجع السابق۔

۵۔ المرجع السابق۔

۶۔ "المسند المتقسط"، (باب الحنایات، فصل فی قلم الاطعمان)، ص ۳۳۲۔

باشہوت میں کچھ نہیں۔ یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی ذم دے۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۳: اندام نہانی پر نگاہ کرنے سے کچھ نہیں اگرچہ انزال ہو جائے اگرچہ بار بار نگاہ کی ہو۔ یوہیں خیال جمائے۔^(۳) (عائگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جلق^(۴) سے انزال ہو جائے تو ذم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔^(۵) (عائگیری)

(۶) جماع

مسئلہ ۱: وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا۔ اُسے حج کی طرح پورا کر کے ذم دے اور سال آئندہ ہی میں اس کی قضا کر لے۔ عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔^(۶) (عائگیری)

مسئلہ ۲: وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو ذم اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ طواف سے مُراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔^(۷) (عائگیری)

مسئلہ ۳: قصد اجماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا اکراہ کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔^(۸) (عائگیری)

مسئلہ ۴: وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچہ نہ ولے کی جس کا مثل جماع کرتا ہے یا مجنون نے تو حج ذم ہو جائے گا۔ یوہیں مرد نے مشہدۃ لڑکی یا مجنونہ سے ولے کی حج فاسد ہو گیا مگر بچہ اور مجنون پر نہ ذم واجب ہے، نہ قضا۔^(۹)

۱۔ الدرالمختار و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۶۷

۲۔ الجوہرۃ السیرۃ، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج، ص ۲۲۰

۳۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۲۴۴

۴۔ یعنی مشت زنی۔

۵۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۲۴۴

۶۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۲۴۴

۷۔ المرجع السابق ص ۲۴۵

۸۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۲۴۴

۹۔ الدرالمختار و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۶۷

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: وقوفِ عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک ذم واجب ہے اور دو مختلف مجلسوں میں تو دو ذم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی ذم واجب ہے، چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: وقوفِ عرفہ کے بعد سر موٹا کرنے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک ذم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جانور یا مردہ یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا تو حج فاسد نہ ہوگا، انزال ہو یا نہیں مگر انزال ہوا تو ذم لازم۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: عورت نے جانور سے وطی کرائی یا کسی آدمی یا جانور کا کٹا ہوا آلہ اندر رکھ لی حج فاسد ہو گیا۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا، ذم دے اور عمرہ کی قضا اور چار پھیروں کے بعد کیا تو ذم دے عمرہ صحیح ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجلس میں جماع کیا تو ہر بار ذم واجب اور طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی ذم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: قرآن والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام افعال بجائائے اور دو ذم دے اور سال آئندہ حج و عمرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۲۴۵

② لمرجع السابق و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۷۵

③ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۷۲

④ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۷۳

⑤ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۷۶

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۲۴۵

فاسد نہ ہوا، حج فاسد ہو گیا دو دم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا، نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قرآن کی قربانی۔^(۱) (منک)

مسئلہ ۱۲: جماع سے احرام نہیں جاتا وہ بدستور محرم ہے اور جو چیزیں محرم کے لیے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اُس نے فاسد کر دیا، اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔^(۳) (رد المحتار)

(۷) طواف میں غلطیاں

مسئلہ ۱: طواف فرض مکمل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت یا حیض و نفاس میں کیا تو بدنہ ہے اور بے وضو کیا تو دم اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب، اگر مکہ سے چلا گیا ہو تو واپس آکر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو مگر بارہویں تاریخ تک اگر کامل طور پر اعادہ کر لیا تو جرمانہ ساقط اور بارہویں کے بعد کیا تو دم لازم، بدنہ ساقط۔ ہذا اگر طواف فرض بارہویں کے بعد کیا ہے تو دم^(۴) ساقط نہ ہوگا کہ بارہویں تو گزر گئی اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا تو اے وہ مستحب پھر اعادہ سے دم ساقط ہو گیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔^(۵) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲: چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور جنابت میں کیا تو دم پھر اگر بارہویں تک اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔^(۶) (عالمگیری)

① "لباب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات)، ص ۳۳۸.

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۷۳.

③ المرجع السابق.

④ بہار شریعت کے نسخوں میں اس جگہ "دم" کے بجائے "بدنہ" لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "طواف فرض بارہویں کے بعد کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا"، ایسا ہی فتویٰ عالمگیری میں ہے، اسی وجہ سے ہم نے لفظ "دم" کر دیا ہے۔ لہذا جن کے پاس بہار شریعت کے دیگر نسخے ہیں ان کو چاہیے کہ لفظ "بدنہ" کو قلم زد کر کے اس جگہ پر لفظ "دم" لکھ لیں۔

⑤ "الحوہرة البیرة"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج، ص ۲۲۱.

⑥ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۵.

⑦ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۶.

مسئلہ ۳: طواف فرض مکہ یا اکثر بلاغذرجل کرنے کی بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھست کر یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے یا اُلٹا طواف کیا یا حطیم کے اندر سے طواف میں گزرا یا بارہویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں ذمہ دے اور صحیح طور پر ادا کر لیا تو ذمہ ساقط اور بغیر اعادہ کیے چلا آیا تو بکری یا اُس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جنابت میں طواف کر کے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے اور بے وضو کیا تھا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ کہ وہیں سے بکری یا قیمت بھیج دے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: طواف فرض چار پھیرے کر کے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو ذمہ واجب، اگر خود نہ آیا بھیج دیا تو کافی ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: فرض کے سوا کوئی اور طواف مکہ یا اکثر جنابت میں کیا تو ذمہ دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: طواف رخصت مکہ یا اکثر ترک کیا تو ذمہ لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ اور طواف قدوم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر اُکھیا اور طواف عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو ذمہ لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں بلکہ اُس کا ادا کرنا لازم ہے۔^(۵) (منک)

مسئلہ ۸: قارن نے طواف قدوم و طواف عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے طواف عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو ذمہ واجب اور طواف فرض میں رنل وسیعی کر لے۔^(۶) (منک)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۷.

و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۶۲.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۶، ۲۴۵.

③ المرجع السابق۔ ④ المرجع السابق.

⑤ "لاب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی الحایة فی طواف الصلہ)، ص ۳۵۰-۳۵۳.

⑥ المرجع السابق، ص ۳۵۳.

مسئلہ ۹: نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: طواف فرض جنابت میں کیا تھا اور بارہویں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا، اب تیرہویں کو طواف رخصت باطن رت کیا تو یہ طواف رخصت طواف فرض کے قائم مقام ہو جائے گا اور طواف رخصت کے چھوڑنے اور طواف فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو ذم لازم اور اگر بارہویں کو طواف رخصت کیا ہے تو یہ طواف فرض کے قائم مقام ہوگا اور چونکہ طواف رخصت نہ کیا، لہذا ایک ذم لازم اور اگر طواف رخصت دوبارہ کر لیا تو یہ ذم بھی ساقط ہو گیا اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا اور یہ با وضو تو ایک ذم لازم اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا اور طواف رخصت جنابت میں تو دو ذم۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: طواف فرض کے تین پھیرے کیے اور طواف رخصت پورا کیا تو اس میں کے چار پھیرے اس میں محسوب ہو جائیں گے اور دو ذم لازم، ایک طواف فرض میں دیر کرنے، دوسرا طواف رخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا۔ اور اگر ہر ایک کے تین تین پھیرے کیے تو کل فرض میں شمار ہوں گے اور دو ذم واجب۔^(۳) (عالمگیری) اس مسئلہ میں فروغ کثیرہ ہیں بخوف تطویل ذکر نہ کیے۔

(۸) سعی میں غلطیاں

مسئلہ ۱: سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑ دیے یا سواری پر کیے تو ذم دے اور حج ہو گیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کر لیا تو ذم و صدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے۔ یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ عذر صحیح سے ترک کر سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲: طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو ذم دے۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۳: جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں۔^(۶) (در مختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۶، وغیرہ

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۶

③ المرجع السابق.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۷.

و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۵.

⑤ "الدر المختار" کتاب الحج، باب فی السعی بین الصفا والمروة، ح ۳، ص ۵۸۷.

⑥ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۱.

مسئلہ ۴: سنی میں احرام یا زمانہ حج شرط نہیں، نہ کی ہو تو جب چاہے کر لے ادا ہو جائے گی۔^(۱) (جوہرہ)

(۹) وقوف عرفہ میں غلطی

مسئلہ ۱: جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا ذم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو ساقط ہو گیا اور غروب کے بعد واپس ہوا تو نہیں اور عرفات سے چلا آتا خواہ با اختیار ہو یا بلا اختیار ہو مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورت میں ذم ہے۔^(۲) (عالمگیری، جوہرہ)

(۱۰) وقوف مزدلفہ

مسئلہ ۱: دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو ذم دے۔ ہاں کمزور یا عورت، بخوف ازدحام وقوف ترک کرے تو جرم مانہ نہیں۔^(۳) (جوہرہ)

(۱۱) رمی کی غلطیاں

مسئلہ ۱: کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں ذم ہے اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں یا اور دنوں کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت ذم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

① "الجوهرة البیة"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج، ص ۲۲۲.

② "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۷.

③ "الجوهرة البیة"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج، ص ۲۲۲.

④ "الجوهرة البیة"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج، ص ۲۲۳.

⑤ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب المسامک، الباب الثامن فی الحایات، الفصل الخامس، ح ۱، ص ۲۴۷.

⑥ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۶.

(۱۲) قربانی اور خلق میں غلطی

- مسئلہ ۱:** حرم میں خلق نہ کیا، حدود حرم سے باہر کیا یا بارہویں کے بعد کیا یا زمی سے پہلے کیا یا قارن و مُتَمَتِّع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے زمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں ذم ہے۔^(۱) (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ ۲:** عمرہ کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضرور ہے، اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو ذم ہے مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔^(۲) (درمختار)
- مسئلہ ۳:** حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سر موٹا لیا تو دو ذم ہیں، ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔^(۳) (رد المحتار)

(۱۳) شکار کرنا

- مسئلہ ۱:** خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اُس کے کھانے میں مضطر ہو۔ یعنی بھوک سے مراجتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حسابوں جو قیمت بتا دیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اُس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ ۲:** پانی کے جانور کو شکار کرنا جائز ہے، پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔^(۵) (منک)
- مسئلہ ۳:** شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس سے بھیڑ بکری وغیرہ اگر خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقرا کو تقسیم کر دے یا اُس کا غنہ خرید کر مساکین پر صدقہ کر دے، اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ میں جتنے صدقے ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر کچھ غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو

① "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۶ وغیرہ

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۶.

③ "رد المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۶.

④ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۶۶ وغیرہ

⑤ "لباب المسائل"، (باب الحایات، فصل فی ترک الواجبات بعد)، ص ۳۶۰

اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دیدے یا اس کی عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دیدے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔^(۱) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۴: کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھالیا تو اتنے کا تاوان دے اور اگر اس کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یوہیں تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو باہر ذبح کیا اور اس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا غلہ خریداجاتا تو ادا ہو گیا۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کفارہ کا جانور چوری کیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو ناکافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری کیا تو ادا ہو گیا۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: قیمت کا غلہ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار دینا ضروری ہے کم و بیش دے گا تو ادا نہ ہوگا۔ کم دیا تو کل نفل صدقہ ہے اور زیادہ زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پورا صدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقہ دے سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دیدے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: محرم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مُردار ہے ذبح کرنے کے بعد اُسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تھا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔^(۵) (جوہرہ)

مسئلہ ۸: جتنی قیمت اُس شکار کی تجویز ہوئی اُس کا جانور خرید کر ذبح کیا اور قیمت میں سے بچ رہا تو بقیہ کا غلہ خرید کر تصدق کرے یہ ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے یا کچھ روزے رکھے کچھ صدقہ دے سب جائز ہے۔ یوہیں اگر وہ قیمت دو جانوروں کے خریدنے کے لائق ہے تو چاہے دو جانور ذبح کرے یا ایک ذبح اور ایک کے بدلے کا صدقہ دے یا روزے رکھے ہر

① "اندر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۱.

و "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب التاسع فی الصيد، ح ۱، ص ۲۴۸، وغیرہما

② "افتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق ص ۲۴۸ و "ردالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۱

③ "ردالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۱

④ "اندر المختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۱-۶۸۳

⑤ "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج، ص ۲۲۸

طرح اختیار ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: احرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے، حرم کی وجہ سے دوہرا کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو حرم کے لیے ہے مگر اس میں روزہ کا فی نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ لہذا مرغابی اور وحشی بط کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھی خشکی میں رہتا ہو۔ گھریو جانور جیسے گائے، بھینس، بکری اگر جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگل ہی کا جانور شمار کیا جائے گا، اگر پلاؤ ہرن شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑ لایا یا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کے شکار کرنے کا بھی وہی حکم ہے۔^(۳) (عالمگیری، جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں ہے اگرچہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد کی ہو مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: سکھایا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بے سکھائے کی ہے، البتہ اگر وہ کسی کی ملک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو سکھائے ہوئے کی قیمت دے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: کفارہ لازم آنے کے لیے قصد اُقتل کرنا شرط نہیں بھول چوک سے قتل ہوا جب بھی کفارہ ہے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: جانور کو زخمی کر دیا مگر مر نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اُس

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الماسک، الباب التاسع فی الصيد، ح ۱، ص ۲۴۸.

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق ص ۲۴۷ و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۷۶.

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۷۸ وغیرہ.

جانور میں کی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مر گیا تو پوری قیمت واجب۔^(۱) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۵: زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مر گیا یا معلوم نہیں کہ مر گیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مر گیا مگر اس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھ ہو گیا، جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: جانور کو زخمی کیا پھر اُسے قتل کر ڈالا تو زخم و قتل دونوں کا کفارہ دے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: جانور جل میں پھنسا ہوا تھا یا کسی درندہ نے اسے پکڑا تھا اُس نے چھوڑا نا چاہا، تو اگر مر بھی جائے جب بھی کچھ نہیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: پرند کے پر نوچ ڈالے کہ اوڑ نہ سکے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکے تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور انڈا توڑا یا بھوتا تو اس کی قیمت دے مگر جب کہ گندہ ہو تو کچھ واجب نہیں اگرچہ اس کا چھلکا قیمتی ہو جیسے شتر مرغ کا انڈا کہ لوگ اُسے خرید کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگرچہ گندہ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور جنگل کے جانور کا دودھ دوہا تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: پرند کے پر نوچ ڈالے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے پھر کفارہ دینے سے پہلے اُسے قتل کر ڈالا تو ایک ہی کفارہ ہے اور کفارہ ادا کرنے کے بعد قتل کیا تو دو کفارے، ایک زخم وغیرہ کا دوسرا قتل کا اور اگر زخمی کیا پھر وہ جانور زخم کے سبب مر گیا تو ایک ہی کفارہ ہے خواہ مرنے سے پہلے دیا ہو یا بعد۔^(۶) (منک، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: جنگل کے جانور کا انڈا اُٹھوٹا یا دودھ دوہا اور کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ دے اور دوسرے محرم نے کھایا تو اس پر کفارہ نہیں اگرچہ کھانا حرام تھا کہ وہ

۱ "تنویر الابصار" و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۳

۲ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۳

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب التاسع فی الصيد، ح ۱، ص ۲۴۸

۴ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۴

۵ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۴ وغیرہ

۶ "المسک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی الحرح)، ص ۳۶۲

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب التاسع فی الصيد، ح ۱، ص ۲۴۸

مُر دار ہے۔^(۱) (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنگل کے جانور کا انڈا اٹھا لایا اور مرغی کے نیچے رکھ دیا اگر گندہ ہو گیا تو اس کی قیمت دے اور اس سے بچہ نکلا اور بڑا ہو کر اڑ گیا تو کچھ نہیں اور اگر انڈے پر سے جانور کو اڑا دیا اور انڈا گندہ ہو گیا تو کفارہ واجب۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۲۲: ہرنی کو مارا اس کے پیٹ میں بچہ تھا، وہ مرا ہوا اگر تو اس بچہ کی قیمت کفارہ دے اور ہرنی بعد کو مر گئی تو اس کی قیمت بھی اور اگر نہ مری تو اس کی وجہ سے جتنا اس میں نقصان آیا وہ کفارہ میں دے اور اگر بچہ نہیں گرا مگر ہرنی مر گئی تو حالتِ حمل میں جو اس کی قیمت تھی وہ دے۔^(۳) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۳: کوّا، چیل، بھیڑیا، بکھو، سانپ، چوہا، گھونس، جھجھو، ندر، نککھنا سکا، پٹو، مچھر، بکلی، کچھوا، کیڑا، پتنگا، کانٹے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی، بُر اور تمام حشرات الارض بکھو، لومڑی، گیدڑ جب کہ یہ درندے حملہ کریں یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداءِ حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا، ان سب کے مارنے میں کچھ نہیں۔ یوہیں پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔^(۴) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو اس کے قتل میں کچھ نہیں، ہرنی اور بکرے سے ہے تو کفارہ واجب۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: غیر محرم نے شکار کیا تو محرم اُسے کھا سکتا ہے اگر چہ اُس نے اسی کے لیے کیا ہو، جب کہ اُس محرم نے نہ اُسے بتایا، نہ حکم کیا، نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اُسے ذبح کیا ہو۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۲۶: بتانے والے، اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ ① جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ

① "الحوہرة البیرة"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج ص ۲۲۶

و "ردالمحتار"، کتاب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۸.

② "لیب المسائل"، (باب الحایات، فصل فی حکم البیض)، ص ۳۶۶.

③ "الحوہرة لبیرة"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج ص ۲۲۶

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۹-۶۹۱.

و "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب المسائل، الباب التاسع فی الصيد، ح ۱، ص ۲۵۲.

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۹۲

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۹۲.

جانے اور ② ہے اس کے بتائے وہ جانتا بھی نہ ہو اور ③ اُس کے بتانے پر فوراً اُس نے مار بھی ڈالا ہو اور ④ وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ گیا اور ⑤ یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو۔ اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں رہا گناہ وہ بہر حال ہے۔^(۱) (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۷: ایک محرم نے کسی کو شکار کا پتا دیا مگر اس نے نہ اُسے سچا جانا نہ جھوٹا پھر دوسرے نے خبر دی، اب اس نے جستجو کی اور جانور کو مارا تو دونوں بتانے والوں پر کفارہ ہے اور اگر پہلے کو جھوٹا سمجھا تو صرف دوسرے پر ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: محرم نے شکار کا حکم دیا تو کفارہ بہر حال لازم اگرچہ جانور خود مارنے والے کے علم میں ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: ایک محرم نے دوسرے محرم کو شکار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے نے خود نہ کیا بلکہ اُس نے تیسرے محرم کو حکم دیا، اب تیسرے نے شکار کیا تو پہلے پر کفارہ نہیں اور دوسرے اور تیسرے پر لازم اور اگر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ تو فلاں کو شکار کا حکم دے اور اس نے حکم دیا تو تینوں پر جرمانہ لازم۔^(۴) (منک)

مسئلہ ۳۰: غیر محرم نے محرم کو شکار بتایا یا حکم کیا تو گنہگار ہوا تو بہ کرے، اس غیر محرم پر کفارہ نہیں۔^(۵) (منک)

مسئلہ ۳۱: محرم نے جسے بتایا وہ محرم ہو یا نہ ہو بہر حال بتانے والے پر کفارہ لازم۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: کئی مخصوص نے مل کر شکار کیا تو سب پر پورا پورا کفارہ ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: میڈی بھی خشکی کا جانور ہے، اُسے مارے تو کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔^(۸) (جوہرہ)

① "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج ص ۲۲۴

② "درالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۷۷

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۷۷

④ ... المرجع السابق۔

⑤ "لباب المسامک"، (باب الحایات، فصل فی الدلالة والاشارة وسحو ذلك)، ص ۳۶۹

⑥ "لباب المسامک"، (باب الحایات، فصل فی الدلالة والاشارة وسحو ذلك)، ص ۳۶۹

⑦ ... "ردالمختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۷۷

⑧ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب التامع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۹

⑨ "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الحج، باب الحایات فی الحج ص ۲۲۷

مسئلہ ۳۴: مُحرّم نے جنگل کا جانور خرید لیا بیچنا تو بیع باطل ہے پھر بائع و مشتری دونوں مُحرّم ہیں اور جانور ہلاک ہوا تو دونوں پر کفارہ ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ احرام کی حالت میں پکڑا اور احرام ہی میں بیچا اور اگر پکڑنے کے وقت مُحرّم نہ تھا اور بیچنے کے وقت ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر پکڑنے کے وقت مُحرّم تھا اور بیچنے کے وقت نہیں ہے تو بیع جائز۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۵: غیر مُحرّم نے غیر مُحرّم کے ہاتھ جنگل کا جانور بیچا اور مشتری نے ابھی قبضہ نہ کیا تھا کہ دونوں میں سے ایک نے احرام باندھ لیا تو اب وہ بیع باطل ہوگئی۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۶: احرام باندھا اور اس کے ہاتھ میں جنگل کا جانور ہے تو حکم ہے کہ چھوڑ دے اور نہ چھوڑا یہاں تک کہ مر گیا تو ضمان دے مگر چھوڑنے سے اس کی ملک سے نہیں نکلتا جب کہ احرام سے پہلے پکڑا تھا اور یہ بھی شرط ہے کہ بیرونِ حرم پکڑا ہو ورنہ اگر اسے کسی نے پکڑ لیا تو مالک اس سے لے سکتا ہے۔ جب کہ احرام سے نکل چکا ہو اور اگر کسی اور نے اس کے ہاتھ سے چھڑا دیا تو یہ تاوان دے اور اگر جانور اس کے گھر ہے تو کچھ مضایقہ نہیں یا پاس ہی ہے مگر بنجرے میں ہے تو جب تک حرم سے باہر ہے چھوڑنا ضروری نہیں۔ لہذا اگر مر گیا تو کفارہ لازم نہیں۔^(۳) (جوہرہ، ع لکیری)

مسئلہ ۳۷: مُحرّم نے جانور پکڑا تو اس کی ملک نہ ہوا، حکم ہے کہ چھوڑ دے اگرچہ بنجرے میں ہو یا گھر پر ہو اور اسے کوئی پکڑ لے تو احرام کے بعد اس سے نہیں لے سکتا اور اگر کسی دوسرے نے چھوڑ دیا تو اس سے تاوان نہیں لے سکتا اور دوسرے مُحرّم نے مار ڈالا تو دونوں پر کفارہ ہے مگر پکڑنے والے نے جو کفارہ دیا ہے، وہ مارنے والے سے وصول کر سکتا ہے۔^(۴) (جوہرہ، ع لکیری)

مسئلہ ۳۸: مُحرّم نے جنگل کا جانور پکڑا تو اس پر لازم ہے کہ جنگل میں یا ایسی جگہ چھوڑ دے جہاں وہ پناہ لے سکے، اگر شہر میں لا کر چھوڑا جہاں اس کے پکڑنے کا اندیشہ ہے تو جرمانہ سے بُری نہ ہوگا۔^(۵) (منک)

مسئلہ ۳۹: کسی نے ایسی جگہ شکار دیکھا کہ مارنے کے لیے حیران، غلیل، بندوق وغیرہ کی ضرورت ہے اور مُحرّم نے یہ چیزیں اسے دیں تو اس پر پورا کفارہ لازم اور شکار ذبح کرنا ہے اُس کے پاس ذبح کرنے کی چیز نہیں، مُحرّم نے مٹھری دی تو

① "الحوہرة الميرة"، كتاب الحج، باب الحایات فی الحج ص ۲۲۹

② المرجع السابق

③ المرجع السابق۔ و "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الماسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۰، ۲۵۱

④ المرجع السابق

⑤ "لباب الماسک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی أحد الصيد و ارسانه)، ص ۳۶۸

کفارہ ہے اور اگر اس کے پاس ذبح کرنے کی چیز ہے اور محرم نے چھری دی تو کفارہ نہیں مگر کراہت ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: محرم نے جانور پر اپنا کتیا یا باز سکھایا ہوا چھوڑا، اُس نے شکار کو مار ڈالا تو کفارہ واجب ہے اور اگر احرام کی وجہ سے تعیل حکم شرع کے لیے باز چھوڑ دیا، اُس نے جانور کو مار ڈالا یا سکھانے کے لیے جال پھیلایا، اس میں جانور پھنس کر مر گیا یا کو آں کھودا تھا اُس میں گر کر مرا تو ان صورتوں میں کفارہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

(۱۴) حرم کے جانور کو ایذا دینا

مسئلہ ۱: حرم کے جانور کو شکار کرنا یا اُسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے۔ محرم اور غیر محرم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیر محرم نے حرم کے جنگل کا جانور ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزہ نہیں رکھ سکتا اور محرم ہے تو روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲: محرم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے۔ پھر اگر سکھایا ہوا ہو مثلاً طوطی تو مالک کو وہ قیمت دے جو بیچے ہوئے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔^(۴) (ملک)

مسئلہ ۳: جو حرم میں داخل ہوا اور اُس کے پاس کوئی وحشی جانور ہوا اگرچہ بخرے میں تو حکم ہے کہ اُسے چھوڑ دے، پھر اگر وہ شکاری جانور باز، شکار، بہری وغیرہ ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لیے اُسے چھوڑا، اُس نے شکار کیا تو اُس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: ایک شخص دوسرے کا وحشی جانور غصب کر کے حرم میں لایا تو واجب ہے کہ چھوڑ دے اور مالک کو قیمت دے اور نہ چھوڑا بلکہ مالک کو واپس دیا تو تاوان دے۔ غصب کے بعد احرام باندھا جب بھی یہی حکم ہے۔^(۶) (رد المحتار وغیرہ)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب التامع فی الصيد، ح ۱، ص ۲۵۰.

② ... المرجع السابق ص ۲۵۱.

③ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۹۳.

④ "لب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی صید الحرم)، ص ۳۷۴.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۹۳ وغیرہ.

⑥ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۹۴.

مسئلہ ۵: دو غیر محرم نے حرم کے جانور کو ایک ضرب میں مار ڈالا تو دونوں آدمی آدمی قیمت دیں۔ یوہیں اگر بہت سے لوگوں نے مارا تو سب پر وہ قیمت تقسیم ہو جائے گی اور اگر اُن میں کوئی محرم بھی ہے تو علاوہ اُس کے جو اُس کے حصہ میں پڑا پوری قیمت بھی کفارہ میں دے اور ایک نے پہلے ضرب لگائی پھر دوسرے نے تو ہر ایک کی ضرب سے اس کی قیمت میں جو کمی ہوئی وہ دے۔ پھر باقی قیمت دونوں پر تقسیم ہو جائے گی اس بقیہ کا نصف نصف دونوں دیں۔^(۱) (عالمگیری، منک)

مسئلہ ۶: ایک نے حرم کا جانور پکڑا، دوسرے نے مار ڈالا تو دونوں پوری پوری قیمت دیں اور پکڑنے والے کو اختیار ہے کہ دوسرے سے تاوان وصول کر لے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: چند شخص محرم مکہ کے کسی مکان میں ٹھہرے، اس مکان میں کبوتر رہتے تھے۔ سب نے ایک سے کہا، دروازہ بند کر دے، اس نے دروازہ بند کر دیا اور سب منیٰ کو چلے گئے، واپس آئے تو کبوتر پیاس سے مرے ہوئے ملے تو سب پورا پورا کفارہ دیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہو اور اس کے سب پاؤں حرم میں ہوں یا ایک ہی پاؤں تو وہ حرم کا جانور ہے، اُس کو مارنا حرام ہے اگرچہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے سب باہر تو قتل پر جرم لازم نہیں اور اگر لیٹا سو یا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۹: جانور حرم سے باہر تھا، اس نے تیر چھوڑا وہ جانور بھاگا اور تیر اُسے اس وقت لگا کہ حرم میں پہنچ گیا تھا تو جرم لازم اور اگر تیر لگنے کے بعد بھاگ کر حرم میں گیا اور وہیں مر گیا تو نہیں مگر اس کا کھانا حاصل نہیں۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: جانور حرم میں نہیں مگر یہ شکار کرنے والا حرم میں ہے اور حرم ہی سے تیر چھوڑا تو جرم لازم واجب۔^(۶) (عالمگیری)

① "افتاویٰ الہدیۃ" کتاب المساکت، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۹

و "باب المساکت" و "المسکت المنقسط"، (باب الحایات)، ص ۳۶۴.

② "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۰

③ المرجع السابق.

④ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحنایات، ج ۳، ص ۶۸۷.

⑤ المرجع السابق، ص ۶۸۸

⑥ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۱

مسئلہ ۱۱: جانور اور شکاری دونوں حرم سے باہر ہیں مگر تیر حرم سے ہوتا ہوا گزرا تو اسکیں بھی بعض علما تاوان واجب کرتے ہیں۔ درمختار میں یہی لکھا مگر بحر الرائق و لباب میں تصریح ہے کہ اس میں تاوان نہیں اور علامہ شامی نے فرمایا کلام علما سے یہی ثابت۔ کتابا باز وغیرہ چھوڑا اور حرم سے ہوتا ہوا گزرا، اس کا بھی حکم یہی ہے۔^(۱)

مسئلہ ۱۲: جانور حرم سے باہر تھا اس پر کتا چھوڑا، کتے نے حرم میں جا کر پکڑا تو اس پر تاوان نہیں مگر شکار نہ کھایا جائے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: گھوڑے وغیرہ کسی جانور پر سوار جا رہا تھا یا اسے ہانکتا یا کھینچتا لیے جا رہا تھا، اس کے ہاتھ پاؤں سے کوئی جانور دب کر مر گیا یا اس نے کسی جانور کو دانت سے کاٹا اور مر گیا تو تاوان دے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بھیڑیے پر کتا چھوڑا، اس نے جا کر شکار پکڑا یا بھیڑ یا پکڑنے کے لیے جال تانا، اس میں شکار پھنس گیا تو دونوں صورتوں میں تاوان کچھ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: جانور کو بھگایا وہ کونیں میں گر پڑا یا پھسل کر گرا اور مر گیا یا کسی چیز کی ٹھوکر لگی وہ مر گیا تو تاوان دے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حرم کا جانور پکڑ لایا اور اسے بیرون حرم چھوڑ دیا، اب کسی نے مار ڈالا تو پکڑنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر کسی نے نہ بھی مارا تو جب تک امن کے ساتھ حرم کی زمین میں پہنچ جانا معلوم نہ ہو، کفارہ سے بری نہ ہوگا۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۱۷: جانور حرم سے باہر تھا اور اس کا بہت چھوٹا بچہ حرم کے اندر، غیر محرم نے اس جانور کو مارا تو اس کا کفارہ نہیں مگر بچہ بھوک سے مر جائے گا تو بچہ کا کفارہ دینا ہوگا۔^(۷) (منک)

مسئلہ ۱۸: ہرنی کو حرم سے نکالا وہ بچہ جتنی پھر وہ مر گئی اور بچے بھی تو سب کا تاوان دے اور اگر تاوان دینے کے بعد

① - نظر "الدر المختار" و "رد المحتار"، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۷. و "انبحر الرائق"، کتاب الحج، باب الحایات،

فصل ان قتل محرم صیداً، ج ۳، ص ۶۹. و "لباب الماسک"، (باب الحایات، فصل فی صید المحرم)، ص ۳۷۶.

② - "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الماسک، الباب التاسع فی الصید، ج ۱، ص ۲۵۱.

③ - المرجع السابق، ص ۲۵۲.

④ - المرجع السابق. ⑤ - المرجع السابق.

⑥ - "لباب الماسک"، (باب الحایات، فصل فی أخذ الصید و ارسالہ)، ص ۳۶۸.

⑦ - "لباب الماسک"، (باب الحایات، فصل فی صید المحرم)، ص ۳۷۷.

جنی تو بچوں کا تاوان لازم نہیں۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: پرند درخت پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ درخت حرم سے باہر ہے مگر جس شاخ پر بیٹھا ہے وہ حرم میں ہے تو اُسے مارنا حرام ہے۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

(۱۵) حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

مسئلہ ۱: حرم کے درخت چار قسم ہیں ① کسی نے اُسے بویا ہے اور وہ ایسا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ② بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ③ کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ④ بویا نہیں، نہ اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔

پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں۔ رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو ملک کا تاوان لے گا، چوتھی قسم میں جرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو ملک کا تاوان بھی لے گا اور جرمانہ اُسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اکھڑا ہوا نہ ہو۔ جرمانہ یہ ہے کہ اُس کی قیمت کا غلہ لے کر مساکین پر تصدق کرے، ہر مسکین کو ایک صدقہ اور اگر قیمت کا غلہ پورے صدقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لیے حرم کے مساکین ہونا ضرور نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے روزہ رکھنا کافی نہیں۔^(۳) (عالمگیری، در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: درخت اکھڑا اور اس کی قیمت بھی دیدی، جب بھی اُس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیج ڈالا تو بیج ہو جائے گی مگر اُس کی قیمت تصدق کر دے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو درخت سوکھ گیا اُسے اکھڑا کہتا ہے اور اس سے نفع بھی اُٹھ سکتا ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: درخت اکھڑا اور تاوان بھی ادا کر دیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اسی کو اکھڑا تاوان

① "الدر المختار"، کتاب المحرم، باب الحمايات، ح ۳، ص ۷۰۴ وغیرہ.

② المرجع السابق ص ۶۸۶.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامك، الباب التاسع في الصيد، ج ۱، ص ۲۵۲-۲۵۳.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامك، الباب التاسع في الصيد، ح ۱، ص ۲۵۳.

⑤ المرجع السابق.

نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یو ہیں جو درخت پھلتا ہے اُسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جب کہ، لک سے اجازت لے لی ہو اُسے قیمت دیدے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶: چند شخصوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا، خواہ سب حُر م ہوں یا غیر حُر م یا بعض حُر م بعض غیر حُر م۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حرم کے پیو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: جس درخت کی جز حرم سے باہر ہے اور شاخیں حرم میں وہ حرم کا درخت نہیں اور اگر تنے کا بعض حصہ حرم میں ہے اور بعض باہر تو وہ حرم کا ہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔^(۶) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس جانوروں کو چرانا جائز ہے۔ باقی کاٹنا، اکھاڑنا، اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے۔ سوا اذخار اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح انتفاع جائز ہے۔ کھنبی کے توڑنے، اکھاڑنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔^(۷) (درمختار، رد المحتار)

(۱۶) جوں مارنا

مسئلہ ۱: اپنی بوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک ٹٹھی

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۳

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۵۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۳

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساک، الباب السابع عشر فی الدر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۴۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۶، وغیرہ

⑥ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۸۶

⑦ ... المرجع السابق، ص ۶۸۸۔

ناج اور اس سے زیادہ میں صدقہ۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۲: جوئیں مرنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا، جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۳: دوسرے نے اُس کے کہنے یا اشارہ کرنے سے اُس کی جوں ماری، جب بھی اُس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۴: زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔^(۴) (بحر)

مسئلہ ۵: کپڑا بھیگ گیا تھا منکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔^(۵) (فک متوسط)

مسئلہ ۶: حرم کی خاک یا تنگری لانے میں حرج نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

(۱۷) بغیر احرام میقات سے گزرنا

مسئلہ ۱: میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا تو ذم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو ذم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذمہ ہو گیا۔ یو ہیں اگر حجۃ الاسلام یا نفل یا تمت کا عمرہ یا حج جو اُس پر تھا، اُس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذمہ ہو گیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذمہ نہ ہوا، جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔^(۷) (عالمگیری، درمختار، رد المحتار)

① "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ح ۳، ص ۶۸۹.

② ... المرجع السابق. ③ ... المرجع السابق.

④ "البحر الرائق"، کتاب الحج، باب الحایات، فصل ان قتل محرم صیداً، ح ۳، ص ۶۱.

⑤ "لباب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الحایات، فصل فی قتل القمل)، ص ۳۷۸.

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب السابع عشر فی الدر بالحج، ح ۱، ص ۲۶۴.

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب العاشر فی محاورۃ المیقات بعیر احرام، ح ۱، ص ۲۵۳.

و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، مطلب لا یحب الصمان نکسر آلات اللہ، ح ۳، ص ۷۱۱.

مسئلہ ۲: چند بار بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا، پچھلی بار میقات کو واپس آ کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا، اس سے بری الذمہ ہوا، پہلوں سے نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا تو اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو، وہیں سے احرام باندھ لے اور دم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے۔ پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دم ساقط۔ یوہیں اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط اور نہیں کہا تو نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا، پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضی کی تو میقات سے بے احرام گزرنے کا دم ساقط ہو گیا۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۵: متخلف نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا، اُسے حکم ہے کہ جب تک وقوف عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حرم کو واپس آئے اگر واپس نہ آیا تو دم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط ہے نہیں تو نہیں اور باہر جا کر احرام نہیں باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ نہیں۔ مکہ میں جس نے اقامت کر لی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر مکہ والا کسی کام سے حرم کے باہر گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقوف کر یا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو دم لازم آیا۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۶: نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہو گیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اُس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اُس نے احرام باندھ لیا تو دم لازم ہے جب آزاد ہوا ادا کرے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قرآن کیا تو دم لازم ہے اور اگر پہلے

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب العاشر فی محاورۃ المیقات بعیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳، ۲۵۴

② المرجع السابق ص ۲۵۳

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحنایات، ج ۳، ص ۷۱۳

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب العاشر فی محاورۃ المیقات بعیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۴

و"ردالمحتار"

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب العاشر فی محاورۃ المیقات بعیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳

حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو ذم۔^(۱) (ع لگیری)

(۱۸) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا

مسئلہ ۱: جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اُس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کا طواف ایک پھیرا بھی کر لیا، اُس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور ذم واجب ہے۔ اس سال عمرہ کر لے، سال آئندہ حج اور اگر عمرہ توڑ کر حج کیا تو عمرہ ساقط ہو گیا اور ذم دے اور دونوں کر لیے تو ہو گئے مگر گنہگار ہوا اور ذم واجب۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲: حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور ذم دے اور حج و عمرہ اُس پر واجب اور اگر دسویں کو دوسرے حج کا احرام باندھا اور حلق کر چکا ہے تو بدستور احرام میں رہے اور دوسرے کو ساں آئندہ میں پورا کرے اور ذم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا ہے تو ذم واجب۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو ذم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۴: باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طواف قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو گیا مگر اساءت ہوئی اور شکرانہ کی قربانی کرے اور عمرہ کے اکثر طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقوف کر لیا تو عمرہ باطل ہو گیا۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: طواف قدوم کا ایک پھیرا بھی کر لیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھ لیا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور ذم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کر لیے تو ذم دے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۶: دسویں سے تیرھویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے، اگر باندھا تو توڑ دے اور اُس کی قضا کرے اور ذم دے اور کر لیا تو ہو گیا مگر ذم واجب ہے۔^(۷) (در مختار)

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب المسامح، الباب العاشر فی محاورۃ المیقات بعیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳.

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۷۱۳.

③ "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، مطلب لایجب الصمان بکسر آلات اللہو، ج ۳، ص ۷۱۵.

④ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۷۱۶.

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحایات، مطلب لایجب الصمان، إلح، ج ۳، ص ۷۱۷.

⑥ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۷۱۷.

⑦ المرجع السابق ص ۷۱۸.

مُخَصَّر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَإِنْ أُخْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَخْلِقُوا رِءًۢؤً وَنُكْمًا حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ ۚ ۝ (۱) ”اگر حج و عمرہ سے تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے کرو اور اپنے سر نہ منڈاؤ، جب تک قربانی اپنی جگہ (حرم) میں نہ پہنچ جائے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ إِنَّ الدِّينَ كَفَرُوا وَيَصْلُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعِكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ يُظْلَمْ بُدُّهُ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ ۝ (۲) ”بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ (عزوجل) کی راہ سے اور مسجد حرام سے، جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا، اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر والے برابر حق رکھتے ہیں اور جو اس میں ناحق زیادتی کا ارادہ کرے، ہم اُسے روٹناک عذاب چکھائیں گے۔“

(احادیث)

(حدیث ۱:) صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، کفار قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانیاں کیں اور سر موٹا دیا اور صحابہ نے ہال کتروائے۔ (۳) نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اسی کا حکم فرمایا۔ (۴)

(حدیث ۲:) ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ

① پ ۲، البقرة: ۱۹۶.

② پ ۱۷، الحج ۲۵

③ ”صحیح ابیحاری“، کتاب المعاری، باب عروۃ الحدیث، الحدیث: ۴۱۸۵، ص ۳۴۳

④ ”صحیح ابیحاری“، أبواب المحصر و جراء الصيد، باب البحر قبل الحق فی الحصر، الحدیث: ۱۸۱۱، ص ۱۴۲.

مسئلہ ۱: جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا، اُسے مُخَصِّر کہتے ہیں۔ جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں: ① دشمن۔ ② درندہ۔ ③ مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے۔ ④ ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا۔ ⑤ قید۔ ⑥ عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جاری تھی اُس کا انتقال ہو جانا۔ ⑦ عدت۔ ⑧ مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا۔ ⑨ شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کر دے۔

مسئلہ ۲: مصارف چوری گئے یا سواری کا جانور ہلاک ہو گیا، تو اگر پیدل نہیں چل سکتا تو مُخَصِّر ہے ورنہ نہیں۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: صورت مذکورہ میں فی الحال تو پیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ مجبور ہو جائے گا، اُسے احرام کھول دینا جائز ہے۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: عورت کا شوہر یا محرم مر گیا اور وہاں سے مکہ معظمہ مسافت سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو مُخَصِّر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی جگہ ہے تو مُخَصِّر ہے ورنہ نہیں۔ (۵) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا تو وہ بھی مُخَصِّر ہے کہ اُسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: عورت نے حج نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر یا باندھا تو شوہر منع کر سکتا ہے، لہذا اگر منع کر دے تو مُخَصِّر ہے

① "مس أبي داود"، كتاب المسائل، باب الاحصار، الحديث: ۱۸۶۲، ص ۱۳۶۱

② "مس أبي داود"، كتاب المسائل، باب الاحصار، الحديث: ۱۸۶۳، ص ۱۳۶۱

③ "افتاوى الهدية"، كتاب المسائل، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

④ "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۵.

⑤ "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۵.

و "افتاوى الهدية"، كتاب المسائل، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵

⑥ "افتاوى الهدية"، كتاب المسائل، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵

اگرچہ اس کے ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا، البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلو سکتا ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: مولیٰ نے غلام کو اجازت دیدی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور لوٹڈی کو مولیٰ نے اجازت دیدی تو اس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دیدی، تو ٹھہرہ ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: ٹھہرہ کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے، جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا، جب تک مکہ معظمہ پہنچ کر طواف وسعی و حلق نہ کر لے، روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا، جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔^(۴) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھہرا لے کہ کٹواں دن کٹواں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اگر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھہرا تھا یا اس سے پیشتر فیہا اور اگر بعد میں ہوئی اور اسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہذا دم دے۔ ٹھہرہ کو احرام سے باہر آنے کے لیے حق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: ٹھہرہ اگر مفرد ہو یعنی صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ایک قربانی بھیجے اور دو بھیجیں تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور قارن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶

⑤ و "امتنای الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵

⑥ "امتنای الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵

⑦ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶، وغیرہ

مسئلہ ۱۲: اس قربانی کے لیے حرم شرط ہے بیرون حرم نہیں ہو سکتی، دسویں، گیارہویں، بارہویں تاریخوں کی شرط نہیں، پہلے اور بعد کو بھی ہو سکتی ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: قارن نے اپنے خیال سے دو قربانیوں کے دام بھیجے اور وہاں ان داموں کی ایک ہی ٹلی اور ذبح کر دی تو یہ ناکافی ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: قارن نے دو قربانیاں بھیجیں اور یہ معین نہ کیا کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی تو بھی کچھ مضائقہ نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ معین کر دے کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: قارن نے عمرہ کا طواف کیا اور وقف عرفہ سے پیشتر منحصر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہوگا اور اگر نیت تھی مگر یہ یاد نہیں کہ کا ہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور اگر دو حج کا احرام باندھا تو دو دم دے اگر احرام کھولے اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لیے مکہ معظمہ کو چلا مگر نہ جاسکا تو ایک دم دے اور چلا نہ تھا کہ منحصر ہو گیا تو دو دم دے اور اس کو دو عمرے کرنے ہوں گے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: عورت نے حج نفل کا احرام باندھا تھا اگرچہ شوہر کی اجازت سے پھر شوہر نے احرام کھلوا دیا، تو اس کا احرام کھلنے کے لیے قربانی کا ذبح ہو جانا ضرور نہیں بلکہ ہر ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے احرام سے باہر ہو گئی مگر اس پر بھی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ضرور ہے اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہوگا اور اگر شوہر یا محرم کے مرجانے سے منحصر ہوئی یا حج فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جاری تھی شوہر نے منع کر دیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی۔^(۶) (منک)

① "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۷

② "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۷

③ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

④ . المرجع السابق.

⑤ . المرجع السابق، ص ۲۵۵-۲۵۶.

⑥ "باب المسامک" و "المسلک المتقسط"، (باب الاحصار)، ص ۴۲۲-۴۲۳.

مسئلہ ۱۸: منحصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔^(۱)
(در مختار)

مسئلہ ۱۹: وہ مانع جس کی وجہ سے رُکنا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا، تو جانا فرض ہے اب اگر گیا اور حج پالیا فبیہ، ورنہ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے اور قربانی کا جانور جو بھیج تھا مل گیا تو جو چاہے کرے۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب مفرد پر عمرہ بھی واجب نہیں۔^(۳)
(عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: وقوف عرفہ کے بعد احصار نہیں ہو سکتا اور اگر مکہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوف عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو منحصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: منحصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہو گیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قرآن تھا تو ایک حج دو عمرے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قرآن کرے، پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

حج فوت ہونے کا بیان

(حدیث ۱:) ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی عبد الرحمن بن محمد دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”حج عرفہ ہے، جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پایا اس نے حج پالیا۔“^(۶)

① ”الدر المختار“، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۷

② ”الدر المختار“، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۸، وغیرہ۔

③ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب المسامک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۶

④ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب المسامک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۶، وغیرہ۔

⑤ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب المسامک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵، وغیرہ۔

⑥ ”مس نسائی“، کتاب مسامک الحج، باب فرض الوقوف بعرفہ، الحدیث: ۳۰۱۹، ص ۲۲۸۲۔

(حدیث ۲:) دارقطنی نے ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا، اُس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہیے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔“ (۱)

(مسائل فقہیہ)

- مسئلہ ۱: جس کا حج فوت ہو گیا یعنی وقوف عرفہ اسے نہ ملا تو طواف وسعی کر کے سر موٹا کر یا بال کترا کر احرام سے باہر ہو جائے اور سال آئندہ حج کرے اور اُس پر دم واجب نہیں۔ (۲) (جوہرہ)
- مسئلہ ۲: قارن کا حج فوت ہو گیا تو عمرہ کے لیے سنی و طواف کرے پھر ایک اور طواف وسعی کر کے حلق کرے اور دم قران جاتا رہا اور پچھلا طواف جسے کر کے احرام سے باہر ہو گا اُسے شروع کرتے ہی بلیک موقوف کر دے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے، عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔ (۳) (منک، عالمگیری)
- مسئلہ ۳: تمتع والا قربانی کا جانور لایا تھا اور تمتع باطل ہو گیا تو جانور کو جو چاہے کرے۔ (۴) (عالمگیری)
- مسئلہ ۴: عمرہ فوت نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے اور جس کا حج فوت ہو گیا اس پر طواف صدر نہیں۔ (۵) (عالمگیری وغیرہ)
- مسئلہ ۵: جس کا حج فوت ہوا اس نے طواف وسعی کر کے احرام نہ کھول اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (۶) (منک)

حج بدل کا بیان

حدیث ۱: دارقطنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو اپنے والدین کی

- ① ”مسند ر قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۴۹۶، ج ۲، ص ۳۰۵.
- ② .. ”الحوہرۃ النہرۃ“، کتاب الحج، باب الفوات، ص ۲۳۲.
- ③ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثالث عشر فی فوات الحج، ح ۲۵۶، ۱.
- و ”لیاب المناسک“، (باب الفوات)، ص ۴۳۰.
- ④ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثالث عشر فی فوات الحج، ح ۲۵۶، ۱.
- ⑤ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثالث عشر فی فوات الحج، ح ۲۵۶، ۱.
- ⑥ ”لیاب المناسک“، (باب الفوات)، ص ۴۳۱.

طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے، روزِ قیامت ابراہیم کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔“ (1)

حدیث ۲: نیز جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو اُن کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔“ (2)

حدیث ۳: نیز زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور اُن کی رُوحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نیکو کار لکھا جائیگا۔“ (3)

حدیث ۴: ابو حفص کبیر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور اُن کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے ذُبح کرتے ہیں، آیا یہ اُن کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ”ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمھارے پاس طبق میں کوئی چیز بدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔“ (4)

حدیث ۵: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ”ہاں۔“ (5)

حدیث ۶: ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابی رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: ”اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔“ (6)

① ”مسند الدارِ قُطَیْی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۵۸۵، ج ۲، ص ۳۲۸

② ”مسند الدارِ قُطَیْی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۵۸۷، ج ۲، ص ۳۲۹

③ ”مسند الدارِ قُطَیْی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۵۸۴، ج ۲، ص ۳۲۸

④ ”المسند المتفسط“ لنقاری، (باب الحج عن العیبر)، ص ۴۳۳

⑤ ”رد المحتار“، کتاب الحج، مطلب فیما أخذ فی عبادتہ شیئاً من الدب، ج ۴، ص ۱۵

⑥ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الحج عن العاجر لرماتہ، إلح، ۳۲۵۱ - ۳۲۵۲، ص ۹۰۰

⑦ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب منہ ۸۷، الحدیث: ۹۳۰، ص ۱۷۴۰

مسئلہ: عبادت تین قسم ہے: ① بدنی۔ ② مالی۔ ③ مرکب۔
عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ جیسے نماز، روزہ۔
مالی میں نیابت بہر حال جاری ہو سکتی ہے جیسے زکاۃ و صدقہ۔

مرکب میں اگر عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کر سکتا ہے ورنہ نہیں جیسے حج۔

رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اُس کا ثواب فلاں کو پہنچے، اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکاۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارت قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھ چاہیے کہ فرض کا پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا، لہذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا، اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچتا ہے۔^(۱) (رد المحتار، رد المحتار، عالمگیری)

اس سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ فاتحہ مروّجہ جائز ہے کہ وہ ایصالِ ثواب ہے اور ایصالِ ثواب جائز بلکہ محمود، البتہ کسی معاوضہ پر ایصالِ ثواب کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ لے کر قرآن مجید کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لے، تو یہ بیع ہوئی اور بیع قطعاً باطل و حرام اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور طاعت پر اجارہ باطل۔ یو ان تین چیزوں کے جن کا بیان آئے گا۔^(۲) (رد المحتار)

(حج بدل کے شرائط)

مسئلہ: حج بدل کے لیے چند شرطیں ہیں:

- ① جو حج بدل کرنا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کر لیا تو حج فرض ادا نہ ہوا، لہذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔
- ② جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کر سکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کر سکتا ہے، تو اس کی طرف سے نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہو گیا، لہذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرائے۔

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحج، مطلب فی اهداء ثواب الاعمال للغير، ج ۴، ص ۱۲، ۱۷.

و "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب المسامک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ج ۱، ص ۲۵۷.

② "رد المختار"، کتاب الحج، مطلب فی اهداء ثواب الاعمال، ج ۴، ص ۱۳.

③ وقت حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہو گیا کہ خود حج کرے تو پہلے حج کیا جا چکا ہے وہ ناکافی ہے۔ ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا، جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیاں ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔

④ جس کی طرف سے کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتا۔ ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

⑤ معارف اُس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے، لہذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا حج بدل نہ ہوا یعنی جب کہ تبرعاً ایسا کیا ہو اور اگر مکمل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ خرچ اس میں سے وصول کر لے گا تو ہو گیا اور اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کر لے گا تو اگر زیادہ حصہ اس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲: اپنا اور اُس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اُس نے دیا تھا اتنا یا اس میں سے زیادہ حصہ کی برابر خرچ کیا تو حج بدل ہو گیا اور اس ملائے کی وجہ سے اُس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔ (۱)

(عائگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳: وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کر دیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرعاً کرایا تو حج بدل نہ ہوا اور اگر اپنے مال سے حج کیا یوں کہ جو خرچ ہوگا ترکہ میں سے لے لے گا تو ہو گیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں اور اجنبی نے حج بدل اپنے مال سے کر دیا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ ہو اگرچہ وہ خود اسی کو حج بدل کرنے کے لیے کہہ گیا ہو اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حج بدل کر دیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کر دیا اگرچہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو، ہو گیا۔ (۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۴: میت کی طرف سے حج کرنے کے لیے مال دیا اور وہ کافی تھا مگر اُس نے اپنا مال بھی کچھ خرچ کیا ہے تو جو خرچ ہوا وصول کر لے اور اگر ناکافی تھا مگر اکثر میت کے مال سے صرف ہوا تو میت کی طرف سے ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (۳)

(عائگیری)

⑥ جس کو حکم دیا یعنی کرے، دوسرے سے اُس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔

- ① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ح ۱، ص ۲۵۷، و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، مطلب فی الاستحجار علی الحج، ح ۴، ص ۲۳، ② "رد المحتار"، کتاب الحج، ح ۴، ص ۲۸، ③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ح ۱، ص ۲۵۷.

مسئلہ ۵: میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا اُس نے انکار کر دیا، اب دوسرے سے حج کرا لیا گیا تو جائز ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

⑦ سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا، لہذا سواری میں جو کچھ صرف ہوا دینا پڑے گا۔ ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی ہو جائے گا۔ سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو۔
⑧ اس کے وطن سے حج کو جائے۔

⑨ میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو۔

⑩ اُس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے بھی تَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ^(۲) کہہ لے اور اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو ضمناً مذکور ہونگی۔ یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حج فرض میں ہیں، حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کیے اختیار ہے کہ نیت کر لے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جس کو بھیجے اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لیے اجیر بنایا یا نوکر رکھا کہ عبادت پر اجارہ کیا، بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لیے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے گا مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف معارف ملیں گے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: حج بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اُس کا حجۃ الاسلام ادا نہ ہوگا۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادۃ والقربة والطاعة، ج ۴، ص ۱۹.

② فلاں کی جگہ جس کے نام پر حج کرنا چاہتا ہے اُس کا نام لے مثلاً لیک عن عبد اللہ.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ج ۴، ص ۲۰.

④ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادۃ والقربة والطاعة، ج ۴، ص ۱۸.

⑤ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستحجار على الحج، ج ۴، ص ۲۲.

⑥ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستحجار على الحج، ج ۴، ص ۲۴.

مسئلہ ۱۵: صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اُس نے دونوں کا احرام باندھا، خواہ دونوں اُسی کی طرف سے کیے یا ایک اس کی طرف سے، دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حج کے لیے کہا تھا اُس نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر مکہ معظمہ سے حج کا جب بھی اُس کی مخالفت ہوئی، یہذا تاوان دے۔^(۲) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۷: حج کے لیے کہا تھا اُس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لیے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا، تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اُس کا حج یا عمرہ ادا ہو گیا۔ مگر اپنے حج یا عمرہ کے لیے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے، بیچنے والے پر نہیں اور اگر اولن کیا یعنی جو اُس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہوگئی، اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔^(۳) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا، اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: افضل یہ ہے کہ جسے حج بدل کے لیے بھیجا جائے، وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بیچنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے، ان دنوں کے مصارف بیچنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرنا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بیچنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظمہ میں بالکل رہنے کا ارادہ کر لیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بیچنے والے پر نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہو گیا اور حج فوت ہو گیا تو تاوان لازم ہے، پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر دیا تو کافی ہو گیا اور اگر وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اُسے اپنے مال سے سال آئندہ حج و عمرہ کرنا ہو گا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا اور اُس پر اپنے مال سے دم دینا لازم اور اگر غیر اختیاری آفت

① "الغناوی الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ج ۱، ص ۲۵۸

② المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، مطبوع العمل علی القیاس۔ [الحج، ج ۴، ص ۳۶،

③ .. المرجع السابق.

④ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ج ۱، ص ۲۵۸

⑤ .. المرجع السابق. ⑥ ... المرجع السابق.

میں مبتلا ہو گیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے، اُس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ کرے۔^(۱) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: نزدیک راستہ چھوڑ کر دُور کی راہ سے گیا، کہ خرچ زیادہ ہوا اگر اس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں تو اس کا اُسے اختیار ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا یا اور کسی طرح پر منحصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو ذم لازم آیا، وہ اُس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے ذم اس کے ذمہ ہیں۔ مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنایا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قرآن تمتع کیا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۴: جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اُس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔^(۴) (منک)

مسئلہ ۲۵: جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالاجماع گنہگار ہے، اگر وارث اُس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کر سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اُس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی۔ مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لیے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے، ورنہ بیرون میقات جہاں سے بھی اُس تہائی سے بھیجا جاسکے۔ یو ہیں اگر وصیت میں کوئی رقم معین کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جاسکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معین بیرون میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل۔^(۶) (عالمگیری، درمختار، رد المحتار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ح ۱، ص ۲۵۸

و "اندر المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، ج ۴، ص ۳۶

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ح ۱، ص ۲۵۸

③ "اندر المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، ج ۴، ص ۳۶-۳۷

④ "لباب المساکت" و "المسلک المتقسط"، (باب الحج عن العیر)، ص ۴۳۴

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ح ۱، ص ۲۵۸

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساکت، الباب الرابع عشر فی الحج عن العیر، ح ۱، ص ۲۵۹

و "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر مطب العمل علی القیاس... إلح، ج ۴، ص ۳۷

مسئلہ ۲۷: کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظمہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اگر اسی سال اس پر حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اور اگر وقوف کے بعد انتقال ہوا تو حج ہو گیا، پھر اگر طواف فرض باقی ہے اور وصیت کر گیا کہ اس حج کو پورا کر دیا جائے تو اس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کر دی جائے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: راستہ میں انتقال ہوا اور حج بدل کی وصیت کر گیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کر دی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے، اگرچہ اس کے مال کی تہائی اتنی تھی کہ اس کے وطن سے بھیجا جاسکتا اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی یا وہ رقم اتنی تہائی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جاسکتا تو گنہگار ہوا اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: وصی نے یعنی جس کو کہہ گیا کہ تو میری طرف سے حج کرا دینا، غیر جگہ سے بھیجی اور تہائی اتنی تھی کہ وطن سے بھیجا جاسکتا ہے تو یہ حج میت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ وصی کی طرف سے ہوا، لہذا میت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جب کہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آسکتا ہو تو ہو جائے گا۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: مال اس قابل نہیں کہ وطن سے بھیجی جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں، پھر اگر حج کے بعد کچھ بچ رہا جس سے معصوم ہوا کہ اوراد ہر سے بھیجی جاسکتا تھا تو وصی پر اس کا تاوان ہے، لہذا دوبارہ حج بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہو سکتا تھا مگر جب کہ بہت تھوڑی مقدار بچی مثلاً توشہ وغیرہ۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اگر اس کے لیے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجی جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ مکہ معظمہ سے زیادہ قریب ہو وہاں سے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کرا دینا تو ایک حج کرا دیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو ایک حج کرا دیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا

۱ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر مطلب فی حج الضرورة، ح ۴، ص ۲۷

۲ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر مطلب فی حج الضرورة، ح ۴، ص ۲۷

۳ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ح ۱، ص ۲۵۹.

۴ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر مطلب العمل علی القیاس دون الاستحسان، ح ۴، ص ۲۷

۵ "اعتاوی الہدیۃ"، کتاب المسائل، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ح ۱، ص ۲۵۹

۶ -- المرجع السابق.

جائے یا کئی حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے ہیں تو جتنے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں، اب اگر کچھ حج رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اہل ہے۔ یوہیں اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے مال میں ہزار روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرادیے جائیں۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: اگر وصی سے یہ کہا کہ کسی کو مال دے کر میری طرف سے حج کرادینا تو وصی خود اس کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف سے حج بدل کرادیا جائے تو وصی خود بھی کر سکتا ہے اور اگر وصی وارث بھی ہے یا وصی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حج بدل کرے تو اب باقی ورثہ اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: حج کی وصیت کی تھی اس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کر لیا، پھر وہ مال جو حج کے لیے نکالا تھا ضائع ہو گیا تو اب جو باقی ہے اس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر تلف ہو جائے تو بقیہ کی تہائی سے علیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ مال ختم ہو جائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہوا ہو یا اس کے پاس سے جس کو حج کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔^(۳) (منک)

مسئلہ ۳۵: جسے حج کرنے کو بھیجا و قوف عرفہ سے مشترک اس کا انتقال ہو گیا یا مال چوری گیا پھر جو مال باقی رہ گیا، اس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لیے کسی کو بھیجا جائے اور اگر اتنے میں وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مر گیا یا پھر مال چوری ہو گیا تو اب جو کچھ مال ہے، اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یکے بعد دیگرے یوہیں کرتے رہیں، یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہے کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہو گئی اور اگر و قوف عرفہ کے بعد مرا تو وصیت پوری ہو گئی۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المماسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۵۹.

و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر مطلب العمل علی القیاس دون الاستحسان، ج ۴، ص ۲۷.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المماسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۵۹.

③ "باب المماسک" و "المسئلۃ المنقسط"، (باب الحج عن العیر)، ص ۴۵۴-۴۵۵.

④ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، ج ۴، ص ۳۷، وغیرہ.

مسئلہ ۳۶: جسے بھیجے تو وہ وقوف کر کے بغیر طواف کیے واپس آیا تو میت کا حج ہو گیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حلال نہیں، اُسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو افعال باقی ہیں ادا کرے۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۷: وحی نے کسی کو اس سال حج بدل کے لیے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا، سال آئندہ جا کر ادا کیا تو ہو گیا اُس پر تاوان نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: جسے بھیجا وہ مکہ معظمہ میں جا کر بیمار ہو گیا اور سارا مال خرچ ہو گیا تو وحی کے ذمہ واپسی کے لیے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جسے حج کے لیے مقرر کیا وہ بیمار ہو گیا تو اُسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے، ہاں اگر بھیجنے والے نے اُسے اجازت دیدی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے۔ لہذا بھیجتے وقت چاہیے کہ یہ اجازت دیدی جائے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۰: اگر اس سے یہ کہہ دیا کہ خرچ ختم ہو جائے تو قرض لے لینا اور اُس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: احرام کے بعد راستہ میں مال چوری گیا، اُس نے اپنے پاس سے خرچ کر کے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکم قاضی بھیجنے والے سے وصول نہیں کر سکتا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مر گیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جب کہ حصر کر دیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: ایک شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کے لیے خرچ دے کر بھیجا، بعد اس کے اس کا انتقال ہو گیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اُس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگرچہ احرام باندھ چکا ہو۔^(۸) (درمختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۶۰.

② المرجع السابق. ③ المرجع السابق.

④ المرجع السابق و "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، ج ۴، ص ۲۶.

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسامک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۶۰.

⑥ المرجع السابق. ⑦ المرجع السابق.

⑧ "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر، ج ۴، ص ۴۰.

مسئلہ ۴۴: مصارف حج سے مراد وہ چیز ہیں جن کی سفر حج میں ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا پانی، راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، مشکیزہ، کھانے پینے کے برتن، جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کے لیے صابون، پہرا دینے والے کی اجرت، حجامت کی بنوائی غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے اُن کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو، نہ بہت کی اور اُس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال میں سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دیدے یا کھاتے وقت دوسروں کو بھی کھلائے ہاں اگر بھیجنے والے نے ان امور کی اجازت دیدی ہو تو کر سکتا ہے۔^(۱) (باب)

مسئلہ ۴۵: جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرتا تھا اور اب خادم سے کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرتا تھا تو بھیجنے والے کے ذمہ۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے، اُسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو، یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا وہ اور کپڑے اور برتن غرض تمام سامان واپس کر دے بلکہ اگر شرط کر لی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو صورتوں میں، اول یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کر دے کہ جو بچے اُسے اپنے کو تو ہبہ کر دینا اور قبضہ کر لینا، دوم یہ کہ اگر قریب، ہرگ ہو تو اُسے وصیت کر دے کہ جو بچے اُس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ وہی سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اُس کے لیے ہے جو بھیجا جائے یا تو جسے چاہے دیدے تو یہ وصیت باطل ہے وارث کا حق ہو جائے گا اور واپس کرنا پڑے گا۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۷: یہ وصیت کی کہ ایک ہزار ٹلاں کو دیا جائے اور ایک ہزار مسکینوں کو اور ایک ہزار سے حج کرایا جائے اور ترکہ کی تہائی کل دو ہزار ہے تو دو ہزار میں برابر برابر کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ تو اُسے دیں جس کے لیے کہا اور حج و مساکین کے دونوں حصے ملا کر جتنے سے حج ہو سکے حج کرایا جائے اور جو بچے مسکینوں کو دیا جائے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۸: زکاۃ حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور زکاۃ حج میں جسے اُس نے پہلے کہا اُسے پہلے کریں۔ اُس سے جو بچے دوسرے میں صرف کریں، فرض اور منت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے اور نفل و نذر میں نذر

① "باب المساک"، (باب الحج عن العیر، فصل فی العقیقہ)، ص ۴۵۶-۴۵۷.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ح ۱، ص ۲۶۰.

③ "المر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحج، باب الحج عن العیر مطلب العمل علی القیاس، إنح، ح ۴، ص ۳۸.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المساک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ح ۱، ص ۲۶۰.

مقدم ہے اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اُس نے پہلے کہا۔^(۱) (رد المحتار)

ہدی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُعْطِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسْكَ لَا يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ط﴾^(۲)
 ”اور جو اللہ (عزوجل) کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے، تمہارے لیے چوپایوں میں ایک مقرر میعاد تک فائدے ہیں پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھریک۔ اور ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر کی کہ اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کریں، اُن بے زبان چوپایوں پر جو اُس نے انھیں دیے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ط فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۝ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَنْ يُنَالَهُ لَحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يُنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ط كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَيْكُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝﴾^(۳)

”اور قربانی کے اونٹ، گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے کیے، تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو اُن پر اللہ (عزوجل) کا نام لو، ایک پاؤں بندھے، تین پاؤں سے کھڑے پھر جب اُن کی کروٹیں گر جائیں تو اُن میں سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ یو ہیں ہم نے ان کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ تم احسان مانو، اللہ (عزوجل) کو ہرگز نہ اُن کے گوشت پہنچتے ہیں، نہ اُن کے خون، ہاں اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ یو ہیں اُن کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ تم اللہ (عزوجل) کی بڑائی بولو، اُس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور خوشخبری پہنچا دینی کرنے والوں کو۔“

① ”الدر المختار“، کتاب الحج، باب الحج عن العید، ح ۴، ص ۴۱

② ... پ ۱۷، الحج: ۳۲-۳۴.

③ ... پ ۱۷، الحج: ۳۶-۳۷.

(احادیث)

حدیث ۱: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانیوں کے بار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اُن کے گلوں میں ڈالے اور اُن کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔ (۱)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو عاکشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ ازواجِ مطہرات کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔ (۲)

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ ”جب تو مجبور ہو جائے تو ہدیٰ پر معروف کے ساتھ سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔“ (۳)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے۔ انھوں نے عرض کی، ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا: ”اُسے نحر کر دینا اور خون سے اُس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اُس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمھارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔“ (۴)

حدیث ۵: صحیحین میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانوروں پر مور فرمایا اور مجھے حکم فرمایا: کہ ”گوشت اور کھالیں اور ٹھول تصدق کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرمایا کہ ہم اُسے اپنے پاس سے دیں گے۔“ (۵)

حدیث ۶: ابوداؤد عبد اللہ بن قریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ پانچ یا چھ اونٹ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں قربانی کے لیے پیش کیے گئے، وہ سب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں (یعنی ہر

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب بحث الہدیٰ إلی الحرم . إلح، الحدیث ۳۱۹۸، ص ۸۹۷

② ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حوار الاشتراك فی الہدی . إلح، الحدیث ۳۱۹۱ - ۳۱۹۲، ص ۸۹۶

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حوار ركوب البیة . إلح، الحدیث: ۳۲۱۴، ص ۸۹۷

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب ما یفعل بالہدی إذا عطی فی الطریق، الحدیث: ۳۲۱۶، ص ۸۹۸

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الصدقة بلحوم الہدایا . إلح، الحدیث: ۳۱۸۰، ص ۸۹۶

ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لیے کہ پہلے جسے چاہیں ذبح فرمائیں (پھر جب اُن کی کروٹیں زمین سے لگ گئیں تو فرمایا: ”جو چاہے کھڑا لے لے۔“ (۱)

مسئلہ ۱: ہدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لیے حرم کو لے جایا جائے۔ یہ تین قسم کے جانور ہیں: ① بکری، اس میں بھیڑ اور ذنب بھی داخل ہے۔ ② گائے، بھینس بھی اسی میں شمار ہے۔ ③ اونٹ۔ ہدی کا اونٹ درجہ بکری ہے تو اگر کسی نے حرم کو قربانی بھیجنے کی منت مانی اور معین نہ کی تو بکری کافی ہے۔ (۲) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: قربانی کی نیت سے بھیجا یا لے گیا جب تو ظاہر ہے کہ قربانی ہے اور اگر بد نہ کے گلے میں ہار ڈال کر ہٹکا جب بھی ہدی ہے اگر چہ نیت نہ ہو۔ اس لیے کہ اس طرح قربانی ہی کو لے جاتے ہیں۔ (۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: قربانی کے جانور میں جو شرطیں ہیں وہ ہدی کے جانور میں بھی ہیں مثلاً اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی مگر بھیڑ ذنب چھ مہینے کا اگر سال بھر والی کی مثل ہو تو ہو سکتا ہے اور اونٹ گائے میں یہاں بھی سات آدمی کی شرکت ہو سکتی ہے۔ (۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: اونٹ، گائے کے گلے میں ہار ڈال دینا مسنون ہے اور بکری کے گلے میں ہار ڈالنا سنت نہیں مگر صرف شکرانہ یعنی تمتع و قران اور سنت کی قربانی میں سنت ہے، احصار اور جرمانہ کے ذم میں نہ ڈالیں۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ہدی اگر قران یا تمتع کا ہو تو اس میں سے کچھ کھا لینا بہتر ہے۔ یوہیں اگر نفل ہو اور حرم کو پہنچ گیا ہو اور اگر حرم کو نہ پہنچا تو خود نہیں کھا سکتا، فقرا کا حق ہے اور ان تین کے علاوہ نہیں کھا سکتا اور جسے خود کھا سکتا ہے، مالداروں کو بھی کھا سکتا ہے، نہیں تو نہیں اور جس کو کھا نہیں سکتا اس کی کھال وغیرہ سے بھی نفع نہیں لے سکتا۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۶: تمتع و قران کی قربانی دسویں سے پہلے نہیں ہو سکتی اور دسویں کے بعد کی تو ہو جائے گی مگر ذم لازم ہے کہ تاخیر جائز نہیں اور ان دو کے علاوہ کے لیے کوئی دن معین نہیں اور بہتر دسویں ہے۔ حرم میں ہونا سب میں ضروری ہے، منی کی

① ”سب اُبی داؤد“، کتاب المسامک، (باب)، الحدیث: ۱۷۶۵، ص ۱۳۵۴

② ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، ح ۴، ص ۴۱، وغیرہ۔

③ ”رد المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، ح ۴، ص ۴۲۔

④ ”الدر المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، ح ۴، ص ۴۲، وغیرہ۔

⑤ ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب المسامک، الباب السادس عشر فی الہدی، ح ۱، ص ۲۶۱

⑥ ”الدر المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، ح ۴، ص ۴۵۔

خصوصیت نہیں ہاں دسویں کو ہو تو منی میں ہونا سنت ہے اور دسویں کے بعد مکہ میں۔ منت کے بدنہ کا حرم میں ذبح ہونا شرط نہیں جبکہ منت میں حرم کی شرط نہ لگائی۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: ہدی کا گوشت حرم کے مساکین کو دینا بہتر ہے، اس کی ٹکیل اور ٹھول کو خیرات کر دیں اور قصاب کو اس کے گوشت میں سے کچھ نہ دیں۔ ہاں اگر اُسے بطور تصدق دیں تو حرج نہیں۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: ہدی کے جانور پر بلا ضرورت سوار نہیں ہو سکتا نہ اس پر سامان لا سکتا ہے اگرچہ نفل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہوا یا سامان لاوا اور اس کی وجہ سے اُس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدق کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: اگر وہ دودھ والا جانور ہے تو دودھ نہ دو ہے اور تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیا کرے کہ دودھ موقوف ہو جائے اور اگر ذبح میں وقفہ ہو اور نہ دوہنے سے ضرر ہو گا تو دودھ کر دودھ خیرات کر دے اور اگر خود کھال یا غنی کو دید یا یا ضائع کر دیا تو اتنا ہی دودھ یا اس کی قیمت مسکین پر تصدق کرے۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: اگر وہ بچہ جنی تو بچہ کو تصدق کر دے یا اُسے بھی اُس کے ساتھ ذبح کر دے اور اگر بچہ کو بیچ ڈال یا ہلک کر دیا تو قیمت کو تصدق کرے اور اس قیمت سے قربانی کا جانور خرید لیا تو بہتر ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: غلطی سے اُس نے دوسرے کے جانور کو ذبح کر دیا اور دوسرے نے اُس کے جانور کو تو دونوں کی قربانیوں ہو گئیں۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۱۲: اگر جانور حرم کو لے جا رہا تھا راستہ میں مرنے لگا تو اُسے وہیں ذبح کر ڈالے اور خون سے اُس کا ہار رنگ دے اور کوہان پر چھاپا لگا دے تاکہ اُسے مالدار لوگ نہ کھائیں، فقرا ہی کھائیں پھر اگر وہ نفل تھا تو اُس کے بدلے کا دوسرا جانور لے جانا ضرور نہیں اور اگر واجب تھا تو اس کے بدلے کا دوسرا لے جانا واجب ہے اور اگر اس میں کوئی ایب عیب آ گیا کہ قربانی

① "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۷

و "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۷۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱

④ (مراجع سابق۔ و "ردالمحتار" کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۸۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱

⑥ "لباب المناسک"، (باب الہدایا)، ص ۴۷۴

کے قابل نہ رہا تو اسے جو چاہے کرے اور اُس کے بدلے دوسرا لے جائے جب کہ واجب ہو۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: جانور حرم کو پہنچ گیا اور وہاں مرنے لگا تو اسے ذبح کر کے مساکین پر صدق کرے اور خود نہ کھائے اگرچہ نفل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا نقصان پیدا ہوا ہے کہ ابھی قربانی کے قابل ہے تو قربانی کرے اور خود بھی کھا سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جانور چوری گیا اُس کے بدلے کا دوسرا خرید اور اُسے ہار ڈال کر لے چلا پھر وہ مل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کی قربانی کر دے اور اگر پہلے کی قربانی کی اور دوسرے کو بیچ ڈالا تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر پچھلے کو ذبح کیا اور پہلے کو بیچ ڈالا تو اگر وہ اُس کی قیمت میں برابر تھا یا زیادہ تو کافی ہے اور کم ہے تو جتنی کمی ہوئی صدقہ کر دے۔^(۳) (عالمگیری)

حج کی منت کا بیان

حج کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہو گیا، کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ خواہ یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے پر حج کو مشروط کیا اور وہ ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱: احرام باندھنے یا کعبہ معظمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منت مانی تو حج یا عمرہ اُس پر واجب ہے اور ایک کو معین کر لینا اُس کے ذمہ ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: پیدل حج کرنے کی منت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طواف فرض تک پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کی تو ذمہ دے اور اگر اکثر پیدل رہا اور کچھ سواری پر تو انسی حساب سے بکری کی قیمت کا جتنا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات کرے۔ پیدل عمرہ کی منت مانی تو سر موٹا آنے تک پیدل رہے۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہو گئے۔^(۷) (عالمگیری)

① "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الہدی، ح ۴، ص ۴۹، وغیرہ.

② "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب المساک، الباب السادس عشر فی الہدی، ح ۱، ص ۲۶۱.

③ المرجع السابق.

④ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب المساک، الباب السابع عشر فی الدر بالحج، ح ۱، ص ۲۶۲.

⑤ المرجع السابق.

⑥ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الحج، باب الہدی، ح ۴، ص ۵۲.

⑦ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب المساک، الباب السابع عشر فی الدر بالحج، ح ۱، ص ۲۶۳.

مسئلہ ۴: لونڈی غلام محرم کو خریدنا جائز ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ احرام توڑ دے اگرچہ انھوں نے اپنے پہنے ہوئی کی اجازت سے احرام باندھے ہوں اور احرام توڑنے کے لیے فقہ یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ احرام توڑ دیا بلکہ کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہے جو احرام میں منع تھا مثلاً بال یا ناخن ترشوانا یا خوشبو لگانا۔ اس کی ضرورت نہیں کہ حج کے افعال بجا لا کر احرام توڑے اور قربانی بھیجتا بھی ضروری نہیں مگر آزادی کے بعد قربانی اور حج و عمرہ واجب ہے اگر حج کا احرام تھا اور عمرہ اگر عمرہ کا احرام تھا۔^(۱) (درمختار رد المحتار)

مسئلہ ۵: افضل یہ ہے کہ اس خریدی ہوئی لونڈی کا احرام جماع کے علاوہ کسی اور چیز سے کھلوادے اور جماع سے بھی احرام کھل جائے گا مگر جب کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ احرام سے ہے اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو جائے گا۔^(۲) (درمختار رد المحتار)

مسئلہ ۶: اگر مولیٰ نے احرام کھلوادیا پھر اس نے باندھا پھر کھلوادیا، اگر چند بار اسی طرح ہوا پھر اسی سال احرام باندھ کر حج کر لیا تو کافی ہو گیا اور اگر سال آئندہ میں حج کیا تو ہر بار احرام کھولنے کا ایک ایک عمرہ کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: احرام کی حالت میں نکاح ہو سکتا ہے کسی احرام والی عورت سے نکاح کیا تو اگر نفل کا احرام ہے کھلواسکتا ہے اور فرض کا ہے تو دو صورتیں ہیں۔ اگر عورت کا محرم ساتھ میں ہے تو نہیں کھلواسکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلواسکتا ہے اور اگر اس کا محرم نہ ہونا معلوم نہ ہو اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مسافر خانہ بنانا، حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل یعنی جب کہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے۔

علامہ شامی نے نہایت نفیس حکایت اس بیان میں نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لیکر حج کو جا رہے تھے، ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انھوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے، جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر جی ان سے کہنے لگا، اللہ (عزوجل) تمہارا حج قبول فرمائے۔ انھیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے، میں تو حج کو گیا نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا: کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا کہ: ”تو نے جو میری اہمیت کی خدمت کی، اس کی عوض میں اللہ

① الدر المختار و ”رد المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۵۲

② الدر المختار و ”رد المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۵۳

③ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب المساکت، الباب السابع عشر فی الدر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۴.

④ المر جمع السابق.

عزوجل نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا۔ جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔“ (1)

مسئلہ ۹: حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔ یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ محو ہو جائے گا، واپس آکر ادا کرنے میں پھر دیر کی تو پھر یہ نیا گناہ ہوا۔ (2) (در مختار)

مسئلہ ۱۰: وقوف عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حج اکبر کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ حَرَمِكَ وَحَرَمَ حَبِيبِكَ بِحَاجِهِ عِنْدَكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَآلِهِ وَحِزْبِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

فضائلِ مدینہ طیبہ

حدیث ۱: صحیح مسلم و ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے، قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔“ (3)

(مدینہ طیبہ کی اقامت)

حدیث ۳۷۲: نیز مسلم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے، مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روز قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔“ (4)

اور ایک روایت میں ہے، ”جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ (عزوجل) اُسے آگ میں اس طرح پکھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔“ (5) اسی کی مثل بزار نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴: صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

① ”رد المحتار“، کتاب الحج، باب الہدی، مطلب فی تفصیل الحج علی الصدقة، ج ۴، ص ۵۴

② ”الدر المختار“، کتاب الحج، باب الہدی، مطلب فی تکمیل الحج الکبائر، ج ۴، ص ۵۶۔

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکی المدینہ۔ إلخ، الحدیث ۳۳۴۷، ص ۹۰۷

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فی فصل المدینہ۔ إلخ، الحدیث: ۳۳۱۸، ص ۹۰۵۔

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فی فصل المدینہ... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۹، ص ۹۰۵۔

فرماتے سنا: کہ ”یمن فتح ہوگا، اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور شام فتح ہوگا کچھ لوگ دوڑتے آئیں گے اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جدی کرتے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔“ (۱)

حدیث ۵: طبرانی کبیر میں ابی اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے (ان کے کفن کے لیے صرف ایک کملی تھی) جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا مونہ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس کملی سے مونہ چھپا دو اور پاؤں پر یہ گھاس ڈال دو۔“ پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سراقدس اٹھایا، صحابہ کو روتا پایا۔ ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے، وہاں کھانا اور لباس اور سواری انھیں ملے گی پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین پر پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔“ (۲)

حدیث ۸۲۶: ترمذی وابن ماجہ وابن حبان و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔“ (۳) اور اسی کی مثل صمدیہ اور سیبہ اسلامیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

(مدینہ طیبہ کے برکات)

حدیث ۹: صحیح مسلم وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے، اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لاتے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسے لے کر یہ کہتے: الہی! تو ہمارے لیے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و منہ میں برکت کر، یا اللہ! (عزوہ) بے شک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انھوں نے مکہ کے لیے

① ”صحیح ابیحاری“، کتاب فضائل المدینہ، باب من رعب عن المدینہ، الحدیث ۱۸۷۵، ص ۱۴۶۔

② ”المعجم الکبیر“ لطبرانی، الحدیث: ۵۸۷، ج ۱۹، ص ۲۶۵۔

③ ”جامع الترمذی“، أبواب المناقب، باب ما جاء فی فضل المدینہ، الحدیث ۳۹۱۷، ص ۲۰۵۲۔

تجھ سے دُعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دُعا کرتا ہوں، اُسی کی مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انھوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دوچند ہوں)۔ پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اُسے بلا کر وہ کھجور عطا فرمادیتے۔^(۱)

حدیث ۱۰ تا ۱۳: صحیح مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا اللہ! (عزوجل) تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اُس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے درست فرمادے اور اُس کے صاع و مُد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔“^(۲) (یہ دعا اُس وقت کی تھی، جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابہ کرام کو نا موافق ہوئی کہ بیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتیں) یہ مضمون کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے دوچند یہاں برکتیں ہوں۔^(۳) مولیٰ علی و ابو سعید و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

اہل مدینہ کے ساتھ بُرائی کرنے کے نتائج

حدیث ۱۴: صحیح بخاری و مسلم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا، ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔“^(۴)

حدیث ۱۵: ابن حبان اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا، اللہ (عزوجل) اُسے خوف میں ڈالے گا۔“^(۵)

حدیث ۱۶ تا ۱۷: طبرانی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا اللہ (عزوجل)! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انھیں ڈرائے تو اُسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے، نہ نفل۔“^(۶) اسی کی مثل نسائی و طبرانی نے سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸: طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فصل المدینة۔ إلخ، الحدیث: ۳۳۳۴، ص ۹۰۶

② ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الترعیب فی مکی المدینة۔ إلخ، الحدیث: ۳۳۴۲، ص ۹۰۶

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الترعیب فی مکی المدینة۔ إلخ، الحدیث: ۳۳۳۶، ص ۹۰۶

④ ”صحیح ابی حنبلہ“، کتاب فضائل المدینة، باب اثم من کاد اهل المدینة، الحدیث: ۱۸۷۷، ص ۱۴۷

⑤ ”الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان“، کتاب الحج، باب فصل المدینة، الحدیث: ۳۷۳۰، ج ۶، ص ۲۰

⑥ ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، الحدیث: ۳۵۸۹، ج ۲، ص ۳۷۹

اہلِ مدینہ کو ایذا دے گا، اللہ (عزوجل) اُسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے، نہ نقل۔“ (1)

حدیث ۱۹: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یثرب (2) کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔“ (3)

حدیث ۲۰: صحیحین میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرا دیتے ہیں) اس میں نہ دجال آئے، نہ طاعون۔“ (4)

حدیث ۲۱: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرابندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں، دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آکر اترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔“ (5)

حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اللہ عزوجل فرماتا ہے

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (6)

- ① ”مجمع الروائد“، کتاب الحج، باب فیما احاط اهل المدينة . إلخ، الحدیث: ۵۸۲۶، ح ۳، ص ۶۵۹.
- ② ہجرت سے جو شتر لوگ یثرب کہتے تھے مگر اس نام سے پکارنا جائز نہیں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی، بعض شاعر اپنے اشعار میں مدینہ طیبہ کو یثرب لکھ کر تے ہیں انھیں اس سے احتراز لازم اور ایسے شعر کو پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے رکھا ہے، بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طایبہ رکھا ہے۔ ۱۲ منہ حفظ رہے
- ③ ”صحیح البخاری“، کتاب فضائل المدينة، باب فصل المدينة . إلخ، الحدیث: ۱۸۷۱، ص ۱۴۶
- ④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب صیانة المدينة من دخول الطاعون . إلخ، الحدیث: ۳۳۵۰، ص ۹۰۷
- ⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن... إلخ، باب قصة الحساسة، الحدیث: ۷۳۹۰، ص ۱۱۸۹.
- ⑥ پ ۵، النساء: ۶۴.

”اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور تمہارے حضور حاضر ہو کر اللہ (عزوجل) سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی اُن کے لیے استغفار کریں تو اللہ (عزوجل) کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پائیں گے۔“

حدیث ۱: دارقطنی و بیہقی وغیرہما عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میری قبر کی زیارت کرے، اس کے لیے میری شفاعت واجب۔“ (۱)

حدیث ۲: طبرانی کبیر میں انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔“ (۲)

حدیث ۳: دارقطنی و طبرانی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور بعد میری وفات کے میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔“ (۳)

حدیث ۴: بیہقی نے صطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا، قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا۔“ (۴)

حدیث ۵: بیہقی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: ”جو شخص میری زیارت کرے گا، قیامت کے دن میں اُس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھائے گا۔“ (۵)

حدیث ۶: ابن عدی کامل میں انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اُس نے مجھ پر جفا کی۔“ (۶)

(۱) زیارت اقدس قریب بواجب ہے۔ بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں راہ میں خطر ہے، وہاں

۱۔ ”مسند درقطنی“، کتاب الحج، باب المواقیف، الحدیث: ۲۶۶۹، ج ۲، ص ۳۵۱

۲۔ ”المعجم الکبیر“ لطبرانی، باب العین، الحدیث: ۱۳۱۴۹، ج ۱۲، ص ۲۲۵

۳۔ ”مسند درقطنی“، کتاب الحج، باب المواقیف، الحدیث: ۲۶۶۷، ج ۲، ص ۳۵۱

۴۔ ”شعب الایمان“، باب فی المناسک، فصل الحج و العمرة، الحدیث: ۴۱۵۱، ج ۳، ص ۴۸۸

۵۔ ”السلس الکبری“ للبیہقی، کتاب الحج، باب زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۰۲۷۳، ج ۵، ص ۴۰۳

۶۔ ”الکامل فی صغاء الرجال“، الحدیث: ۱۹۵۶، ج ۸، ص ۲۴۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

بیماری ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ خبردار! کسی کی نہ سنا اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ چلو۔ جان ایک دن ضرور جاتی ہے، اس سے کیا بہتر کہ اُن کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو اُن کا دامن تھام لیتا ہے، اُسے اپنے سایہ میں آرام لے جاتے ہیں، کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا۔

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

والحمد للہ (۲) حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت کرو، یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں: اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔^(۱)

(۳) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوت قلبی ہے اور اس حاضری کو قبول حج و سعادت دینی و دنیوی کے لیے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج لفضل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و نورانیت کے لیے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ اَمْرٍ مَّا نَوَىٰ. (۲) اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہ ہے جو اُس نے نیت کی۔

(۴) راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے، شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے۔

(۵) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ ہو لو، روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، درود شریف کی اور کثرت کرو

اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ ۔

جائے سرست اینکہ تو پامی نہی ہائے نہ بینی کہ کجامی نہی
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قہانور پر نگاہ پڑے، درود و سلام کی خوب کثرت کرو۔

(۶) جب شہر اقدس تک پہنچو، جلال و جمال محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازہ شہر میں داخل

ہوتے وقت پہلے دہنا قدم رکھو اور پڑھو:

① "فتح القدیر"، کتاب الحج، مسائل مشورۃ، ج ۳، ص ۹۴۔

② "صحیح البخاری"، [کتاب بدء الوحی] الحدیث: ۱، ص ۱۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ۙ اَللّٰهُمَّ
اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ
وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مُسْتَوْجِبٍ (۱)

(۷) حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارغ ہو ان کے سوا
کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً وضو و مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، نرمد اور خوشبو لگاؤ
اور مشک افضل۔

(۸) اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مونہ بناؤ اور دل کو
بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف التجا کرو۔

(۹) جب در مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ
اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمتن ادب ہو کر داخل ہو۔

(۱۰) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر
سے پاک کرو، مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔

(۱۱) اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کتر اجاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو
پھر بھی دل سرکاری کی طرف ہو۔

(۱۲) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔

(۱۳) یقین جانو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات
شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا انتقال
صرف نظر عوام سے ٹھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاکم علی مدظلہ اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جمعین

① اللہ (عزوجل) کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ (عزوجل) نے چاہا، نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عزوجل) سے، اے رب! سچائی کے
ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا۔ اُمّی! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیاء اور فرما بردار بندوں کے لیے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر
رحم فرما، اے بہتر سوال کیے گئے۔ ۱۲

فرماتے ہیں:

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَحَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُشَاهَدَتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَخَوَالِهِمْ وَنِيَابَتِهِمْ وَعَزَائِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذَلِكَ عِنْدَهُ جَلِيلٌ لَا خِفَاءَ بِهِ. (۱)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، اُن کی نیتوں، اُن کے ارادوں، اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

امام رحمہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام ”نسک متوسط“ اور علی قاری مکی اس کی شرح ”مسک منقسط“ میں فرماتے ہیں:

وَأَنَّه صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيمٌ بِحُضُورِكَ وَفِيَاكَ وَسَلَامِكَ أَيُّ بَلِّ بِجَمِيعِ أَعْمَالِكَ وَأَخْوَالِكَ وَأَرْبَابِكَ وَمَقَامِكَ. (۲)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و احوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں۔

(۱۴) اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی، ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربار اقدس صرف قُلْ یا اور قُلْ هُوَ اللَّهُ سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اُس کے نزدیک ادا کرو پھر سجدہ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الہی! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اور اُن کا اور اپنا قبول نصیب کر، آمین۔

(۱۵) اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غفور و کرم کی امید رکھتے، حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار انور میں رُو بقبلہ جلوہ فرما ہیں، اس سمت سے حاضر ہو گے تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نگاہ یکس پناہ تمھاری طرف ہوگی اور یہ بات تمھارے لیے دونوں جہاں میں کافی ہے، والحمد للہ۔

(۱۶) اب کمال ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ زیرِ قندیل اُس چاندی کی کیل کے سامنے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی

۱ "المدخل" لابن الحاج، فصل فی زیارة القبور، ج ۱، ص ۱۸۷.

۲ "لیاب المساک" و "المسلک المتقسط"، (یاب زیارة میدان المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۰۸.

دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے، کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو مونہہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔

لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ: **يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلَاةِ** ^(۱) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ایسا کھڑا ہو، جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یہ عبارت عالمگیری و اختیار کی ہے۔

اور لباب میں فرمایا: **وَاصْبِرْ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ** ^(۲) دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔

(۱۷) خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے، بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ اُن کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور نکالیا، اپنے مولیٰ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی، اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے، واللہ الحمد۔

(۱۸) **الْحَمْدُ لِلَّهِ** اب دل کی طرح تمہارا مونہہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے، نہایت ادب و وقار کے ساتھ آوازِ حزیں و صوتِ درد آگین و دلِ شرمناک و جگر چاک چاک، معتدل آواز سے، نہ بلند و سخت (کہ اُن کے حضور آواز بلند کرنے سے عملِ اکارت ہو جاتے ہیں)، نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا)، مجرا و تسلیم بجا لاؤ اور عرض کرو:

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقٍ
اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْبَكَ وَأَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ ^(۳)
(۱۹) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلاۃ و سلام کی کثرت کرو، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو، بار بار عرض کرو:

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المسائل، خاتمہ فی ربارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج ۱، ص ۲۶۵

② "لباب المسائل" للسنی، (باب ربارۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)، ص ۵۰۸

③ ... المرجع السابق.

اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، اے اللہ (عزوجل) کے رسول! آپ پر سلام۔ اے اللہ (عزوجل) کی تمام مخلوق سے بہتر! آپ پر سلام۔ اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے! آپ پر سلام۔ آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔ ۱۲

أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . (۱)

(۲۰) پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجائے شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں، وصیت کرتا ہے کہ جب انھیں حاضری بارگاہ نصیب ہو، فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہۂ اقدس میں ضروریہ الفاظ عرض کر کے اس تالائق تنگ خلائی پر احسان فرمائیں۔ اللہ (عزوجل) اُن کو دونوں جہان میں جزائے خیر بخشے آمین۔

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَ وَدَوِيكَ فِي كُلِّ اِنْ وَلِحُظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ
أَلْفَ أَلْفٍ مَرَّةٍ مِنْ غَيْبِكَ أَمَجَّدَ عَلَى يَسْتَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ . (۲)

(۲۱) پھر اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھرٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
رَسُولِ اللَّهِ فِي الْغَايَةِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ . (۳)

(۲۲) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتِمِّمَ الْأَرْبَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (۴)

(۲۳) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پٹھو اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيفَتَي رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ ط عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا

۱۔ یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے شفاعت مانگتا ہوں۔ ۱۲۔

۲۔ یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور اور حضور کی آل اور سب علاقہ والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس رکھ دو سو سو حضور کے حقیر غلام امجد علی کی طرف سے، وہ حضور سے شفاعت مانگتا ہے، حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔ ۱۲۔

۳۔ "الباب المسائل" للسیدی، (باب زیارة سید المرسلین، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۱۰۔

۴۔ اے خلیفہ رسول اللہ! آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر! آپ پر سلام، اے عاثر و ثور میں رسول اللہ کے رفیق! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ ۱۲۔

۵۔ "الباب المسائل" للسیدی، (باب زیارة سید المرسلین، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۱۱، وغیرہ۔

۶۔ اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام، اے اسلام اور مسلمین کی عزت! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ ۱۲۔

صَبِّحْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ۖ أَسْأَلُكَمُ الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ۖ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ. (۲۳)

(۲۳) یہ سب حضریاں محل اجابت ہیں، دُعائیں کوشش کرو۔ دُعائے جامع کرو اور دُرود پر قناعت بہتر اور چاہو تو یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاُشْهِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰی هٰذِهِ الرُّوْطَةِ الْكَرِيْمَةِ الْعَاقِبِيْنَ عَلَیْهَا اِنِّیْ اُشْهِدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاُشْهِدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مُقِرٌّ بِجَنَایَتِیْ وَمَعْصِیَتِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ وَاَمْسُنْ عَلٰی بِاِلْدِیْ مُنْتِ عَلٰی اَوْلِیَآئِكَ فَاِنَّكَ اَلْمَنَّانُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَّلٰی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۴)

(۲۵) پھر منبر اطہر کے قریب دُعا مانگو۔

(۲۶) پھر جنت کی کیاری میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منورہ کے درمیان ہے، اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دُعا کرو۔

(۲۷) یوہیں مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو، دُعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت۔

(۲۸) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بیکار نہ جانے دو، ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں ہا طہارت حاضر ہو، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزارو، دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ یہاں۔

(۲۹) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف (۳) کی نیت کرلو، یہاں تمھاری یاد دہانی ہی کو دروازہ سے بڑھتے ہی

① اے رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پہلو میں آرام کرنے والے! آپ دونوں پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، آپ دونوں حضرات سے سوا کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہماری سفارش کیجئے، اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر دُرود و برکت و سلام نازل فرمائے۔ ۱۲

② ترجمہ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ کو اور تیرے رسول اور ابو بکر و عمر کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضہ پر نازل اور محکف ہیں، اُن سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں، اے اللہ (عزوجل)! میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے اویہ پر کیا۔ بیشک تو احسان کرنے والا، بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲

③ اعتکاف کے معنی ہیں مسجد میں بالقصد نیت کر کے ٹھہرنا اس لیے کہ ذکر الہی کروں گا۔ ۱۲

کتبہ ملے گا۔ نَوَيْتُ سُنْتَ الْاَوْغْتِگَافِ (۱)

(۳۰) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔

(۳۱) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے، لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو، کھانے پینے کی کمی ضرور کرو اور

جہاں تک ہو سکے تصدق کرو خصوصاً یہاں والوں پر خصوصاً اس زمانہ میں کہ اکثر ضرورت مند ہیں۔

(۳۲) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کرلو۔

(۳۳) روضہ انور پر نظر عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اسکی کثرت کرو اور دُرود

وسلام عرض کرو۔

(۳۴) مہجگانہ یا کم از کم صبح، شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر ہو۔

(۳۵) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے، فوراً دست بستہ اُدھر منہ کر کے صلاۃ وسلام عرض

کرو، بے اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلافِ ادب ہے۔

(۳۶) ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گنہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت

محرومی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں، اُس کے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔“ (۲)

(۳۷) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجدِ اَوَّل یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھو اور اس

کی مقدار سو ہاتھ طول و سو ہاتھ عرض ہے اگرچہ بعد میں کچھ اضافہ ہوا ہے، اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔

(۳۸) قبرِ کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(۳۹) روضہ انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اُن کی

اطاعت میں ہے۔

(اہلِ بقیع کی زیارت)

(۴۰) بقیع کی زیارت سنت ہے، روضہ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن۔ اس قبرستان میں

قریب دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علما و صلی و غیر ہم کی کتنی نہیں۔ یہاں جب حاضر ہو

۱ میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ ۱۲

۲ ”المسند“ للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۵۸۴، ج ۴، ص ۳۱۱

پہے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ پڑھے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَأَنَا لَكُمْ تَعَالَى بِكُمْ لَا حَقُّونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَهْلِ الْبَيْعِ بَيْعِ الْغُرَقَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ (۱) اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہے تو یہ پڑھے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا وَلِأَسْتَاذِينَا وَلِأَعْوَابِنَا وَلِأَعْوَابِنَا وَلَا حِقَابَ دُنَا وَلَا حِقَابَ دُنَا وَلَا أَصْحَابِنَا وَلَا حِقَابِنَا وَلِمَنْ لَنَا حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (۲)

اور درود شریف و سورۃ فاتحہ و آیت الکرسی و قُلْ هُوَ اللَّهُ وَغَيْرُهُ جُودِ کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب اُس کا نذر کرے، اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات معروف و مشہور ہیں اُن کی زیارت کرے۔ تمام اہل بقیع میں افضل امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَابِتَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهَجْرَتَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالْقُدِّ وَالْعَيْنِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ (۳)

قبہ حضرت سیدنا ابراہیم ابن سر دار دو عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی قبہ شریف میں ان حضرات کرام کے بھی مزارات طیبہ ہیں، حضرت رقیہ (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی) حضرت عثمان بن مظعون (یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں) عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبداللہ بن مسعود (نبیائت جلیل القدر صلی بنی خلفائے اربعہ کے بعد سب سے آفتہ) خنیس بن حذافہ سہمی و اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعین۔ ان حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرے۔

۱۔ تم پر سلام اے قوم مؤمنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ (عزوجل) بقیع والوں کی مغفرت فرما، اے اللہ (عزوجل) ہم کو اور انہیں بخش دے۔ ۱۲

۲۔ اے اللہ (عزوجل) ہم کو اور ہمارے والدین کو اور استادوں اور بھائیوں اور بہنوں اور ہماری اولاد اور چوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اُس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مؤمنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔ ۱۲

۳۔ "اسمک المتقسط"، (باب رِبَارَةِ مَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، ص ۵۲۰، وغیرہ۔

اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام اور اے خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ! آپ پر سلام، اے دو ہجرت کرنے والے! آپ پر سلام، اے غزوہ تبوک کی فتح و جنس سے طہری کرنے والے! آپ پر سلام، اللہ (عزوجل) آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلا دے، آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ (عزوجل) راضی ہو۔ ۱۲

قبۃ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسی قبہ میں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سر مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات طیبات ہیں، ان پر سلام عرض کرے۔

قبۃ ازواج مطہرات حضرت اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مکہ معظمہ میں اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرف میں ہے۔ بقیہ تمام ازواج مکرمات اسی قبہ میں ہیں۔

قبۃ حضرت عقیل بن ابی طالب اس میں سفیان بن حارث بن عبدالمطلب و عبد اللہ بن جعفر طیار بھی ہیں اور اس کے قریب ایک قبہ ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین اولادیں ہیں۔ قبۃ کھفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی، قبۃ امام، لک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قبۃ نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان حضرات کی زیارت سے فارغ ہو کر مالک بن سنان و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اسماعیل بن جعفر صادق و محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو۔

بقیع کی زیارت کس سے شروع ہو، اس میں اختلاف ہے بعض علما فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا کرے کہ یہ سب میں افضل ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شروع کرے اور بعض فرماتے ہیں کہ قبۃ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا ہو اور قبۃ کھفہ پر ختم کہ سب سے پہلے وہی ملتا ہے، تو بغیر سلام عرض کیے وہاں سے آگے نہ بڑھے اور یہی آسان بھی ہے۔^(۱)

(قباء شریف کی زیارت)

(۴۱) قبۃ شریف کی زیارت کرے اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی میں مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”مسجد قبۃ میں نماز، عمرہ کی مانند ہے۔“^(۲) اور احادیث صحیحہ سے ثابت کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو قبا شریف لے جاتے کبھی سوار، کبھی پیدل۔ اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

① "المسئلۃ المتفقۃ"، (باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۶۱

② "جامع الترمذی"، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء، الحدیث ۳۲۴، ص ۱۶۷۲

(احد کی زیارت)

(۳۲) شہدائے احد شریف کی زیارت کرے۔ حدیث میں ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں قبور شہدائے احد پر آتے اور یہ فرماتے: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ“۔^(۱)

اور کوہ احد کی بھی زیارت کرے کہ صحیح حدیث میں فرمایا: ”کوہ احد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اُسے محبوب رکھتے ہیں۔“^(۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ”جب تم حاضر ہو تو اُس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگر چہ بول ہو۔“^(۳)

بہتر یہ ہے کہ پنجشنبہ^(۴) کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبد اللہ بن جحش و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں ہے یہ دونوں حضرات یہیں مدفون ہیں۔^(۵)

سید الشہدا کی پائیں جانب اور محن مسجد میں جو قبر ہے، یہ دونوں شہدائے احد میں نہیں ہیں۔

(۳۳) مدینہ طیبہ کے وہ کونیں جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے بتانے والا ملے تو اُن کی بھی زیارت کرے اور اُن سے وضو کرے اور پانی پیے۔

(۳۴) اگر چاہو تو مسجد نبوی میں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوئے، آنٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن قیام وغیرہ زیارات کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ (عزوجل) کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہوا، اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔۔

سر ایس جا، سجدہ ایس جا، بندگی ایس جا، قرار ایس جا

(۳۵) وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور

①.....”المسلك المتقسط في المنسك المتوسط“، (باب زیارة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص ۵۲۵.

②.....”صحيح البخارى“، كتاب الجهاد، باب فضل الخدمة في الفزوة، الحديث: ۲۸۸۹، ص ۲۳۲.

③.....”المعجم الاوسط“ للطبرانی، الحديث: ۱۹۰۵، ج ۱، ص ۵۱۶.

④.....جمہرات۔

⑤.....”باب المناسك“ و ”المسلك المتقسط“، (باب زیارة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص ۵۲۵.

تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے طوطا رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الہی! ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَاٰلِهِ وَجَزِيْهِ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

ت

اس کتاب کی تصنیف شب بستم ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ کو ختم ہوئی اور تھوڑے دنوں بعد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ الاقدس کو سنا بھی دی تھی۔ فقیر جب حرمین طہیین روانہ ہوا اس رسالہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا اور بمبئی کے ایک ہفتہ قیام میں مہیضہ کیا (۱) مگر اس کی طبع میں موانع پیش آتے گئے، جن کی وجہ سے بہت تاخیر ہوئی خدا کا شکر ہے کہ اب طبع ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور ان صاحبوں سے نہایت عجز کے ساتھ التجا ہے کہ اس فقیر کے لیے ایمان پر ثبات اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا رسالہ ”النور البھارہ“ پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخل رسالہ ہیں کہ اولاً: تہمک مقصود ہے۔ دوم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہذا عبارت بھی نہ بدلی۔

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی رضی عنہ ۲۵ رمضان مبارک ۱۳۳۱ھ

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطأ	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۲۰ھ
2	المسند	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
3	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
4	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
5	سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمن، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ
6	صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار السلام ریاض، ۱۴۲۱ھ
7	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار السلام، ۱۴۲۱ھ
8	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار السلام، ۱۴۲۱ھ
9	سنن أبی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث جغتانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار السلام، ۱۴۲۱ھ
10	جامع الترمذی	امام ابویوسف محمد بن یحییٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار السلام، ۱۴۲۱ھ
11	سنن الذاری قطنی	امام علی بن عمرو دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ، ۱۴۲۳ھ
12	البحر الزخار	امام احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	دار السلام، ۱۴۲۱ھ
13	سنن النسائی	امام ابوعبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار السلام، ۱۴۲۱ھ
14	مسند أبی یعلیٰ	امام احمد بن علی بن عثمان، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
15	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
16	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابوالاحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۲۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
18	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
19	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بنکبی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۳ھ

20	شرح السنة	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ
21	تاریخ دمشق	علامہ علی بن حسن ابن عساکر، متوفی ۵۵۱ھ	دارالفکر، بیروت
22	الترغیب والترہیب	امام ذکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ
23	الإحسان بتریب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ
24	مشکاة المصابیح	علامہ ولی الدین ترمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
25	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
26	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
27	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ

کتاب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	المدخل	علامہ محمد بن محمد، المشہد ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ
2	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
4	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دارالمعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
5	لباب المناسک	شیخ رحمۃ اللہ سندھی، متوفی ۱۰۱۳ھ	باب المدینہ کراچی، ۱۴۲۵ھ
6	المسلك المتقسط فی المنسک المتوسط	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی، ۱۴۲۵ھ
7	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
8	الفتاویٰ الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
9	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
10	حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۲۳۱ھ	کوئٹہ
11	الفتاویٰ الرضویۃ	محمد واعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور